


کتابتیں کیں کہ اس کتاب میں
 لکھا ہے کہ اس کتاب میں
 لکھا ہے کہ اس کتاب میں
 لکھا ہے کہ اس کتاب میں

وفاغ خشکے گان غازیان دین
 بنائے کوئی چو گان غازیان دین
 شہزادہ شاہی پسر
 شہزادہ شاہی پسر
 شہزادہ شاہی پسر
 شہزادہ شاہی پسر

MA
LIBRARY
A.M.U.

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U2221

RE-ACCESSIONED.

بسم الله الرحمن الرحيم

اس کتاب میں
 لکھا ہے کہ اس کتاب میں
 لکھا ہے کہ اس کتاب میں
 لکھا ہے کہ اس کتاب میں

<p>سلیمان بن بیکم لکھ اجب نہ خاتم کا کما جب علی گل ہو گیا شعلہ جنم کا تجھے ستراج کہتے ہیں ملک و لاو آدم کا میسائی چو کرتے تھے سہارا نہ تھے دکھا خلاصی شہاد و نو کا تیرے کیا پاس آسمان تیری نہیں کسی بیڑی ہے محیط دہر ہے شاہ تیرا دست کرم لپسا انگوٹھی پر لکھا ہی نام بعداویسے سلیمانی بن داود کو ہو فخر جس در کی گدالی پر</p>	<p>سہا نقش تنہا شاہ تہم کرم عظم کا شہزادہ مبارک ہیں شہزادہ اسم عظم کا یہ سارا عالم اس کے لیے تکریم کا مراوی شاہ تہم سے واسن عصمت مرکا باہر اس لیے پہلے سے فوج و آدم کا سنا دیگی شہزادہ کے گدابی نام حاتم کا سحر کو نام تک لیتے نہیں محتاج حاتم کا گلینہ پہلے کھایا تھا بننے وکے خاتم کا بہلا غافل و مان کیا ذکر ابرہیم و ہم کا</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اس کتاب میں
 لکھا ہے کہ اس کتاب میں
 لکھا ہے کہ اس کتاب میں
 لکھا ہے کہ اس کتاب میں

ماہیہ آبجاس اسرار خیر خانہ
افغان ہشتم کنہا ہے جس کی زنجیر کا
ایں خدائے کاوردہ کی تنویر کا
کعبہ مقصود ہے اگر اس بت سنہ پیر کا
یچک ہے نادر برتسم جاوذاو جان تار
کوہن کن عشق میں کیا جان شرین مفتی
سر پر اک سیل خالانا تا جو ی شیر کا

سخت جانوں کی فیض شہادت سے قتل
 پیلا ہر بار دونا سو مسکرتا
 اپنے جھکے کا خرابات خان میں نہیں
 دردمی نکس ہی طرح کا بال ظلم
 سب کو تیر ہی طرح کا
 جو ان شاکہ نظر آتا ہی ہے
 جو ان شاکہ نظر آتا ہی ہے

وہ زمین طرز بنیاد کی
اور ہی عالم کے کچھ باریک
خط غدارانہ زمین
پار کا نقش و من

[illegible]

سب نے میری آواز پر
 خست میں ہوا ہے یہاں
 یاد و سب وقت یہ جگاتی ہے
 قدیم ہے سونا چین مہرین
 اعیانہ دس ہیں گھر پی
 اللہ چین ایک ہے ساغرین
 کہو تیا ہے انسا کو خدا
 کہو دو زپ چا درین

چو ایسا میں ایک غور پرکھ میں قبضہ کر دے ہی چونکا وہی بہن سب کا یہ فقیر مت جب بھی پہ جا کر سورا چکر کر اوس شعر کو کو ذنب او شہر میں جی گیا تیغ ادا سے قتل جب اسنی کیا	رات دن رہتا ہی عالم بیل تصویر کا صوختہ شہی جوی نالہ مری زنجیر کا کنہ کل بھی دو شاہ ہو گیا شمع کا کام کرتے ہیں سماج چکیان گلہ کا اب جو ان ہو گیا پانی تجھے شمشیر کا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سرو و مری و دیکنا ای اشک میر یار کی
لکھنؤ پر ہی گمان سوتا ہے اکبشمیر کا

حال فرقت ابرو میں ہوا کیا میرا
 کل کر کے مجھ جس سمت مڑا وہ قاتل
 بسبت قت کی جو یاد آتی ہی وہ تاریکی
 جیسا اندھیز مانیں کہیں دیکھا ہے
 سب تنہائی فرقت نہ کہی بہو لونگا
 وں جس جہاں رہے یہی اللہ ک شوق
 طرح گھر سے نکالا مجھے تنہا جان
 جس مردن بھی ہوا دشت غروی کی ہے
 قلابات فلک حشر کے دن کام آیا
 ماہری تھی فقط اسباب یہ سب نیکی

۱۰
 قلم کیں اور ان کو گویا زمین ہوتا ہے
 ہمارا دل مضطرب نہیں رہتا
 کوئی قسم کا دسمال نہیں رہتا
 دھلتا نہیں کیونکہ ہوتا ہے ہم
 ایسا نہیں ہے اندیشہ سے زمین ہوتا
 رہتا ہے ہمارے دل کی ہر ایک چیز
 قریب پر نہ اگر جو راجہ پر نہیں رہتا
 الفشا ہی ہر ایک چیز ہوتا
 کا دلین خیال ہر ایک چیز ہوتا

علم دهم من اسو لطیفه زو ساج
 بیاخته کو چا ساینان تولد جاتا
 علم دهم من اسو لطیفه زو ساج
 بیاخته کو چا ساینان تولد جاتا
 علم دهم من اسو لطیفه زو ساج
 بیاخته کو چا ساینان تولد جاتا

راہ چلنا تا تو زمین
و قدم کار بستن یاد کیا جو وہ خاک
و باد کے دشت میں چلا اڑا جو وہ آسمان
نامہ بختیاری

[illegible]

رن جو مال کے آپ ہی پروردگار شوق کے لئے این
 ایک خوشگوار شوق کے لئے این
 رن جو مال کے آپ ہی پروردگار شوق کے لئے این
 ایک خوشگوار شوق کے لئے این

[illegible]

دل ترے گیسو پہ جگا اگیا
 اوس ستم پیشہ پر جو دل اگیا
 ناوک مرگاں کا جب دیاں اگیا
 سنے میرا حال بولا سنگدل
 چپکے بیٹھا گھر میں جبے ماہر و
 ہجر میں کیا پوچھتے ہو حال دل
 پر خطر کیا کوچہ ہائے زلف ہن
 لوگ کہتے ہیں ترا بس ماجر
 آشنائی خلد میں جو روئے کی
 آدمی کا دل نہ آجائے کہیں
 عشق گیسو اپنے دم کے ساتھ تھا
 لیکے دل بیٹھے بیٹھے کو دیا
 وصل جو اوس سے ہوا پہلی پہل
 دو نون مذہب پر رہا میں بعد فکر
 روکے لاشہ پر مرے کتائے
 سر واپس سے بنیکا زمرہ
 غیری کی محبت سے تھا انکار اوس

اژدہا بن کر چھ اوس کو لگا گیا
 کوئی کیا جانے مجھے کیا ہسا گیا
 کانپا اوشا دل جگر تہا گیا
 مر گیا اچھا ہوا جھک گیا
 میری آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا
 اک کنول کا پھول تھا مر جا گیا
 جو گیا ان راستوں مارا گیا
 شربت دیدار کا پیاسا گیا
 مر گئے پر ہی نہ رہ لپکا گیا
 گالیان دین دے نہ پیاں اگیا
 سر گیا جبر سے سو دا گیا
 ہم ہوئے برباد اون کا گیا
 صبح کو منہ دیکھ کر شہ ما گیا
 سر جو اندھون بدن ہون کا گیا
 مرنے والے مر گئے پردا گیا
 میں جہنم میں اگر جو لکا گیا
 جب تپے تپے دے کو یا گیا

دل ترے گیسو پہ جگا اگیا
 اوس ستم پیشہ پر جو دل اگیا
 ناوک مرگاں کا جب دیاں اگیا
 سنے میرا حال بولا سنگدل
 چپکے بیٹھا گھر میں جبے ماہر و
 ہجر میں کیا پوچھتے ہو حال دل
 پر خطر کیا کوچہ ہائے زلف ہن
 لوگ کہتے ہیں ترا بس ماجر
 آشنائی خلد میں جو روئے کی
 آدمی کا دل نہ آجائے کہیں
 عشق گیسو اپنے دم کے ساتھ تھا
 لیکے دل بیٹھے بیٹھے کو دیا
 وصل جو اوس سے ہوا پہلی پہل
 دو نون مذہب پر رہا میں بعد فکر
 روکے لاشہ پر مرے کتائے
 سر واپس سے بنیکا زمرہ
 غیری کی محبت سے تھا انکار اوس

خیاں لینا پیر کوئی سنگدل
 اسے طلسم کا شاپیر کوئی
 رچا نہ کے ہونکی بیان
 سچ ختم ہوا چھوٹ گیا
 سچ فاقین سچیا چھوٹ گیا
 دین کی نظر جا پڑی تھوٹ گیا
 جو خال لب پہ نظر فاضل خون میں
 یہ فصل می فصاف خون میں
 حال عاشق پرگان کو ناتوان چھا

کی زلف میں وہ نہت زہد ہون عالم
 بنو کام تو فاق کا نشان
 بگاڑ گیا تو مقدر کی فوجیان
 نہ ہنسنا بلکہ ہی انسان
 شری لیٹ کی باتیں کوئی کیا
 نہ لنگھ اوشا کی باتیں کوئی کیا
 میں اپنے واسے و اسے
 اس غنہ میں قس ہی کو ایشیاں
 لکھ بہر میں قس ہی کو ایشیاں
 شیش سال عجب اضطراب میں گری
 کوئی کیا سا بولا تو من اوان
 لکھ بہر میں قس ہی کو ایشیاں
 لکھ بہر میں قس ہی کو ایشیاں
 لکھ بہر میں قس ہی کو ایشیاں
 لکھ بہر میں قس ہی کو ایشیاں

دل ترے گیسو پہ جگا اگیا
 اوس ستم پیشہ پر جو دل اگیا
 ناوک مرگاں کا جب دیاں اگیا
 سنے میرا حال بولا سنگدل
 چپکے بیٹھا گھر میں جبے ماہر و
 ہجر میں کیا پوچھتے ہو حال دل
 پر خطر کیا کوچہ ہائے زلف ہن
 لوگ کہتے ہیں ترا بس ماجر
 آشنائی خلد میں جو روئے کی
 آدمی کا دل نہ آجائے کہیں
 عشق گیسو اپنے دم کے ساتھ تھا
 لیکے دل بیٹھے بیٹھے کو دیا
 وصل جو اوس سے ہوا پہلی پہل
 دو نون مذہب پر رہا میں بعد فکر
 روکے لاشہ پر مرے کتائے
 سر واپس سے بنیکا زمرہ
 غیری کی محبت سے تھا انکار اوس

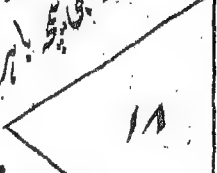
[illegible]

کون سے ہر ایک دیوانہ و فرزانہ تھا
 جب وٹا پردہ دومی کا بچ سے تپ کھلا
 کیا بلا او شمع و سہ ماگشا قاجاب
 قصر تنکا کوئی گاہک ہے نہیں مرنیکہ
 وصل کا انکار لکھا دیکھتے ہے جانی
 جسے دیکھا صر ج جلوہ و غنہ گنگ
 قبرین یا فرشتہ جب کوئی بہر عذاب
 گوہر دندان و لعل لب کا رہتا تھا خیال
 عشق جو چاہے کر لیلے تو کچھ شہر و تہی
 مہل لیتے حضرت یوسف کو ہم خوش و
 روے جو تر دلنے پر حشر کو بچ گئے
 زائد اک زردی کی علت میں بچہ میاں
 دل گرفتار بلا سے زلف اک شہر ہے
 جلوہ گناز کیا کیا مجنون کا رما
 گیسو سے پچاکی فرقت میں عجب عالم را
 تہا گرفتار بلا جا مانا کہان یہ ناتوان
 دید کے قابل تھے کل یہ بلبلوں کے نشان

طو پر ہی کیا کسی کا جلوہ ہستانہ تھا
 اپنی ہی شکل و شمایل کا ہر ایک دیوانہ تھا
 جل گیا چوتھے ہی خط تھا یا پر پروانہ تھا
 کیا کہیں کس کا مکان تھا کو جھٹا خانیہ
 نامہ بر جلا دتا تھا خط قتل کا پروانہ تھا
 یار کا دامن کپڑے تا کون ہیں دیوانہ تھا
 دوڑ کر لپٹا یہ شوق صلت جانا تھا
 خانہ سے چشم و دل ایک کجا خانہ تھا
 کہتے ہیں مجنوں نیک انداز معشوقانہ تھا
 درجہ مرغ جنون اپنا زربیانہ تھا
 اپنا ہر اشک نہامت گوہر یک وایتا
 کہتے ہیں شیشہ میان دلق سالوستانہ تھا
 میں ہی تم سن تہا خراج بار بی طفلانہ تھا
 دل نہ تھا پہلو میں اپنے اک سیا خانہ تھا
 دید کے قابل ہمارا حال بتیا بانہ تھا
 شیران پاؤں کی عشق گیسو جانا تھا
 ایک ایک پہلو کا گلہ ستہ تہا جاکشانہ تھا

آپ سے باہر ہر ایک دیوانہ و فرزانہ تھا
 جب وٹا پردہ دومی کا بچ سے تپ کھلا
 کیا بلا او شمع و سہ ماگشا قاجاب
 قصر تنکا کوئی گاہک ہے نہیں مرنیکہ
 وصل کا انکار لکھا دیکھتے ہے جانی
 جسے دیکھا صر ج جلوہ و غنہ گنگ
 قبرین یا فرشتہ جب کوئی بہر عذاب
 گوہر دندان و لعل لب کا رہتا تھا خیال
 عشق جو چاہے کر لیلے تو کچھ شہر و تہی
 مہل لیتے حضرت یوسف کو ہم خوش و
 روے جو تر دلنے پر حشر کو بچ گئے
 زائد اک زردی کی علت میں بچہ میاں
 دل گرفتار بلا سے زلف اک شہر ہے
 جلوہ گناز کیا کیا مجنون کا رما
 گیسو سے پچاکی فرقت میں عجب عالم را
 تہا گرفتار بلا جا مانا کہان یہ ناتوان
 دید کے قابل تھے کل یہ بلبلوں کے نشان

تہا جاکشانہ تھا
 کون سے ہر ایک دیوانہ و فرزانہ تھا
 جب وٹا پردہ دومی کا بچ سے تپ کھلا
 کیا بلا او شمع و سہ ماگشا قاجاب
 قصر تنکا کوئی گاہک ہے نہیں مرنیکہ
 وصل کا انکار لکھا دیکھتے ہے جانی
 جسے دیکھا صر ج جلوہ و غنہ گنگ
 قبرین یا فرشتہ جب کوئی بہر عذاب
 گوہر دندان و لعل لب کا رہتا تھا خیال
 عشق جو چاہے کر لیلے تو کچھ شہر و تہی
 مہل لیتے حضرت یوسف کو ہم خوش و
 روے جو تر دلنے پر حشر کو بچ گئے
 زائد اک زردی کی علت میں بچہ میاں
 دل گرفتار بلا سے زلف اک شہر ہے
 جلوہ گناز کیا کیا مجنون کا رما
 گیسو سے پچاکی فرقت میں عجب عالم را
 تہا گرفتار بلا جا مانا کہان یہ ناتوان
 دید کے قابل تھے کل یہ بلبلوں کے نشان



کون سے ہر ایک دیوانہ و فرزانہ تھا
 جب وٹا پردہ دومی کا بچ سے تپ کھلا
 کیا بلا او شمع و سہ ماگشا قاجاب
 قصر تنکا کوئی گاہک ہے نہیں مرنیکہ
 وصل کا انکار لکھا دیکھتے ہے جانی
 جسے دیکھا صر ج جلوہ و غنہ گنگ
 قبرین یا فرشتہ جب کوئی بہر عذاب
 گوہر دندان و لعل لب کا رہتا تھا خیال
 عشق جو چاہے کر لیلے تو کچھ شہر و تہی
 مہل لیتے حضرت یوسف کو ہم خوش و
 روے جو تر دلنے پر حشر کو بچ گئے
 زائد اک زردی کی علت میں بچہ میاں
 دل گرفتار بلا سے زلف اک شہر ہے
 جلوہ گناز کیا کیا مجنون کا رما
 گیسو سے پچاکی فرقت میں عجب عالم را
 تہا گرفتار بلا جا مانا کہان یہ ناتوان
 دید کے قابل تھے کل یہ بلبلوں کے نشان

۱۔ صاحب اقبال کا
 ۲۔ نثر و شاعری کا
 ۳۔ سیرت و اخلاق کا
 ۴۔ تاریخ و جغرافیہ کا
 ۵۔ فلسفہ و منطق کا
 ۶۔ ریاضی و طبیعیات کا
 ۷۔ ادب و فن کا
 ۸۔ سیاست و سماج کا
 ۹۔ تعلیم و تربیت کا
 ۱۰۔ صحافت و نشریات کا

دیکھ کر ہر ایک کی آنکھیں پھٹ گئیں
 وہ سب نے دیکھا کہ وہ کون سا شخص ہے
 جس نے ان کو اس قدر دکھایا
 کہ ان کے دل میں گہرا غم پیدا ہو گیا
 اور ان کے چہرے پر غم کی لہر چلی گئی
 ان کے دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی
 جس سے ان کے دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی
 جس سے ان کے دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی
 جس سے ان کے دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی

اک ضمیر پیدا کیا ہے تری مثال کا سیک کر پئی اگر کو نامری رومال کا یہاں تیرے ہی گزری پہ عالم شاکا بیت ہے کس مرتبہ اختر مری قبال کا جانتا اگر کام معمار ازل نیل کا مرغ دل اپنا اگر مارا نہوتا کال کا اور بے گل ہنس کر پیسہ کرتا چال کا گورن کا سپہ احسان ہے کچھ غسال کا اسی صبا پردہ اوڑھے پیکر سکیا کا مرگ چلا سوتا ہے اکثر ہر نیکال کا	حسن میں جو جو کئی کاتر سو گیا ہونمایاں عالم ایجاد میں طوفان شک جامہ کجاست سو نکو مبارک منعمو عمر ہر دیکھ نہ شکل اوج دوسرے رخ میں سقف گرد و زمین کی کاہیکو ہوتی سقد دانساے خال پر گر نہ پستادومین پیر کی اپنے کرے تقلید جو وہی مین عرق ہوں بحر خیالت میں گناہوں کے سبب دم نکلا ہے نہ اپنا حشر دیدار میں کم نہیں ہوتی پس ان مردوں بھی خوش تھی
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

فہم کو ہی کہے کہوئے کا جو چاہیں کہیں اشک چھو تو نشان سو تا ہی کیا نکال کا

نابوت اب آیا ہے تو آیا نہیں جاتا مرکز ہی تری زلف کا سو دانہیں جاتا ہٹ جائے گر آپے دیکھا نہیں جاتا کچھ ہے اگر سر ہی تو سو دانہیں جاتا او وشت ل تیرا ستا نا نہیں جاتا	عاشق سے پس ان مرگ ہی غم نہیں جاتا اب سے یہ وحشت کا سر کا نہیں جاتا تم روتے ہو صد مہ مجھ ہوتا نہ زنجیر فصد و نئے ہلا کم کہیں ہوتی نہیں جاتا آرام سے مرقد میں تو سو دے یہاں مرگ
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

وہ سب نے دیکھا کہ وہ کون سا شخص ہے
 جس نے ان کو اس قدر دکھایا
 کہ ان کے دل میں گہرا غم پیدا ہو گیا
 اور ان کے چہرے پر غم کی لہر چلی گئی
 ان کے دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی
 جس سے ان کے دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی
 جس سے ان کے دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی
 جس سے ان کے دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی

اب اس سے پہلے ہی پر دینا نہیں جاتا
 عیسے سے پہلے ہی پر دینا نہیں جاتا
 مردانہ پیر کی کہو کہ کسین نہیں جاتا
 کچھ حال نکالتا کاشتب نہیں جاتا
 تھوڑا سا بوجھ کر تھوڑا سا نہیں جاتا
 ۲
 تازہ کوئی اونس ہوتا نہیں جاتا
 گرتا ہے وہی تو سب سے نہیں جاتا
 کیا تو سے بوجھ کا سب سے نہیں جاتا
 وہ کہیں ہوں گا جلا نہیں جاتا
 وقت میں تلکات نہ یہ تو نہیں جاتا
 جسے دل تپا نہیں جاتا
 سوز جلاتا نہیں جاتا
 بین و شہر کی موت سے نہیں جاتا
 رب ہے ملک الموت سے نہیں جاتا
 وہ سب نے دیکھا کہ وہ کون سا شخص ہے
 جس نے ان کو اس قدر دکھایا
 کہ ان کے دل میں گہرا غم پیدا ہو گیا
 اور ان کے چہرے پر غم کی لہر چلی گئی
 ان کے دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی
 جس سے ان کے دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی
 جس سے ان کے دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی
 جس سے ان کے دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی

دولت دیدار سے ایک ایک مال تھے
 قلب ماسیت ہولی عجاز دستیار سے
 واہ کیا شیریں اولونکی ہی الفت کا اثر
 خم ہوا ایسا ترے بوٹا سے قد کو کو
 حال ہم خانہ بدوشوں کا نہ پوچھو خفت
 لوٹا ہوں رات بہ رات بستر پہ چھلی کی طرح
 سخت جان سے تو لکناک میں دم کر دیا
 انتہا پائی تھی بام بلند بار کی
 اوڑ گیا بستر سے جسم زاجبائی ہوا
 سو گئی اینہ بھیر می مری محبت کے دن
 اینہ دل کیوں بھر کر تیرے در کا کدا
 بچکے صیاد سے تو کشتہ حیرت ہو
 یاد میں دندان جانان جو ہیں ویا کہو
 تجھ کو پیتا ہے جو دعویٰ خدا کا کرے
 نبرم میں اوس گلبدن جب مری گیا
 سورا اگر مرے پہلو میں جب ایک فتیلا
 نام تو مر کر مٹا پر کچھ نشان قبر ہے

جو گدا ایاترے در پر تو انگڑ ہو گیا
 سنگریزہ جو اونہا یا ناتہ میں ہو گیا
 جسم مرنے پر ہوا مٹی تو شک ہو گیا
 سو کہ کر کا شاہراہ سروضہ ہو گیا
 دم ذرا لینے جہاں ٹھہرے وہی ہو گیا
 در وقت کا دل آفت زدہ ہو گیا
 وہ سنگریزہ تو میں ہی تیر ہو گیا
 آسمان پر جا کے جب اکو تیر ہو گیا
 واہ ری کا ہیدگی تصویر ہو گیا
 جو شہر مشیر متا ل خطا ہو گیا
 خاکساری جسے سیکھی وہ سکند ہو گیا
 عند لیونکو پر پروا دخی ہو گیا
 قطرہ اشک آنکھ سے گرتے ہی ہو گیا
 اک دڑا سے حسن پو یوسف ہو گیا
 جسم کی خوشبو یہ پیل گھر عطر ہو گیا
 جلوہ عارض سے کرا نور کا ہو گیا
 وہ ہی سن لوگی کہی کہد کر برابر ہو گیا

دولت دیدار سے ایک ایک مال تھے
 قلب ماسیت ہولی عجاز دستیار سے
 واہ کیا شیریں اولونکی ہی الفت کا اثر
 خم ہوا ایسا ترے بوٹا سے قد کو کو
 حال ہم خانہ بدوشوں کا نہ پوچھو خفت
 لوٹا ہوں رات بہ رات بستر پہ چھلی کی طرح
 سخت جان سے تو لکناک میں دم کر دیا
 انتہا پائی تھی بام بلند بار کی
 اوڑ گیا بستر سے جسم زاجبائی ہوا
 سو گئی اینہ بھیر می مری محبت کے دن
 اینہ دل کیوں بھر کر تیرے در کا کدا
 بچکے صیاد سے تو کشتہ حیرت ہو
 یاد میں دندان جانان جو ہیں ویا کہو
 تجھ کو پیتا ہے جو دعویٰ خدا کا کرے
 نبرم میں اوس گلبدن جب مری گیا
 سورا اگر مرے پہلو میں جب ایک فتیلا
 نام تو مر کر مٹا پر کچھ نشان قبر ہے

ایک دو برس سے اس زمان میں سیکھ کر دیا
 اس لیے ای اشک روز ہوا میں ہوا
 ان کی یاد ہوش پر دیوانہ بن ہو
 بدلی ہوا چن سن سنا سن ہو
 اینہ روزگار کا ہی سال کی ہو
 دگر پس از فنا دیر کفن ہو

۴۴

کیا فائدہ ہو بزم میں کیا بیان ہو
 پرانہ بل سے خاک تر قازگی ہو
 جانی رہی وہ ساری تر قازگی ہو
 وقت میں کہ سو کہ کی کلین چٹا ہو
 سن شہاب بار بار کھاتا ہے ہو
 چاند کی روشنی میں ہو

کون سا کب مجھے جوش بہار پر نہوا
 تپ زاق نے یہ خشک کی رطوبت چشم
 او جہ او جہ کے نہنگ کی تن سے جان
 جلا کے خاک کیا پر وہ صفت باطن
 نہ چپ سکا ترے عاشق سے رشتہ
 مثال مائے نئے آیات بہر تریا
 بہار آنی چلی ہی گئی گلستانے
 غرض ہیں ہوئے الفت میں سطر
 وہ ناتوان ہوں خونیں ہر جو کا نون

تجہ ناتوان سے اتنا ہی نہ تراوہ سکا یہ غم ہوا کہ سو کہ کے کا نسا ہو قیب طبا لگی نہ اسے بد اعمالے قیب ٹیسری زوال جن میں ہے بے ہوش وقتیں سچ ہی خاک پہنچاتا مجھے ہلا کہی نہ دل بت ترسا کے چہرہ	نام فراق ستے ہی بس دم نکل گیا اکبار میرا نکل تمنا جو پسل گیا جس ذر میرا داکر فی سب سے چل گیا یہی کی طرح جل گئی لیکن نہ بل گیا صورت ہی اور ہوئی نقشائیں گیا وحشت سوا ہوئی جو فرنگی مل گیا
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

خوشید طلعتو کا ہوا جب وال حسن
 جو بن ہی دو پر کی طرح اشک لگ گیا

یہ کلخہ تری زلفوں کا کار گر نہوا کہ دامن قرہ اشکبار تر نہوا خیال زلف شب انتظار گر نہوا کہی گمان شرارت کلیار پر نہوا قرصورت منصور وار پر نہوا جو اونکا ماتمہ دل دانداز پر نہوا ہمارا نکل مراد آہ بارور نہوا تمہارے دل کی طرح یار گر نہوا کہی ہو سے مرے کوئی خار تر نہوا	خون کب مجھے جوش بہار پر نہوا تپ زاق نے یہ خشک کی رطوبت چشم او جہ او جہ کے نہنگ کی تن سے جان جلا کے خاک کیا پر وہ صفت باطن نہ چپ سکا ترے عاشق سے رشتہ مثال مائے نئے آیات بہر تریا بہار آنی چلی ہی گئی گلستانے غرض ہیں ہوئے الفت میں سطر وہ ناتوان ہوں خونیں ہر جو کا نون
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کون سا کب مجھے جوش بہار پر نہوا
 تپ زاق نے یہ خشک کی رطوبت چشم
 او جہ او جہ کے نہنگ کی تن سے جان
 جلا کے خاک کیا پر وہ صفت باطن
 نہ چپ سکا ترے عاشق سے رشتہ
 مثال مائے نئے آیات بہر تریا
 بہار آنی چلی ہی گئی گلستانے
 غرض ہیں ہوئے الفت میں سطر
 وہ ناتوان ہوں خونیں ہر جو کا نون

کون سا کب مجھے جوش بہار پر نہوا
 تپ زاق نے یہ خشک کی رطوبت چشم
 او جہ او جہ کے نہنگ کی تن سے جان
 جلا کے خاک کیا پر وہ صفت باطن
 نہ چپ سکا ترے عاشق سے رشتہ
 مثال مائے نئے آیات بہر تریا
 بہار آنی چلی ہی گئی گلستانے
 غرض ہیں ہوئے الفت میں سطر
 وہ ناتوان ہوں خونیں ہر جو کا نون

کون دیوان گلستان حیات سے اور گیا
 حرم رفت میں سو خاک کچھ حال نہیں
 مل کئی کسی قسمت سے مجھے بعد از فنا
 قبر اپنی باغ میں ساقی بنے گی بعد گ
 کام آئیں ہماری خاک بھی بعد از فنا

ہر گل تر ہے ہی عالم دیو نمناک کا
 کیا بگو لو کو ملیگا مرتبہ افلاک کا
 ہے کفن کے ساتھ اک مرتبہ خاک پاک کا
 تاک رکھا ہے سر میکش سے سائیک کا
 شیشہ ساحت سے خالی گنہ افلاک کا

کون دیوان گلستان حیات سے اور گیا
 حرم رفت میں سو خاک کچھ حال نہیں
 مل کئی کسی قسمت سے مجھے بعد از فنا
 قبر اپنی باغ میں ساقی بنے گی بعد گ
 کام آئیں ہماری خاک بھی بعد از فنا

دہر کی سپر بلند و پست پر ہر پریشک
 ڈھنگ اپنی خاک میں ہی گڑھ افلاک کا

لقب میر اجنت مکان ہو گیا
 جو دل میں نہا تھا تعیان ہو گیا
 قدر است جہک کر کسان ہو گیا
 سقر عجب میں گلستان ہو گیا
 سیک کے قدم کا نشان ہو گیا
 کہ پا مال نازبتان ہو گیا
 حسد محکو مید اسکان ہو گیا
 سب اب جائے امتحان ہو گیا
 مرا گری ہی مخ کی دکان ہو گیا
 عدو جان کا باغبان ہو گیا

جو میں دفن کو سے تباہ ہو گیا
 ترا نام و روز زبان ہو گیا
 یہی وقت سے میں ناتوان ہو گیا
 گل انگارے سنبل ہوان ہو گیا
 رگڑتے ہیں سر میں جین سنگ سے
 خدا جگو اس خیر کا اجر دے
 خبر کی کہی نہ اگر کہے
 ہوے فرج ہم دفن ہی ہو چکے
 شب و روز ہے سیکھو کجا ہجوم
 قصور ایسا کیا بلبلوں سے ہو

وہ گشت و نشست میں جیسا کہ
 تلے اوپر عارض سے دیکھا
 جسے عکس آسمان ہو گیا
 یہ صحن مکان اس کے نصیب
 یہ صحن مکان اس کے نصیب
 یہ صحن مکان اس کے نصیب
 یہ صحن مکان اس کے نصیب

جو گیسو بڑا بیسریاں ہو گیا
 تلاطم تھا عاشقوں کا ہماز
 دہوان آہ کا بادبان ہو گیا
 مرا ترک سے تم قلم سے ظہور
 جنون خیز سے انسان ہو گیا
 اس دور میں کایا ہو گیا
 اس دور میں کایا ہو گیا
 اس دور میں کایا ہو گیا

اور یا تو وہ گراں ہو گیا
 اس کی نظر سے انسان ہو گیا
 اس کی نظر سے انسان ہو گیا
 اس کی نظر سے انسان ہو گیا

پس چنانچه که حال هر یک از اینها را

ارشاد کیا کہ میں نے اپنے
 شاگردوں کو یہ بھی سکھایا
 تھا کہ اگر کوئی شخص اپنے
 دوستوں سے الگ ہو جائے
 تو اسے اپنے دوستوں سے
 الگ کرنے کی کوشش نہ کرے
 بلکہ ان کے ساتھ رہے اور
 ان کے ساتھ ہی اپنے
 اعمال کرے۔

کشتن نازی می شست غم نه جلتا جو بین دیار کرا
 روز بولون کی طرح دل کو چلو یار کرا
 کشتن نازی می شست غم نه جلتا جو بین دیار کرا
 روز بولون کی طرح دل کو چلو یار کرا

خود افتاب تها و ترک افتاب است	قمر تها زیر قدم حلقه رکاب نه تها
جو محنت کبھی ان زانہ و نہیں جانکلا	کسی کا طرف وضو خالی از شراب تها
ہیو ہی دیکھتے مگر کسی کی طرح نہ آتا	بہلا ہوا رخ پر نور سے حساب تها

جو نقش کن میں نہ ملتی جگہ اس مردن	تو کتنے اشک غلام اپو تراب تها
-----------------------------------	-------------------------------

ماتہ آئی جسے دولت وہی منحور بنا	گھر تو کیا قبر بھی ایسے فرادور بنا
مرنے دم حسن پرستی تباں کلم آئی	ملک الموت ہی خاطر سے مگر حور بنا
خمر میں دل پہ گری برق کف سنگین سے	دست طلا وہی شاخ شجر طور بنا
حسن چہر کی صفائی نے بُرا یا کیا کیا	عکس تنہا کامرے خال رخ حور بنا
پیسے کر شک بھی تھوڑا سا ملا یا نہیں	زخم دل کے لئے جب مریم کافور بنا
دیکھتے دروغم بھڑ سے کیونکر موحیات	دل کا پھوڑا مر اپھوڑا بھی تو ناسور بنا
خاک ہونے پہ بھی تقدیر کا جلنا دیا	صرف گلشن ہوئی شئی کبھی تنور بنا
فانی کو بھی پس از مرگ ایسا گاہ شہ رخ	کوئے جانان سے فرار اپنا ہی دوز بنا
جی نہ مارا کبھی اس بارگہ عالم میں	بار غم سر پہ لیا عشق کافر دور بنا
مرے اوس پہ بھی طہیست کی صفائی تھی	مردن خاک سے عشاق کج بلور بنا
جلوہ حسن سے مانی کو لگے غش آنے	ابھی پورا بھی نہ تھا چہرہ پرفہر بنا
دل ہی ہی یار کے درویدہ نگہ کا اہمال	چو زرخون میں جہان رہ گیا ناسور بنا

کشتن نازی می شست غم نه جلتا جو بین دیار کرا
 روز بولون کی طرح دل کو چلو یار کرا
 کشتن نازی می شست غم نه جلتا جو بین دیار کرا
 روز بولون کی طرح دل کو چلو یار کرا

کو چہ زلف پندین کب تک میں جاؤں تیرا
 نقد دل عشق میں لا کر یہ خونیں چہ چہ تیرا
 ایک دل کیا جو مجھ لا کر یہ خونیں چہ چہ تیرا
 کو چہ زلف پندین کب تک میں جاؤں تیرا

زمین بر من است این که زمین خداست که زمین
 زمین بر من است این که زمین خداست که زمین
 زمین بر من است این که زمین خداست که زمین
 زمین بر من است این که زمین خداست که زمین

ہوتے دیکھنا پر وہ بھی وہی ہوئی سو گئیں سرگرم سو داؤد کا ہوا
 نہایت ہی عدم یاد کی طرف سے نہ ہوئی ہر طرف سے نہ ہوئی
 سب فرشتے ہی جاسکا گئے نہ ہوئی ہر طرف سے نہ ہوئی
 نہایت ہی عدم یاد کی طرف سے نہ ہوئی ہر طرف سے نہ ہوئی

دل بچہ گیا شبا کا موسم نکلیا اتنا کوئی تھیں جو عدم تک نہ لے اتنی ہی دل کو تاب جدائی نہ ہوئی دشمن کو بھی خدائے نوال حسن انگلیں بہر آئین غم سے تو ہم ضبط کر کے اوس حور و شے کے گہرین رہنے دیجے تنہا عاشق مژدہ دل نالان نہ تم کا ایسا جلایا آتشِ وقت نے یار کی پہیلے جو بے گیسوئے غنیمتیم یار ثابت ہوا جو غنیمت گل کی گرہ کسلی محشکر روز رحمت حق سدرۂ جلال پہلو میں سور ہاتھ جو اک شکر آفتاب اچھی شبِ ضال نکالی یہ دل لگی سمجھا میں دیکھ کر مسی بالیدہ نکلیا	اب ہی حین جو دیکھ لیا دم نکلیا ہم پاشکستہ رہ گئے عالم نکلیا پیرامری طرف سے جو نہ دم نکلیا دودھین ابرو و نکاتیرے خم نکلیا گہر گہر کے ابرو دیدہ پر غم نکلیا فردوس سے میں صورت کو دم نکلیا پہلو سے کو بخت ہوا ضیف نکلیا دسے ہمار خوف جنبہ نکلیا دیوانہ ہو کے شہر سے عالم نکلیا گہنی میں آگے گوہر شبنم نکلیا گہر کے میں جو سوئے جنبہ نکلیا کترا کے صاف نیس عظم نکلیا تیوری چڑبائی تنے مراد نکلیا انگشتی سے تو کے نیم نکلیا
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

روتے ہیں حال زار پر اپنے ہوشک ہم کہتا ہے اتنو ماہ محرم نکلیا	کلون پر پیر کر خیر جو وہ قائل نہ ہو گیا کے رکھتے ہیں مقتل میں کئی اسیر گیا
-----------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------

ہر طرف سے نہ ہوئی ہر طرف سے نہ ہوئی
 ہر طرف سے نہ ہوئی ہر طرف سے نہ ہوئی
 ہر طرف سے نہ ہوئی ہر طرف سے نہ ہوئی
 ہر طرف سے نہ ہوئی ہر طرف سے نہ ہوئی

کسی نہ شاک کا
چھ جابو کا
کسی نہ شاک کا
چھ جابو کا
کسی نہ شاک کا
چھ جابو کا
کسی نہ شاک کا
چھ جابو کا

جانب کوئی تیرے کیں
نہجے کی نہ حاجت کے چارو
ہو متقد پرینان کے خوف ضو کا
سے سے کبھی خالی نہ گھٹک
عم آج کل دن کا سیکو پو تا مجھے ہی
دل دیدیا اور کس کو پیر ہی جیجیجی
راروہ دوست ہی کچھ آجکل رات کا

۳۵
بہشت مد نظر سے شکت دل پر
وہ اپنی زلف سے اب اپنی چٹکے بن
سکند ناز کو ہو کا سے نازیا سے کا
بارک حسین اب نقد دل سے مال
شکت قتل ہو ایک دم سے خزانہ کا
تارون در غم داغ بنون کیسے بن
خدا سے نیکو ہی مالک کی خزانہ کا

وصل کی شب تم جو پہلو سے سرکٹے ذرا	دیکھتے اپنا سر پڑ پنا لوٹنا
دل کا نیکا سنیو سے نتیجہ ہی لیے	تیر غم کما کر کچھ پر تر پنا لوٹنا
<p>بیتقراری سے کلام نے پڑا تھا کو شک اب نجایگا یہ تا محشر تر پنا لوٹنا</p>	
و کیا دوزخ عالم نہیں ستاروں کا	پڑا زمین پر جو پرتو ترے عذاروں کا
خرام ناز سے فتنے پیا نکر او طفل	ابھی سے خون نہ گرد نہ پل نہ روں کا
ترے فراق نے انون کو یار بنا ہے	کوئی شمار تو کر لے ہلازاروں کا
کمان گئے وہ جو نام آوری پر تیرے	کین نشان ہی نہیں و نکا بزاروں کا
کبھی فلک کو بھی ہم وہاں میں نہیں	و مانع عرش ہے تیرے خاکساروں کا
ہو اہی لوٹ چھ دل ہو لی ہو لی باتوں کو	بتوں سے ہون ما مال ستاروں کا
غم جدائی سے تر پا کروں گا غمت میں	جو یاد ایگار و ناپٹ کے یاروں کا
مسا یا رحمت حق نے کلنگ کاٹیکا	سفید ہو کیا نامہ سیا کا روں کا
مثال کیا کوئی دے لکھو عقد پرین	جواب ہے نہیں کا تو کنگہ کوٹو روں کا
فراق یار میں خانہ بدوش تھے بن	ہلا مکان کمان ایسے تیرا روں کا
نہوگی طی وہ پر آشوب کو چہ کیسو	یہ کام ایدل غافل ہے ہوشیاروں کا
<p>سین کے داغ محبت دے بعد فنا میکا شوق ہی شک پاروں کا</p>	

کسی نہ شاک کا
چھ جابو کا
کسی نہ شاک کا
چھ جابو کا
کسی نہ شاک کا
چھ جابو کا
کسی نہ شاک کا
چھ جابو کا

ان ہی میں سے لے کر ایک دوسرے کا
 سر باز اعلیٰ فیصلہ ہو جائے گی
 فیصلت میں ہی سر اوچی ہو گا
 اور ہر ملک میں دو یا ہوا
 ہو اور وہی کا خیال میں دردمند
 فقیروں کے لئے درکار ہے گوشت و نباتات
 لڑائی ہے زمین جیتانے وہ یا فوج ہرگز
 کہیں پر یا نہ ہو جائے نہ گامہ قیامت کا
 غم و غم داہم سے شک دل کا ٹھکانا
 فراق یا میں ہوا لاہو ہوں نام راحت کا

وہاں قیاسے بالو نہیں اونکے کنگھی کی
 جس پر بعد فساد و آہ چھایا
 شب صال ہی کچھ اضطراب کم نہوا

جو میرا ذکرنا شک انہیں کے کس
 کہ وہ بھی ایک ہی ہے فلیسا زانی کا

بنا لیں گویا تپتہ کابست ہم ہری ہو گیا
 تماشا دیکھ دو چاروں دسکی قہر کا
 میں ہوں کہ بلبل شیریں بیان گلزار وحدت کا
 جو سچ پوچھو تو میں خواص ہوں ہر یکاخت کا
 سنا ہے آج دریا جو شیریں ہو او سکی رحمت کا
 خدا سامان کر دے نے مہر مانی لڑتے کا
 سب کھل جائیگا اک دراپنے دلی حیرت کا
 نہ تو آسرا ہو کہو اگر تیری حمایت کا
 رہیگا حشر تک میرے ترے شہتہ تجت کا
 کوئی یہ بھی طریقہ ہی پری ہے اودیت کا
 بہت چٹائیگا جاتا رہا اگر وقت فرصت کا
 وہاں خم کتا ہے تین روزہ ہوں جنت کا

یہی عالم رہا مجھے اگر دلی محبت کا
 ہوا آخر تو وارفتہ تبتو کی حشر صوت کا
 کروں کیونکر نہ کی تائی کا دھوئی غ عالم
 سنا ہے یا میں کیا کیا درمضمون لکھتے تین
 جو چلنا ہے قیامت میں جلو جلدی گنگارو
 ہو گیا جو مجھ سے بت سمیں بدن مجکو
 محبت کسی آئینہ رو کے ساتھ در پردہ
 قدم کیونکر ٹھہرا سہ کر میں حشر کہ اپنا
 خدا کے سامنے حل ہو گیا ہی بت بعد کول
 سوال اصل کرتا ہوں تو منہ کو پھیرتا ہے
 بنالے ماتحت کام جو کچھ ہو سکین فاضل
 شہید ناز میں اک عطلت کا ہو واجب ہے

کوئی دم رات نہیں جہان کا
 چاروں کو جو زبان کا
 دیکھنا چاہتے ہیں کہ کیا ہو
 دیکھنا چاہتے ہیں کہ کیا ہو
 دیکھنا چاہتے ہیں کہ کیا ہو
 دیکھنا چاہتے ہیں کہ کیا ہو

صدمہ نہیں آتا
 اب غریب سے جو وقت دیکھا
 دل داغی ہمارا جلوہ
 چہکے پڑے ہیں شہم سر پر
 تو فریادوں میں دھنچے
 ہونے لگا اور کاجل کا

[illegible]

[illegible]

بیان صوت پرست کون جین
 میں قوندہ ہوں غنچہ جلاوٹ کا
 میں قوندہ ہوں غنچہ جلاوٹ کا
 میں قوندہ ہوں غنچہ جلاوٹ کا

زمین نے آسیا بکر مجھ پیا پسرون
 نکالا کوچ جانان سے محکومت آدم
 جوانی کی حلاوت کہاں پہلی باتونین
 کہنے ہی بجانا کب سو پسا امو اکسن
 کیا چونک جھکو ترک نے کہ تیر برس
 حقیقت پوچھتا ہی کیا گرفتار مصیبت
 کشمکش ہوں بنگ غار گلچیر کی نظر و نہیں
 کہانے کچھ لایا مقدر اسخ رابی میں
 خدایا یہ سے کرتا کیوں ہر اک مجھ جلتی
 خدا جانے کیا کہنے سزا بہ سے عامر
 بہت اچھا ہوا جو اٹھ گیا اسرافاتی

کسیر گز پوچھا شکایت نقصان ہا میر
 طبیعت تھی شکر کی اپنا قدر دان میں تھا

عشق ہے پیرا ربا لون کا
 دیکھ حال اپنے پایا لون کا
 غم سے جاری ہیں متصل آنسو
 کالی کالی وہ انگلیں یاد آئیں
 دل میں گہر ہو گیا ہی گلو کا
 قافلہ ہے شکستہ حالون کا
 لطف ہے موتیوں کے مالون کا
 غول دیکھا جہان غمرا لون کا

شکوہ میں ماجیک کز ایرسمان میں تھا
 کہ ہر ہینکا مقدر نے غجہ لا کر کہاں میں تھا
 پھر کجائے تھے سنکر لوگ ہ شیریں بانہیں
 کوئی دنیا میں ہے جیسا کہ بنام نشانہیں
 مری لوٹی قیوں نے برائی امتحان میں تھا
 بہا رانی ہی جن وزوق میں بننا نہیں
 کہی تاج سر پہ تل بوستان میں تھا
 فرشتوں کے ہی پر چلتے تھی اوچا چہا نہیں
 پیغم سے برگ شعلہ آتش فشانہیں تھا
 قسم تو دخت رز کی کہا تو ادھر پھر نہیں تھا
 کہ ان روزوں میں بار طبع دوستانہیں تھا

دل میں گہر ہو گیا ہی گلو کا
 قافلہ ہے شکستہ حالون کا
 لطف ہے موتیوں کے مالون کا
 غول دیکھا جہان غمرا لون کا
 دل میں گہر ہو گیا ہی گلو کا
 قافلہ ہے شکستہ حالون کا
 لطف ہے موتیوں کے مالون کا
 غول دیکھا جہان غمرا لون کا

فصل بیاری
 کاشانی کو دیکھو کہ چو
 بین قاضی کی عشق کی بیاریکا
 نالینا بیوی کی عشق کی بیاریکا
 کاشانی کو دیکھو کہ چو
 بین قاضی کی عشق کی بیاریکا
 نالینا بیوی کی عشق کی بیاریکا

ایک ہی دین سے نہ بگاڑا ہی ہو
 ہاتھ جڑ سے نہ تراوافت جان بیکار
 ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو
 ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو

ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو	ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ایک ہی دین سے نہ بگاڑا ہی ہو
 ہاتھ جڑ سے نہ تراوافت جان بیکار
 ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو
 ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو

دل مجروح کو اندامین ہر احوالی نہایت
 پہا نامہ ہر خیمہ پیو مریم زنگار یکا

دو گھڑی کے لئے روٹیکو جہاں نہ گیا آدمی کیا کسی طاہر کو زندہ چھوڑا پائی خالی جو کبھی پہلو سے ساتی میں گہر جان پھیل گیا جس نے دیا دل تھکبو خطا کھاتے ہی ذوق یار کا بے روپ ہوا ڈرمیہ ہی غیر کپڑے نہ کبوتر میرا خاک پیری میں کروں شہت خودی کو دیکھ کر کہتے ہیں وہ میری سیہ خانے کو	اوٹھتے اوٹھتے مری ساروہ کان چڑ گیا لیکے وہ ترک جہاں تیرو کمان بٹ گیا چوم کر میں قدم پیر مینان بٹ گیا مر کے اوٹھا وہ تیرے در پہ جہاں بٹ گیا چاہ میں غرق تھے جس کے وہ کٹوان بٹ گیا جانور سے نہیں معلوم کمان بٹ گیا دستے پامین نہ ہی تاب تو ان بٹ گیا درود یار میں آہو رخا دھون بٹ گیا
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ایک ہی دین سے نہ بگاڑا ہی ہو
 ہاتھ جڑ سے نہ تراوافت جان بیکار
 ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو
 ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو

ایک ہی دین سے نہ بگاڑا ہی ہو
 ہاتھ جڑ سے نہ تراوافت جان بیکار
 ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو
 ہر جہاں سے نہ بگاڑا ہی ہو

این باورین نظر آتی ہے کہ یہ سب کچھ ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ یہ صرف ایک صورت ہے جس میں
 ہرگز نہ ہو سکتا بلکہ یہ صرف ایک صورت ہے جس میں ہرگز نہ ہو سکتا بلکہ یہ صرف ایک صورت ہے جس میں
 ہرگز نہ ہو سکتا بلکہ یہ صرف ایک صورت ہے جس میں ہرگز نہ ہو سکتا بلکہ یہ صرف ایک صورت ہے جس میں
 ہرگز نہ ہو سکتا بلکہ یہ صرف ایک صورت ہے جس میں ہرگز نہ ہو سکتا بلکہ یہ صرف ایک صورت ہے جس میں

نیش کی مانند فرقت میں کلیہ کو لگی
 ننگی ای شک میری جا بگو پوچھو شلہ

قید ہستی سے کہیں ہو جو مفر کی صورت
 شام صلت ہی میں کچھ تھی نہ مفر کی صورت
 بعد مردن کوئی دیکھ تو نہ مفر کی صورت
 تیل پانی کی کنول جیسے جلا کرتے ہیں
 رات بھر فرقت ساقی میں یہ رویا نہیں
 سوت آج کہ کہیں دشت نور دیکھیں
 کی بڑی کوہ کنی عشق میں دس شیریں کی
 سچ ہے دنیا کی ہوس عقل بھی دیتی ہے
 نا توانی سے نہ اوٹھیکا کہی بار فراق
 چین دشمن نہ نعل کا مجھے دیکھا وصل
 باد شہ تو بھی ہے پر یونکا سلیمان طرح
 ناف اوس بحر لطافت کی جویا داتے ہیں
 تم جو آئے ہو تو اس وقت تمہیں میں انسو
 ہم سہری کیا تیری ابرو سے کرگامہ نو
 کیوں نہ اوس پردہ نشین کا ہوتا تھا تو
 پہ تو ہولے سے بھی ہانکواں گاہ کی صورت
 کان بچتے تھے یہ کم بخت گجر کی صورت
 بے مکین سچ ہے بگڑ جاتی ہے گجر کی صورت
 سوز فرقت سے یہ ہے دیدہ تر کی صورت
 ابر برسانہ مرے دیدہ تر کی صورت
 چین مقدسین ملیگا بھیں گجر کی صورت
 جتنے یہ میل ہوا شیر و شکر کی صورت
 نیارے خاک سمیٹا کے گجر کی صورت
 زاہرین ہم بھی تیرے مگر کی صورت
 لغزہ زن دل ہے امرغ مگر کی صورت
 گیسو اوڑتے ہیں جو بلیتے ہیں جنہ کی صورت
 رات دن رہتا جگر میں ہنور کی صورت
 آج بدلی ہی مرے دیدہ تر کی صورت
 تیرے ناخن سے ملیکے نہ مگر کی صورت
 سبکی آنکھوں میں سما یا ہے نظر کی صورت

یہ ہستی میں جو فرقت نہیں دم پختی
 آج کل فن طرہ ہے ہنور کی صورت
 ہرگز نہ ہو سکتا بلکہ یہ صرف ایک صورت ہے جس میں
 ہرگز نہ ہو سکتا بلکہ یہ صرف ایک صورت ہے جس میں
 ہرگز نہ ہو سکتا بلکہ یہ صرف ایک صورت ہے جس میں
 ہرگز نہ ہو سکتا بلکہ یہ صرف ایک صورت ہے جس میں

۶۴

چائے آرام کر گھنٹہ کوئے دست
 مائل خواب جل میں جاں نثار کوئے دست
 خلد سے قصہ جو آدم سے بچنے کا دست
 اوٹھ گیا دسے کایا اعتبار کوئے دست
 گئے پیچھے جو ہیں بیکار کوئے دست
 روح کو اپنی فقط تباہ ہو چکا کوئے دست
 بعد مردن لا لکھ دو غبار کوئے دست

ہرگز نہ ہو سکتا بلکہ یہ صرف ایک صورت ہے جس میں
 ہرگز نہ ہو سکتا بلکہ یہ صرف ایک صورت ہے جس میں
 ہرگز نہ ہو سکتا بلکہ یہ صرف ایک صورت ہے جس میں
 ہرگز نہ ہو سکتا بلکہ یہ صرف ایک صورت ہے جس میں

شاہ جامی نے غزل سے کہیں نہیں کیا ہے
 صبر کرنے پر ہی اس نے سب سے پہلے کیا ہے
 صبر کرنے پر ہی اس نے سب سے پہلے کیا ہے
 صبر کرنے پر ہی اس نے سب سے پہلے کیا ہے

خاک روانے پر ورتی ہی دل صبح ہے
 ایک ایک جودی ہے وہ جہا کہیں نہیں

گر زمین ملک و دولت سر پر بود و باش
 شک جارسے کہیں قرب جوار کوے دست

<p>راتن کیسے ہوئے ہیں جانے تھامست اک جہان تیری مکی الفت سے ہی ایست معجزہ ہے یا کوئی جادو تری آواز میں دل جلو نکوئے کے دینے میں اگر مرف کیا آپسے باہر نظر آتا ہے اک عالم مجھے باغین و شراب ناب ہو تو لطف ہے چشم میگونگی محبت نے میرے بنو گیا برترے خندوب کی ایجان جان عالی نہیں کشتہ تیغ نگاہ ناز ساقی گر نمون سچ تو یہ ہے فتنہ پرواز انگلہ کہتے ہیں اک چشم و ابرو کا تصور ایسے ملتا نہیں میرے مزیکا پہنم خم خانہ عالم میں ہے فرقت ساقی میں ہر آلودہ پتے میں ہے</p>	<p>لوٹتے پھرتے ہیں ڈاکو کی طرح بازارست جس گلی کہیں نہ کیو لوٹتے ہیں چارست وجود میں انسان ہیں ساکورو دیوارست پیو تک دینگے اک لیکر خانہ تھامست میں نے الفت سے تیرے کافرو و نیکارست ابر ہے طاؤس پھرتے ہیں در و دیوارست دو کٹور و نہیں سچو عاشق تیرے ایست شش حبت کہہ سنا تا ہے تجھے چارست آپ ہی اپنے گلے پر پیر لین لو ارست جسطرف ساقی نے دیکھا کہ مر و چارست سر یہ وہ موچیں کچھ ہوئے تلوارست خاک اور اسے پہیلوں کو چہ و بازارست زندگانی سے میں اپنے ہتھ بندھارست</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یہی باتیں ہیں جو میں نے پوچھی ہیں
 یہی باتیں ہیں جو میں نے پوچھی ہیں
 یہی باتیں ہیں جو میں نے پوچھی ہیں
 یہی باتیں ہیں جو میں نے پوچھی ہیں

دستاویز کاظم الدین جیلور ہوسکا
 خالی کہیں گئی نہ مرے نامہ میں کیو
 اوہم شکستہ خاندانہ باغی ہو گیا
 چکر سے کم نہ تھی بچاؤ اسکا پس کیو
 اندر سے دکھانی سچے منزل عدم
 سب سے پہلے دل کو لگا تھی سفر کی پوٹ
 بے موت آدمی سکائے دل جگر کی پوٹ
 تازہ واد سے دیکھا ہے دم تلک

دیکھا ہے دم تلک
 دیکھا ہے دم تلک
 دیکھا ہے دم تلک
 دیکھا ہے دم تلک

[illegible]

از تو پیکار می کنم و از تو فدا می شوم
 از تو پیکار می کنم و از تو فدا می شوم
 از تو پیکار می کنم و از تو فدا می شوم
 از تو پیکار می کنم و از تو فدا می شوم

هم خرم چون می پندت سے کرم فرما
 پوریا چور کے اپنا نہیں جاتے یہ فقیر
 دم او کھتا ہے الکی کین جلد آئے ہمار

کرن چونک جو وہ شک بقولش
 دین خرم کین خاڑا احسان باد

جان کی ندو پیہ جسد کے گلزار بند
 اس بلا سے دل خدا ہے گرجائے تو بھی
 بام پر جسد سے وہ یوسف نظر آنے لگا
 قید کر کہتے ہیں افسو نگہ پر بیکوہی ہو
 کٹر کھان چو پی گئی کی دیتیا سو
 سکد داغ خون کسے میں رکتا ہوتا
 ہساگ کر زندان غم سے آدمی جا کمان
 ظلم کر تکی سزا دیتا ہے خالق بعد مرگ
 کشتو کی سرکشی سچ ہی کبھی خالی نہیں
 ہر کس ناکلج صحبت میں گذر سونے لگا
 بستر غم پر پڑا رہتا ہوں مرد کی طرح
 خط ماف چو نہ میں جان ہیان لے لکھو

پہوڑ ڈال کر جہاں دیکھا و رخسار بند
 بطرح پیچھے پڑا ہے اک بت زنا بند
 رہتا ہے اوس فرسے دو دو پہر بار بند
 جسطرح شیشے میں سچے گلزار بند
 مری جائیں بہر اگر مہون فرن دیوانہ
 رہتے ہیں جسد و جی میں رہم و دیار بند
 دن میں گر سو با چوٹا تو ہو سو مار بند
 مثل زندانی کھد میں ہیں غریب بار بند
 اہل دخم بعد مر تیکے بھی ہیں تیار بند
 بخت اور و تیکے کیلے میرا ہوا دربار بند
 ضعف سے رہے ہے چشم عاشق تیار بند
 غم نہیں اسکا اگر رہیوں کے اخبار بند

از تو پیکار می کنم و از تو فدا می شوم
 از تو پیکار می کنم و از تو فدا می شوم
 از تو پیکار می کنم و از تو فدا می شوم
 از تو پیکار می کنم و از تو فدا می شوم

کوئی بادشاہ من سکا در کا گدا ہوں
 ای کسک فقیر کی اسے صدرا ہوں
 اس سے زیادہ کوئی کسا اور کیا ہوں
 کسک سے زیادہ کوئی کسا اور کیا ہوں
 کسک سے زیادہ کوئی کسا اور کیا ہوں
 کسک سے زیادہ کوئی کسا اور کیا ہوں

از تو پیکار می کنم و از تو فدا می شوم
 از تو پیکار می کنم و از تو فدا می شوم
 از تو پیکار می کنم و از تو فدا می شوم
 از تو پیکار می کنم و از تو فدا می شوم

جهان الفت کا آئینہ نام آری عشق کا آئینہ نام
 دینا سنا آئینہ سکرانی تیر
 جہان کی جہت افزا آئینہ
 ملاکت و دنیا میں آئینہ
 آئینہ نام آری عشق کا آئینہ نام
 دینا سنا آئینہ سکرانی تیر
 جہان کی جہت افزا آئینہ
 ملاکت و دنیا میں آئینہ

کتاب فی الحقیقۃ فی الطب
 و ما فیہ من فوائد و حقائق
 و ما فیہ من فوائد و حقائق
 و ما فیہ من فوائد و حقائق

بن جکی الفت سانی بن جان
 کت مکتب سیکرین منع کی دکان
 ایضا
 مرید جو خاک نشین آستان
 دیوان او جالتے ہیں آستان
 ایضا
 کیونکہ میں کو فخر نہ آستان

۵۳

یہ ایک جسم افشا ہے معنی دکان پر
 بیان تو باری خدین معنی دکان پر
 چکر ہو سکا علاج نہ در دکان پر
 گداری منہ چپا سکا مس دکان پر
 ہم ملی گسالتی معنی دکان پر
 ہر خاک زنی کا دکان پر
 ہر خاک زنی کا دکان پر
 ہر خاک زنی کا دکان پر

<p>اگر آگ سے چرخ سے و لفظ کہ منبر پر گمان تابوت کا ہوتا ہے جکڑ اپنے لہر پر ایدہ من سے آیا کہ پنچا ماتہ خنجر پر گمان کا غنجد جلی کامیرے خون کے خضر پر ہمارے خون کے دیے رہے قال کے خنجر پر گرنے بجلی فلک سے یا خدا و اعطاء کے منبر پر دیا ہے فاتحہ اون کی پہلے ہی کو ساعہ پر گمان ہوتا ہے جسم را کا ہوتا ہے ستر پر گمان انفعی کا ہوتا ہے مجھے ہوتا ہے ستر پر رمار و مال برسوں میں ہمارا دیدہ تری پر</p>	<p>بڑا کتا ہے آگ تیرے پینے والوں کو او داسی شب فرقت کی ہو لگی جھٹکے لکڑی قتل پر میرے فقط باند ہی قال نے لکھا قسرت کا یہ ہے جکڑ جو ہا سے لکڑی لہو ہم بیگنا ہوں کا یہ لایا رنگ آخر کو کہی جو لٹوں بھی صف ساقے کو شہر نیو نہ ہو لافصل گلین میں کہی یارین رفت کو غم و رنج فراق یار سے یہ کہل گیا ہونین ترے بیمار کو کیا کیا شب فرقت فراتی غم فرقت میں دے سے فرقت کب ملے ہو</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>مقدورین و لکھا ہے مدہ و لکھا ہے گرا پڑا ہے اندھوں کی طرح اسی شکستہ زیر</p>	
<p>منصور کیا او لکھا گرا ہونین پر کیا اوس پڑ گئے چپے روزگار پر وحشی سپر لیتے ہیں اگر قرار پر سہرے پر ہمارے سبے ہمارے قرار پر کیا کیا گد رگی نہ ترے خاکسار پر</p>	<p>دل گیا ہی لف سے خراگان پر اوسکے مقابلے میں جو بکلا نہ لک گل دیوانہ جانکر مجھے زلفوں کا بھر گل دجی و فصل گلین گلونکے جو جبرین گرو طال دل پر نہ لایا کہی ذرا</p>

کتاب فی الحقیقۃ فی الطب
 و ما فیہ من فوائد و حقائق
 و ما فیہ من فوائد و حقائق
 و ما فیہ من فوائد و حقائق

قیامت کا ہے اس قدر خوفناک
 کہ ہر انسان کو اپنے آپ پر
 ہر لمحہ ہراس ہوتا ہے کہ
 کبھی نہ کبھی اس کی موت
 نہ ہو بلکہ اس کی زندگی
 بے اختیار اس کے ہاتھ
 سے نکل جائے۔

سندھ کا کمان دھوکا سیکو ابر کا
 بہت کچھ کسل کسل کر شاہان باغ ہستہ ہن
 حسینیوں کی ہوشی نگاہیں یاد آتی ہیں
 عدو بھی سیکسی ہیں بعد مردن کام نہیں
 ترپنے کا مزا کچھ ختم کمانے میں نہیں ملتا
 بلا سر جو سے گہرا نہ اتنا اول مضطر
 کبھی خشت میں نہ بیان کیا جو اسکی زلف کا
 نہ سائیں رات بھر و سکوت و نوتو نکے چکے سے
 یہ پہلی روشنی تیرہ تیرہ بتو نکے فراروں کی
 نجائی کی خواست ہم گرفتاروں کی قسمت کی
 دھر فصل بہار آئی اور دھرم کالی گمشاد
 مری ایذا پسند سیسے وہ ظالم دنگ ہوتا
 بلا وہ ذالیقہ جلتے سے دلو کو سکی قوت میں
 کیا ہے پھیل ایسا غم دوری سانی نے
 ہراری وح شوق دیدیہ چین تیری ہے
 کفن کیا نور کا پایا ہے تیرے عور سے مر
 کسی مشوق نے جس صفا ایسا کمان

گرے طوفان جو کہ ہیں ہر چشم گریان پر
 گرگی برق لکھن خندہ گل سے گلستان بہ
 کسین انکسہ پرتابی گراہن چشم عریان
 چرخ اگر دلاے غول ہے گو غریبان پر
 مری نیت لگی رہی ہی قاتل کے نکلان
 محبت میں ہاروں آفتیں آتی ہیں انسان
 ہوا ہو کا مجھے افغی کا ہزار گریبان
 ہیکل چاندنی چٹکی درو دیوار دیوار
 گمان ہے کہ شب تاب کا سبکو چراغان پر
 ہوا ہے آشیانہ چند کا دیوار زندان بہ
 مزلے ہر موزنا چین آج دیوار گلستان
 ننگ چہرہ کا ہیروں لیکے بین داغ ہوا
 کبھی کافور کا یہاں مان رکھا داغ سوز
 پڑے تھے ہیں دن بھر نہ لپٹے نکلے
 کسین تو قدم رنجہ کرو گو غریبان پر
 پڑی ہی چادر جھٹا پنے جسم عریان
 گمان ہوتا ہے آہنی کا اس کے جسم عریان

سندھ کا کمان دھوکا سیکو ابر کا
 بہت کچھ کسل کسل کر شاہان باغ ہستہ ہن
 حسینیوں کی ہوشی نگاہیں یاد آتی ہیں
 عدو بھی سیکسی ہیں بعد مردن کام نہیں
 ترپنے کا مزا کچھ ختم کمانے میں نہیں ملتا
 بلا سر جو سے گہرا نہ اتنا اول مضطر
 کبھی خشت میں نہ بیان کیا جو اسکی زلف کا
 نہ سائیں رات بھر و سکوت و نوتو نکے چکے سے
 یہ پہلی روشنی تیرہ تیرہ بتو نکے فراروں کی
 نجائی کی خواست ہم گرفتاروں کی قسمت کی
 دھر فصل بہار آئی اور دھرم کالی گمشاد
 مری ایذا پسند سیسے وہ ظالم دنگ ہوتا
 بلا وہ ذالیقہ جلتے سے دلو کو سکی قوت میں
 کیا ہے پھیل ایسا غم دوری سانی نے
 ہراری وح شوق دیدیہ چین تیری ہے
 کفن کیا نور کا پایا ہے تیرے عور سے مر
 کسی مشوق نے جس صفا ایسا کمان

سندھ کا کمان دھوکا سیکو ابر کا
 بہت کچھ کسل کسل کر شاہان باغ ہستہ ہن
 حسینیوں کی ہوشی نگاہیں یاد آتی ہیں
 عدو بھی سیکسی ہیں بعد مردن کام نہیں
 ترپنے کا مزا کچھ ختم کمانے میں نہیں ملتا
 بلا سر جو سے گہرا نہ اتنا اول مضطر
 کبھی خشت میں نہ بیان کیا جو اسکی زلف کا
 نہ سائیں رات بھر و سکوت و نوتو نکے چکے سے
 یہ پہلی روشنی تیرہ تیرہ بتو نکے فراروں کی
 نجائی کی خواست ہم گرفتاروں کی قسمت کی
 دھر فصل بہار آئی اور دھرم کالی گمشاد
 مری ایذا پسند سیسے وہ ظالم دنگ ہوتا
 بلا وہ ذالیقہ جلتے سے دلو کو سکی قوت میں
 کیا ہے پھیل ایسا غم دوری سانی نے
 ہراری وح شوق دیدیہ چین تیری ہے
 کفن کیا نور کا پایا ہے تیرے عور سے مر
 کسی مشوق نے جس صفا ایسا کمان

سندھ کا کمان دھوکا سیکو ابر کا
 بہت کچھ کسل کسل کر شاہان باغ ہستہ ہن
 حسینیوں کی ہوشی نگاہیں یاد آتی ہیں
 عدو بھی سیکسی ہیں بعد مردن کام نہیں
 ترپنے کا مزا کچھ ختم کمانے میں نہیں ملتا
 بلا سر جو سے گہرا نہ اتنا اول مضطر
 کبھی خشت میں نہ بیان کیا جو اسکی زلف کا
 نہ سائیں رات بھر و سکوت و نوتو نکے چکے سے
 یہ پہلی روشنی تیرہ تیرہ بتو نکے فراروں کی
 نجائی کی خواست ہم گرفتاروں کی قسمت کی
 دھر فصل بہار آئی اور دھرم کالی گمشاد
 مری ایذا پسند سیسے وہ ظالم دنگ ہوتا
 بلا وہ ذالیقہ جلتے سے دلو کو سکی قوت میں
 کیا ہے پھیل ایسا غم دوری سانی نے
 ہراری وح شوق دیدیہ چین تیری ہے
 کفن کیا نور کا پایا ہے تیرے عور سے مر
 کسی مشوق نے جس صفا ایسا کمان

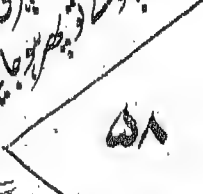
شتری دل ہی میں چھین چھین پر
 نام اوس ہی کی خاطر میں
 گھر بیٹھے دیکھتا ہوں تاکہ اگر کون
 شمع کی طرح میں جس دھال پر
 سوس سوس میں نہیں دھو دھو پر
 مٹی کی دیوار اوس کے لیے بناؤں
 ۵۶
 چھین چھین میں ہی میں
 صدمہ دیا مکان میں
 مابین کے تہا سے عاشق
 جنت میں جا کے دیکھو والدین کا
 شہلے جاکے میں سے جنت میں
 کیا جھکاں کی آفت ہو جنت میں
 ہر دم میں دیکھو میں
 مال ہوا ہوں جنت میں
 ہی نگاہ میں اپنی سوا میں
 جنت میں

کیندن آنستو تواتر دیکر دینیه درین
صدا یکدیگر می شنیدند و چون
جبر و دیکر کلام دوم با دیکر
تفاتیخ اولی که از آن بهر
کوبیده و دیکر

فصل گلشن دینا ہم پر کینہ نشان خسار
 مین گزین شصت کیل بنیاد زان
 جان ایمان فریضہ بنایا ہوئی کی دین
 پانی لودنم کی جو ویشی گلان دل
 پھنسا دوزخاں کس سدا دوزخاں
 ایمان لاینا کس سدا دوزخاں
 پانی لودنم کی جو ویشی گلان دل
 پھنسا دوزخاں کس سدا دوزخاں

کیا غم کے مری کامی لبلی شمال نے
 کسے کسے میں گزین کی ہو ہے بعد مری
 تماشا قتل گمہ میں یکینہ ہر روز آتا ہے
 کسی گل پیرن کا جو گرفتار محبت ہوں
 لمحہ میں سورینگیا یوں پلا کر لیں مری
 ہمارے قتل پر سفاکے بیڑا اوٹھایا ہے
 شنب غم میں جو وہ کمر طاقت یاوتا ہے
 اوجھیں خط غلامی آپا بل مہر لکھ دیتے
 ہوائے کیا نقاب اینپر رخ روشن سے دلبر نے
 ستارہ ساجکتا ہے مہر کمال کے پہلو میں
 بنی غم کے دم پر جب سیدہ ماتہ پھیلا یا

فصل گلشن دینا ہم پر کینہ نشان خسار
 مین گزین شصت کیل بنیاد زان
 جان ایمان فریضہ بنایا ہوئی کی دین
 پانی لودنم کی جو ویشی گلان دل
 پھنسا دوزخاں کس سدا دوزخاں
 ایمان لاینا کس سدا دوزخاں
 پانی لودنم کی جو ویشی گلان دل
 پھنسا دوزخاں کس سدا دوزخاں



حسنیوں کے محبت میں سہم چھوڑتا ہوں
 کرے کیا آدمی امی شک جب قابو نہ دیر

ناچتے پھرتے ہیں طاؤس چین دیوار پر
 بارہ رکھی ہے اوستادنی تلوار پر
 دوڑ جانیکی جس سے خانہ خسار پر
 بیل انگور وکی دھڑے بانکی دیوار پر

فصل گل اتے ہی جو چنگیا کلزار پر
 برق کا عالم ہے تیج ابرو سے حقدار پر
 فصل گل ہی مہر قاضی کے شیا طین جمع ہیں
 قسمت نذران میکش سے ترقی دی خدا

اجاسے پونے کے خلیار ویکو لوکیا خضر
 رات اوس ترق کا ہی مہر بار بار
 دست آغوش جا بان لیکے جو بعد پر
 روز تو پاسے فشاں قہر جسم راز پر
 روز تو پاسے فشاں قہر جسم راز پر
 روز تو پاسے فشاں قہر جسم راز پر

کوسا یوسف لقا عالم سے ہزار پر
 کوسا یوسف لقا عالم سے ہزار پر
 کوسا یوسف لقا عالم سے ہزار پر
 کوسا یوسف لقا عالم سے ہزار پر

کبھی بھولے سے بھی دیتا نہ دل گر کھینچ کر
 ہماری زندگی ہے یار یا وسبرہ خط
 مجھے لوٹا بلا کر کھینچ کر
 حسیں کو کمان خونریز سے عاشق کو لکھ
 نگاہ ناز سے عاشق زہر و فحش ہو بہن
 جہاں صاف باطن آدمی اتنا کہاں ہوگا
 روانہ قافلہ یار و نکاح جہاں عدیم کا
 کبھی لو چہاں نہ سوئے جو کبھی گزرتی ہے
 یوں ہی شک رہ جائیگی ہم کو گزرتی ہے

کھل جائیگی اسکی زلف جھکواڑو ہا ہو کر
 وکھا یا فائدہ زہر ملائیں دو اس کو
 گیا تھا دولت دل لیکے میں آیا گدا ہو کر
 جہاں نین ظلم کھیلایا ہی تم سے ابتدا ہو کر
 بنے خونریز آنکھ تیری سر سے سنا ہو کر
 جو سچ پوچھو تو انیسہ سائے دل صفا ہو کر
 رہ گیا سنا تھو یہ ناکہ مرا بانگ در اس کو

کبھی لو چہاں نہ سوئے جو کبھی گزرتی ہے
 یوں ہی شک رہ جائیگی ہم کو گزرتی ہے

تم جہاں ہو وہیں چمک چمک چمک لاؤ اور کر
 کشش عشق جو تائیر و کسائے اپنی
 لینگے بوسے لیشیرین کے جو قسمت ہے رسا
 تیغ لہرو کا اشارہ ہی مجھے کافی تھا
 پر لگا دی کشش شوق شہادت اس دم
 اک پری قید تھی گویا کہ بھارا آتی ہے
 تن کا ہندہ کا عاشق کے گمان ہو جا
 کشش شوق تو دیکھو کوی پوچھو کوی

مثل بوسے گل تر جاتا ہوں گھر گھر ہو کر
 ابھی آئے وہ پری سات سمندر اور کر
 آنگے خود دین مورین شکر اور کر
 جا پڑا یونہی قائل کے مرا سر اور کر
 باز کی طرح گسے حلق پونجی اور کر
 خم سے باہر نکل آئی مے احمر اور کر
 اکیا کوئی جو تمکا سر بہتر اور کر
 دست ساقی سے چلے شیشہ سنا اور کر

کبھی بھولے سے بھی دیتا نہ دل گر کھینچ کر
 ہماری زندگی ہے یار یا وسبرہ خط
 مجھے لوٹا بلا کر کھینچ کر
 حسیں کو کمان خونریز سے عاشق کو لکھ
 نگاہ ناز سے عاشق زہر و فحش ہو بہن
 جہاں صاف باطن آدمی اتنا کہاں ہوگا
 روانہ قافلہ یار و نکاح جہاں عدیم کا
 کبھی لو چہاں نہ سوئے جو کبھی گزرتی ہے
 یوں ہی شک رہ جائیگی ہم کو گزرتی ہے

کبھی بھولے سے بھی دیتا نہ دل گر کھینچ کر
 ہماری زندگی ہے یار یا وسبرہ خط
 مجھے لوٹا بلا کر کھینچ کر
 حسیں کو کمان خونریز سے عاشق کو لکھ
 نگاہ ناز سے عاشق زہر و فحش ہو بہن
 جہاں صاف باطن آدمی اتنا کہاں ہوگا
 روانہ قافلہ یار و نکاح جہاں عدیم کا
 کبھی لو چہاں نہ سوئے جو کبھی گزرتی ہے
 یوں ہی شک رہ جائیگی ہم کو گزرتی ہے

دل پشیمان ہوں کہ خرابی است ای بی باطل غافل
 کعبہ دل کو خرابی است ای بی باطل غافل
 گریہ دل کو خرابی است ای بی باطل غافل
 گریہ دل کو خرابی است ای بی باطل غافل

تپلیو نکا دکھتا ہے جبہ دل کا مرقص	یابل شیم حسینیان نرم عالم میں با
سوسم عشرت ہے منجھ اور عین لیا جام قفس	نعرش مستانہ ایدل دستا قی یحییٰ
حال بتیا بانہ کو سجھا ہے گل فام قفس	قطع امید تر جسم ہی دلا ہے آجکل
روح کو مردونہ کر دیتا ہی بے آرام قفس	دل پہ ہے جاہن نیرنگی تری ٹھوکر کس سج

اشک سچ ہی مسرتش ہے فرق اس میں
 ساتھ ہر ٹھوکر کے کرتا ہے ہمارا مرقص

ہاتھ دھو بیٹھ ہی شکر سے غرض	در سے مطلب ہے ہنگو یار کے گھر سے غرض
ابنہ ششہ سے مجھے مطلب سناو سے غرض	تارک عشرت ہوں بھر ساتے مینوش میں
تنگ ہی ہر کیا اپنی دیدہ تر سے غرض	روز و رات گر گرا دیتے ہیں اپنی سیل شک
گر خدای مہربان نکلتے گے تیر سے غرض	ور پر دست پہرے ہیں صل کی امید میں
اب گھر سے کام ہی ہنگو نہ بستر سے غرض	چو کر اسباب قتہ رہے بیٹھ میں تر سے
او گیا دو چار ہی رگڑو نہیں خیر سے غرض	تہا کا لکھنے میں شک پھیلے کہ نازک ہے ترک

حال دنیا کا بھی ہے شکش کہ قبول
 زہر ملتا ہے او جسے جو شکر سے غرض

راستہ ہی سے اور الٹے ہیں سب پار خط	یار تک جا نہیں جیتے مرا غیار خط
دُری نہ ہو کر نہ ہو جا کھین بکا خط	چشم ترکا حال لکھ کر دلیں پختا ہے ہم
دیکھ لیتے ہیں تمھارا طالب دیدار خط	دل تڑپتا ہے جو دور سے تسلی کے لے

دل پشیمان ہوں کہ خرابی است ای بی باطل غافل
 کعبہ دل کو خرابی است ای بی باطل غافل
 گریہ دل کو خرابی است ای بی باطل غافل
 گریہ دل کو خرابی است ای بی باطل غافل

دوست دین کا بیٹھ دے غافل غافل
 دل پشیمان ہوں کہ خرابی است ای بی باطل غافل
 کعبہ دل کو خرابی است ای بی باطل غافل
 گریہ دل کو خرابی است ای بی باطل غافل

۶۶
 سر جھکے ہو گویا کہ درویش بی بی
 سر جھکے ہو گویا کہ درویش بی بی
 سر جھکے ہو گویا کہ درویش بی بی
 سر جھکے ہو گویا کہ درویش بی بی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

۶۷

چاکے اور دن چکومتے جانیں واعط
 جناحی پاسے کھیلو فال و کھالیں واعط
 زندین ہم ہمیں غصے میں لائیں واعط
 لاکھ کچھ اپنی عداوت سے متائیں واعط
 پھر قیامت ہی کا غل شو چٹائیں واعط
 خیرا چاہے ستارے ہیں ستائیں واعط
 دل چاہیں بہر تانہ ستائیں واعط
 حکم ہو خلد کے در تک بھی نہ آئیں واعط
 نئے قصے ہوں تو ہاں لاکھ سنائیں واعط
 قبر پر پھول نہ کیوں لاکھ چڑھائیں واعط
 اس قدر جھوٹ تو دل سے نہ بنائیں واعط
 لاکھ قرآن حرے آگے اٹھائیں واعط

ہے قسم پیرخان کی نہ انھیں مانے گی
ہے مثل جیوٹ ہی بولے تو کسا نکا صرف
سننے میں بیٹھیکے مسجورین اکتے ہیں
میکدے کی گئیں حرمت ہی ہلا متی ہے
سننے والے کھینٹا تھکے اگر آجائیں
کے کشفِ فضل بھائیوں سچا لینگے ہم
آہ سوزان سے حذر چاہیے ہم رند کی
میکشوشیج ہے ہر لطف ہو کر محشر کو
بہم کہی اگلی کہانی خچین سننے والے
ہوں شہید اک ضم حور کا مین بھی
خدا کہتے ہیں کہ حور کاں رہتی ہی
انکی باتوں کا کہی مجھ کو باور آئے

<p>شکسک سچ تو یہی کہ جو کچا پان بنایا خسرو دیکھے کیا بات بنائیں واعظ</p>	<p>پانی پانی شرم سے کیونکر خفا کیو شمع سائے جلے نین پر و انداز پر اٹھیں</p>
<p>سائے ترے رخ روشنکی ہے بادشع تاج زمین سر پہ رکھ دو گے مغرور شع</p>	<p>دلی بیگم کے جلا کر سو گئی مشور شع عاشقوں کے دم سے ہی سب گم بازار حسی</p>

دکتر حسین خلیفہ ساہی غرض اہل حق
 کو باطن پر چھوڑ دینا چاہیے
 جس کا بارگاہ میں انسان کی نظر آئے
 سب سے اوس سے ایشیا ایشیا ایشیا
 ایک ہی روشنی کے روشن ہو جائیں
 دن ایسا ہے فرشتے ہی

بہاؤ الدین کا نام مغل بادشاہ نے جبرائیل
کا نام دروغ و غیبت کے عالم میں جبرائیل
کا نام ہم سب کے سامنے جبرائیل کا نام
کا نام جبرائیل کا نام جبرائیل کا نام

عالمین اسکا کھو اپنے سرور میں
اشیاء پر جرم عشق میں کدے لگائے زلف
ایکایک نے محنت و ادھائے برائے زلف
پسچہ دل خیز سے کوئی باجہ لے زلف

مقدس آرمی ہی صلیبائے مائے زلف
آتما ہی دل کی کھانڈو تبتلے سے زلف
منیچا ہے خود بخود طرف کو چہ مائے زلف
ہر چرچ کل ہوئی مگر دل کو ہولے زلف
رفت طلب فرج طبیعت بلا پسند
کہ خدین خدین مگر دل کو سوچیا خدین
میں کچھ سوچیا خدین مگر دل کو سوچیا خدین

[illegible]

در بار سے پوچھتا ہے وہ سنکر مرد دل
 صد شب فراغ کب تک اوٹا ہے
 منہ سے اگر میں آؤں ہی کروں تو گناہ گل
 اندھیرے زمانے میں بیدل سننے لگاؤں

کچھ کون کڑوا تھا ابھی ہائے مانے لطف
 دل پھیر دیجی مرا تیرے لطف
 جتنا ستایا جاوے مرا دل ستائے لطف
 کس سے بیان جا کے کرین ماجرے لطف

کیسے کہ عشق میں ہو کیسے خراب ہم
 اسی شک کیلئے ابھی کیا کیا دیکھائے لطف

چہ نہ ہی ہی ایک بھیجی سے مرد لطف
 خود بخود کنجے لگا میں چاہے بابل لطف
 میں چھوڑا کرتا تھا بھاگا کوئے قاتل لطف
 کوئی گھر ملجائے مجھ کو کوئی قاتل لطف

کی جو رغبت کی نظر شرکان قاتل لطف
 آگیا جب دل کسی نہرہ شمال لطف
 روز محشر جب فرشتے لیجا سو خان
 یا خدا خود قصور ظلم کی خواہش نہیں

فرح کو دور لگا خود جلا دہل لطف
 قافلہ شل ہوا جاتا ہے منزل لطف
 اشرفی کیا اہل زہن چھینکے سائل لطف
 دیکھتے ہیں قص میں جہاں محفل لطف
 ضعیفوں نے کیا رخ سے محفل لطف
 دل اگر آیا کسی لیلیٰ شمال لطف
 دُر کے مارے منہ نہیں کرتے سدا لطف

دیکھ ملوں پھر اک لفر تھم جاؤ اور جازار
 ساتھ دے راہ عدم میں کس طرح پھناتوں
 گر پے کوڑی تو دانتوں سے ڈھانچے ہیں
 لوگ ہوتے ہیں بہت تیز نگاہ ناز کے
 یا غمیں جتن پنا یا تلکواں شیک چمن
 ہو گا مجنون کی طرح آفاق میں شہر مار
 افعی کیسے کا دیوانوں پچھ چاہا ہے

در بار سے پوچھتا ہے وہ سنکر مرد دل
 صد شب فراغ کب تک اوٹا ہے
 منہ سے اگر میں آؤں ہی کروں تو گناہ گل
 اندھیرے زمانے میں بیدل سننے لگاؤں
 کچھ کون کڑوا تھا ابھی ہائے مانے لطف
 دل پھیر دیجی مرا تیرے لطف
 جتنا ستایا جاوے مرا دل ستائے لطف
 کس سے بیان جا کے کرین ماجرے لطف
 کیسے کہ عشق میں ہو کیسے خراب ہم
 اسی شک کیلئے ابھی کیا کیا دیکھائے لطف

کی جو رغبت کی نظر شرکان قاتل لطف
 آگیا جب دل کسی نہرہ شمال لطف
 روز محشر جب فرشتے لیجا سو خان
 یا خدا خود قصور ظلم کی خواہش نہیں
 فرح کو دور لگا خود جلا دہل لطف
 قافلہ شل ہوا جاتا ہے منزل لطف
 اشرفی کیا اہل زہن چھینکے سائل لطف
 دیکھتے ہیں قص میں جہاں محفل لطف
 ضعیفوں نے کیا رخ سے محفل لطف
 دل اگر آیا کسی لیلیٰ شمال لطف
 دُر کے مارے منہ نہیں کرتے سدا لطف
 کیسے کہ عشق میں ہو کیسے خراب ہم
 اسی شک کیلئے ابھی کیا کیا دیکھائے لطف

چہ جی ہو توں پوچھا بعد مردن دیکھنا
 یا اکی جلد دنیا سے اوٹا لے تو مجھے
 چہ روں اوس طرف پس کو چہ جی ممکن نہیں
 گر گفت تو نہ اپنی دے جانگے کہی
 پھر نظر آتے ہیں کچھ بگڑے ہوئے تیور مجھے
 مفلسی میں آکے جو توں بھی خبر لیتے نہیں
 چہیں سے محلوں میں سوے اب مے پر دیکھنا
 پائیں جاسکتے نہیں اللہ ہی کیا رب حسن
 عمر بھران شعلہ دیوئے نہیں ہر احوال
 موسم گل میں ہوا جسا جو زندا دہ نوش
 وہ گم ہٹا جاتا ہے کچھان دیوانگان عشق کا
 خاکسار کیے بدولت مر کے پایا ہے عروج
 حال حقہ ہمارے آجکل بیدا رہیں

کیا خازنہ دہوم سے میرا بیچا ہے ہر لوگ
 اتنو نالو سے مری ایذا بہت پائے ہر لوگ
 اپنی اپنی ہیکہ بنیادہ گاتے ہیں لوگ
 کیا چھ میت کو مری مل کے نکلتے ہر لوگ
 پھر مری جانب ششاید لگو ہو کاتے ہر لوگ
 پائیں دولت ہو تو کیسے دست بجاتے ہر لوگ
 قبر میں سجا ہو کیا پاؤں بھیلانے ہیں لوگ
 دور ہی سے دیکھ کر اوس کو مارتے ہر لوگ
 آتش فرت سے جل ہی مل کے مر جاتے ہر لوگ
 کمر دیواروں سے مچانیکے لگاتے ہیں لوگ
 اونکو منت کی دمان بچھہ پٹاتے ہیں لوگ
 دیکھ لو تا بوت کا نہ ہی پوچھاتے ہر لوگ
 فیکو ہوتے ہیں جب ہر جہاں ہر لوگ

چہ جی ہو توں پوچھا بعد مردن دیکھنا
 یا اکی جلد دنیا سے اوٹا لے تو مجھے
 چہ روں اوس طرف پس کو چہ جی ممکن نہیں
 گر گفت تو نہ اپنی دے جانگے کہی
 پھر نظر آتے ہیں کچھ بگڑے ہوئے تیور مجھے
 مفلسی میں آکے جو توں بھی خبر لیتے نہیں
 چہیں سے محلوں میں سوے اب مے پر دیکھنا
 پائیں جاسکتے نہیں اللہ ہی کیا رب حسن
 عمر بھران شعلہ دیوئے نہیں ہر احوال
 موسم گل میں ہوا جسا جو زندا دہ نوش
 وہ گم ہٹا جاتا ہے کچھان دیوانگان عشق کا
 خاکسار کیے بدولت مر کے پایا ہے عروج
 حال حقہ ہمارے آجکل بیدا رہیں

کیا خازنہ دہوم سے میرا بیچا ہے ہر لوگ
 اتنو نالو سے مری ایذا بہت پائے ہر لوگ
 اپنی اپنی ہیکہ بنیادہ گاتے ہیں لوگ
 کیا چھ میت کو مری مل کے نکلتے ہر لوگ
 پھر مری جانب ششاید لگو ہو کاتے ہر لوگ
 پائیں دولت ہو تو کیسے دست بجاتے ہر لوگ
 قبر میں سجا ہو کیا پاؤں بھیلانے ہیں لوگ
 دور ہی سے دیکھ کر اوس کو مارتے ہر لوگ
 آتش فرت سے جل ہی مل کے مر جاتے ہر لوگ
 کمر دیواروں سے مچانیکے لگاتے ہیں لوگ
 اونکو منت کی دمان بچھہ پٹاتے ہیں لوگ
 دیکھ لو تا بوت کا نہ ہی پوچھاتے ہر لوگ
 فیکو ہوتے ہیں جب ہر جہاں ہر لوگ

ای کاش جو فراق سے جو فراق سے
 انسان کیلے ایک چاہ میں ملنا حال سے
 اوسا دق سا گرو دی کوں کاروان دل سے
 اوسا دق سا گرو دی کوں کاروان دل سے
 الفت ہی کو ایک طرف از انسان دل
 پس بھی کو ایک طرف از انسان دل
 کیا جاسکتا ہے سزا از انسان دل
 ثابت ہوا ایں دل سزا از انسان دل

ہیگنا ہی کا خیال آیا بچھہ شک نہیں
 سرمہ اکو کے ناحق دلیں پٹاتے ہر لوگ

دیکھتے ہی عاشق بسمل کا حال
 ہجر کی لذت سے واقف ہی نہیں
 اور ہی کچھ ہوگی قاتل کا حال
 آپ کیا جانیں کسیکے دل کا حال

ای کاش جو فراق سے جو فراق سے
 انسان کیلے ایک چاہ میں ملنا حال سے
 اوسا دق سا گرو دی کوں کاروان دل سے
 اوسا دق سا گرو دی کوں کاروان دل سے
 الفت ہی کو ایک طرف از انسان دل
 پس بھی کو ایک طرف از انسان دل
 کیا جاسکتا ہے سزا از انسان دل
 ثابت ہوا ایں دل سزا از انسان دل

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ایک ملک متقل میں زندان تمام
 بولتے ہیں کہی صوٹ شکوہ گورستان تمام
 تر تیر میرے لہو سے کر لیا دمان تمام
 دیکھ لو دشمن بان کہ منہ میں ہیں زندان تمام
 رفتہ رفتہ آپ ہی گر جائیں گے زندان تمام
 صفحہ عالم پہ لکھا ہی مر دیوان تمام
 بدیان کہانیکو بیٹھے ہیں سگطان تمام
 دیکھے ہوتی ہی کچھ گردش واران تمام

ایک ملک متقل میں زندان تمام
 بولتے ہیں کہی صوٹ شکوہ گورستان تمام
 تر تیر میرے لہو سے کر لیا دمان تمام
 دیکھ لو دشمن بان کہ منہ میں ہیں زندان تمام
 رفتہ رفتہ آپ ہی گر جائیں گے زندان تمام
 صفحہ عالم پہ لکھا ہی مر دیوان تمام
 بدیان کہانیکو بیٹھے ہیں سگطان تمام
 دیکھے ہوتی ہی کچھ گردش واران تمام

سڑک کر کے دیوان کان عشق شب
 جا بجا کھتے جاوےں شک سیکھا ہیں فن
 اتنا بوا ترک ستم بجا و تج کو کل ٹپڑی
 کیوں نہ غیر و نہیں فرے سے ہوا بستر پی
 دفع دشمن کے لئے لازم ہے نرمی ہی بان
 خستہ تک وینکے سب پرہ کے نمکے و تار
 کیوں ہما آیا ہماری لاشیں بجا زنا
 آسمان سفلی پرور ایک ہی عالم پہ ہے

زندگی ہر عشق کے قصے رنگیہ بر زبان
 مر گئے اسی شک جسد ہو گیا دیوان تمام

بھلا نہ سحر میں کسی عنوان تمام دن
 اوس پر گمان سے کیا کہیں کو نیکہ گزرتی
 کچھ آج خود بخود مجھے سودا سا ہو گیا
 روئے ہی گزرتی چار پھر ہر زلف میں
 مگر بھی شیر زلف کے قیدی بن جائینگے
 جب تک جوئے ہاتھ سے نکلے خوبیا
 آمدنی چہن میں جاوےں گلزار کی

مچلا رہا مارول ناوان تمام دن
 رہتا ہے اپنے ہاتھ میں قرآن تمام دن
 پہاڑا کیا میں اپنا گریبان تمام دن
 تھا آج کس غضب کا پریشان تمام دن
 چوہے کھلا رہی زندان تمام دن
 گوٹا کیا گلا پیچہ گریبان تمام دن
 چننا پھر میں خار گلستان تمام دن

ایک ملک متقل میں زندان تمام
 بولتے ہیں کہی صوٹ شکوہ گورستان تمام
 تر تیر میرے لہو سے کر لیا دمان تمام
 دیکھ لو دشمن بان کہ منہ میں ہیں زندان تمام
 رفتہ رفتہ آپ ہی گر جائیں گے زندان تمام
 صفحہ عالم پہ لکھا ہی مر دیوان تمام
 بدیان کہانیکو بیٹھے ہیں سگطان تمام
 دیکھے ہوتی ہی کچھ گردش واران تمام

چو تیلی ہے ترے چلن کی نور افشاں ہے
 پس از قضا یوہن مجھ نہ اتوان کو فتن کین
 او داس ہم ہن تو وہ ہی بہت پشیمان کہ
 نمک ہی ہی گلی سار زلف مشکین کہ

بھاب و تاب تو خورشید کے کرن چھین
 کفن کے بوجہ کی طاقت مرے بدین چھین
 دل خرن جو مزلت پر شک ہن چھین
 بھہ بوجھو نہیں تو کیا ناؤ ختن ہن چھین

غبار دلیں چھین شصت صاف باطن ہوں
 دلیل یہی کہ جنگ مرے سخن ہن چھین

یوں نظر آتا ہے جگہ ہر کنول تالاب میں
 تو جو او خورشید رو پیدا نہ مے پہنچا
 خال ابروی دیدیضا کی صورت جلوہ گر
 ہی دیدیضا ہو و نکا خال بنی ہی عصا
 بوسے ان ہو شوئی تیرے قریب تلخ کام
 اکیم خوبی کی الفت کا ہی اتبوز و شور
 فرقت جانا نہیں ہو یا اس قدر ناتوان
 رات دن انکھیل بس حسن اب تیرے ہنچہ
 تیرہ جی دیکھنا سب گئے گئے چہ سیاہ
 اوسیم خوبی کی الفت میں میں یں گر دشمن
 مگر ہے ہو جاتا ہے دل جیتے جاتا ہی ستار

چشم شک الودہ عاشق ہی گویا آب میں
 جسے وہاں لگ گیا اک عارض متاب میں
 یا چراغ طور ہی کہے کی جھہ حراب میں
 موسیٰ عمران کھرے ہن کہے کی حراب میں
 میں بھی کتابوں کچھ کروا ہر کتاب میں
 گھر بنایا چاہے چل کر کین پنجاب میں
 رات دن تیرا چہرہ جو شک کے سیلاب میں
 دیکھوں اوسنہ کو شاہ میں کھڑا میں
 وہ ہونڈے نکلا جو میں اسکو شب متاب میں
 ج طرح آجائے کوئی حلقہ گر داب میں
 دھنگ ہن بالکل کٹا کے تری سطر میں

نیچے چلے ہی گریا ہی کسک چھین
 منت چھین کیسے کسب نہ چھین
 پوچھو کس کی صورت نہ چھین
 تیرے ہونے کی صورت نہ چھین
 جاتے ہن دریا انسو کے دھبہ چھین
 جاتے ہن دریا انسو کے دھبہ چھین
 رہتا ہے تیرا عشق دھبہ چھین
 سبھی وہیت خورشید و شمس کی دھبہ چھین

۷۷

کھینک کر کے اپنے چاروں طرف میں
 نظر آتا ہے جگہ ہر کنول تالاب میں
 تو جو او خورشید رو پیدا نہ مے پہنچا
 خال ابروی دیدیضا کی صورت جلوہ گر
 ہی دیدیضا ہو و نکا خال بنی ہی عصا
 بوسے ان ہو شوئی تیرے قریب تلخ کام
 اکیم خوبی کی الفت کا ہی اتبوز و شور
 فرقت جانا نہیں ہو یا اس قدر ناتوان
 رات دن انکھیل بس حسن اب تیرے ہنچہ
 تیرہ جی دیکھنا سب گئے گئے چہ سیاہ
 اوسیم خوبی کی الفت میں میں یں گر دشمن
 مگر ہے ہو جاتا ہے دل جیتے جاتا ہی ستار

مگر ہے ہو جاتا ہے دل جیتے جاتا ہی ستار
 اوسیم خوبی کی الفت میں میں یں گر دشمن
 تیرہ جی دیکھنا سب گئے گئے چہ سیاہ
 رات دن انکھیل بس حسن اب تیرے ہنچہ
 فرقت جانا نہیں ہو یا اس قدر ناتوان
 اکیم خوبی کی الفت کا ہی اتبوز و شور
 بوسے ان ہو شوئی تیرے قریب تلخ کام
 ہی دیدیضا ہو و نکا خال بنی ہی عصا
 خال ابروی دیدیضا کی صورت جلوہ گر
 تو جو او خورشید رو پیدا نہ مے پہنچا
 مگر ہے ہو جاتا ہے دل جیتے جاتا ہی ستار

ہر صنف میں کیا وہ اپنی مال کو دہونڈتے ہیں
 اکبار قتل ہو کر یہ سافرا پڑا ہے
 بچلو مر اٹھو لا زلفون میں اپنی بیہوش
 کیا حال پوچھتے ہیں ہر دم یہ اہل محشر
 بحر جہا نہیں اوسکی ہے یون تلاش ہو کو
 اس عالم فنا میں خالی نہیں بھیجھ کرنا
 سوزالم سے مثل پروانہ جل رہے ہیں
 لیلی دشون نے ایسا دیوانہ کر دیا ہے
 کس بحر خم میں دیا بھر نیکے خاک اہم
 ان زاید ونسے کدورندونیں آگے نہیں
 جنت میں گھر ہے اپنا دودھ کا راستہ ہے
 مگر بھی جنت تو سے ہم نے نہ ہاتھ اٹھا یا
 غارت کیا نہیں نے دیوانہ اب بناؤ
 حجر لیا کر سے جسکو ٹرپتے دیکھا
 اپنی جگہ یہ خوش ہیں ہم غرق بحر الفت
 غربت میں رہ گئے ہیں اک قافلہ سے چسکر
 سب کے کمال کا تو ہے شک متعقد

ہم سرف بھان غو قاتل کو دہونڈتے ہیں
 میدان حشر میں بھی قاتل کو دہونڈتے ہیں
 جیسے غرق دیا ساحل کو دہونڈتے ہیں
 ہم سب فراہی منزل کو دہونڈتے ہیں
 کیا جانے کوئی ہم کس محفل کو دہونڈتے ہیں
 گویا کسیکے ہر دم محل کو دہونڈتے ہیں
 تحت الشری پہنچ کر ساحل کو دہونڈتے ہیں
 دل کی اگر صفائی کامل کو دہونڈتے ہیں
 اسے دل بھی تو پھلی منزل کو دہونڈتے ہیں
 گرد و غبار نیکر قاتل کو دہونڈتے ہیں
 ہم تنگے چن ہی ہیں یا دیکو دہونڈتے ہیں
 لاشے ہٹا کر سبھل کو دہونڈتے ہیں
 کب مردان کی ساحل کو دہونڈتے ہیں
 پہنچے عدم کو سب ہم نکر کو دہونڈتے ہیں
 ناقص ہیں وہ جو نقص کامل کو دہونڈتے ہیں

ہر صنف میں کیا وہ اپنی مال کو دہونڈتے ہیں
 اکبار قتل ہو کر یہ سافرا پڑا ہے
 بچلو مر اٹھو لا زلفون میں اپنی بیہوش
 کیا حال پوچھتے ہیں ہر دم یہ اہل محشر
 بحر جہا نہیں اوسکی ہے یون تلاش ہو کو
 اس عالم فنا میں خالی نہیں بھیجھ کرنا
 سوزالم سے مثل پروانہ جل رہے ہیں
 لیلی دشون نے ایسا دیوانہ کر دیا ہے
 کس بحر خم میں دیا بھر نیکے خاک اہم
 ان زاید ونسے کدورندونیں آگے نہیں
 جنت میں گھر ہے اپنا دودھ کا راستہ ہے
 مگر بھی جنت تو سے ہم نے نہ ہاتھ اٹھا یا
 غارت کیا نہیں نے دیوانہ اب بناؤ
 حجر لیا کر سے جسکو ٹرپتے دیکھا
 اپنی جگہ یہ خوش ہیں ہم غرق بحر الفت
 غربت میں رہ گئے ہیں اک قافلہ سے چسکر
 سب کے کمال کا تو ہے شک متعقد

ہر صنف میں کیا وہ اپنی مال کو دہونڈتے ہیں
 اکبار قتل ہو کر یہ سافرا پڑا ہے
 بچلو مر اٹھو لا زلفون میں اپنی بیہوش
 کیا حال پوچھتے ہیں ہر دم یہ اہل محشر
 بحر جہا نہیں اوسکی ہے یون تلاش ہو کو
 اس عالم فنا میں خالی نہیں بھیجھ کرنا
 سوزالم سے مثل پروانہ جل رہے ہیں
 لیلی دشون نے ایسا دیوانہ کر دیا ہے
 کس بحر خم میں دیا بھر نیکے خاک اہم
 ان زاید ونسے کدورندونیں آگے نہیں
 جنت میں گھر ہے اپنا دودھ کا راستہ ہے
 مگر بھی جنت تو سے ہم نے نہ ہاتھ اٹھا یا
 غارت کیا نہیں نے دیوانہ اب بناؤ
 حجر لیا کر سے جسکو ٹرپتے دیکھا
 اپنی جگہ یہ خوش ہیں ہم غرق بحر الفت
 غربت میں رہ گئے ہیں اک قافلہ سے چسکر
 سب کے کمال کا تو ہے شک متعقد

ہر صنف میں کیا وہ اپنی مال کو دہونڈتے ہیں
 اکبار قتل ہو کر یہ سافرا پڑا ہے
 بچلو مر اٹھو لا زلفون میں اپنی بیہوش
 کیا حال پوچھتے ہیں ہر دم یہ اہل محشر
 بحر جہا نہیں اوسکی ہے یون تلاش ہو کو
 اس عالم فنا میں خالی نہیں بھیجھ کرنا
 سوزالم سے مثل پروانہ جل رہے ہیں
 لیلی دشون نے ایسا دیوانہ کر دیا ہے
 کس بحر خم میں دیا بھر نیکے خاک اہم
 ان زاید ونسے کدورندونیں آگے نہیں
 جنت میں گھر ہے اپنا دودھ کا راستہ ہے
 مگر بھی جنت تو سے ہم نے نہ ہاتھ اٹھا یا
 غارت کیا نہیں نے دیوانہ اب بناؤ
 حجر لیا کر سے جسکو ٹرپتے دیکھا
 اپنی جگہ یہ خوش ہیں ہم غرق بحر الفت
 غربت میں رہ گئے ہیں اک قافلہ سے چسکر
 سب کے کمال کا تو ہے شک متعقد

دیکھا کہ ایک آدمی ایک کتے کے ساتھ بیٹھا تھا۔ کتہ نے اس کے ہاتھ سے کچھ کھا لیا۔ آدمی نے کہا: "اے کتا، میں نے تجھے کچھ کھانے دیا ہے۔" کتہ نے کہا: "میں نے تجھے کچھ کھا لیا ہے۔" آدمی نے کہا: "اے کتا، میں نے تجھے کچھ کھانے دیا ہے۔" کتہ نے کہا: "میں نے تجھے کچھ کھا لیا ہے۔"

<p>جس نے میں نے دیکھا نظر بھیجے</p>	<p>گو یا تباہ مہر و گاہوں کی تیلیاں ہیں</p>
<p>درکار منعمو کو سہرتا ہے جامہ نو</p>	<p>کنہ لباس میں ہم ہی شکست دیا ہیں</p>
<p> توڑنے کی رہی عجزت مغرو میں تھی جو شرکت سور عم کی مرہم کافور میں بوسے نخت گر خونی خاطر مغرو میں صبح فرقت جو ہر اک خم جگر تیرے رگا کشتہ تیغ تغافل میں بد کس بدست کے جاے عجزت ہی خرابات جہان غافل میں جن جن میں قدم کتا کبھی بعد از فنا روح رخصت ہوگی آخر یہ کس کس جم سے فرقت کیسوں کالی شہی ہر تار قطر دست ساقی میں نظر آیا ہی قرون نقاب </p>	<p> چائے تیراب کی پٹی سحر ناسور میں شمع سا روشن ہے تھی مگر ناسور میں حق تو یہی کہ کونسا پھر عقیقہ منسو میں خاصیت تیراب کی ہی مرہم کافور میں بوسے تھے ہے جو ہر اس زخم کے انگو میں چند تیرے ہیں مکان قیصر و مغرو میں گر خوتیں یا رکی دو چار باتیں جو میں لے خدا حافظ کہ ابطاقت نہیں ضرور میں تیرگی ایسی کمان ہوگی شہد کو میں جبے گلگون بھری ہیں کاسہ بو میں </p>
<p>اشک جابن بلا ہے سحر میں وسیر کے</p>	<p>ہیو فائی کا چلن اپنے دوستوں میں</p>
<p> شانوں پہ چو گیسو کر بل کسا ہو کے ہیں پہلی جو شب وصل ہے شرمائے ہوئے ہیں </p>	<p> پسند ہے مگر ہاتھوں کے یہ تھکے ہوئے ہیں زانو پہ وہ سرناز سے نہوڑے ہوئے ہیں </p>

دیکھا کہ ایک آدمی ایک کتے کے ساتھ بیٹھا تھا۔ کتہ نے اس کے ہاتھ سے کچھ کھا لیا۔ آدمی نے کہا: "اے کتا، میں نے تجھے کچھ کھانے دیا ہے۔" کتہ نے کہا: "میں نے تجھے کچھ کھا لیا ہے۔" آدمی نے کہا: "اے کتا، میں نے تجھے کچھ کھانے دیا ہے۔" کتہ نے کہا: "میں نے تجھے کچھ کھا لیا ہے۔"

دیکھا کہ ایک آدمی ایک کتے کے ساتھ بیٹھا تھا۔ کتہ نے اس کے ہاتھ سے کچھ کھا لیا۔ آدمی نے کہا: "اے کتا، میں نے تجھے کچھ کھانے دیا ہے۔" کتہ نے کہا: "میں نے تجھے کچھ کھا لیا ہے۔" آدمی نے کہا: "اے کتا، میں نے تجھے کچھ کھانے دیا ہے۔" کتہ نے کہا: "میں نے تجھے کچھ کھا لیا ہے۔"

کجا تازہ لاف سناں کجکینکے دھبے
 کجا تازہ لاف سناں کجکینکے دھبے
 کجا تازہ لاف سناں کجکینکے دھبے
 کجا تازہ لاف سناں کجکینکے دھبے

نہاے اپ کیا جا کر لگائی اگ پانی میں جدہ دیکھو جابوئے کنول روشن ہوا مسلمانوں نے نہ لایا مجھ لنگا کے پائیز جوان ہوتے ہے کیسے گئے وہ لڑائیں سنا کرتا آگے عشق کے قصے کہانی میں پینزل سے طے ہوگی نہ ضعف نہ تاو امین مقرر پڑ گیا کچھ پیچ پیغام ربانی میں	نہاے اپ کیا جا کر لگائی اگ پانی میں جدہ دیکھو جابوئے کنول روشن ہوا مسلمانوں نے نہ لایا مجھ لنگا کے پائیز جوان ہوتے ہے کیسے گئے وہ لڑائیں سنا کرتا آگے عشق کے قصے کہانی میں پینزل سے طے ہوگی نہ ضعف نہ تاو امین مقرر پڑ گیا کچھ پیچ پیغام ربانی میں
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

موسے پر چنگے امی شک ہم قید تعلق سے رہے کیا کیا بکیرے چاروں زندگانی میں

قل عاشق کی خوشی ہے خانہ جلازم پھر چہری رہے لگی دست تم کہا میں سخت جانی نے مجھے قاتل سے شرم نہ اوسکے سینے نظر آیا جو پیتا کا اوجھا سو فرقت نے اثر اپنا دکھایا وقت سچ مجسا دشمن دوست دنیا میں بھوکا دوسرا ایک عالم کو اگر کچھ دن یوں سو دانا نالہ پر دروست کر دل کپرتیے بیرون	روح آئے ہی مرے رسم مبارکبا میں پھر پڑا صیاد فکر بلب ناسا و میں سیکڑوں بل پڑ گئے تیغ ستم بکا و میں قمریان بولیں شگونے آگے شمشاد میں پڑ گئے چھالے زبان خنجر فولاد میں پیار سے لوٹا کیا سراسر جلا و میں شیر یوکی نوٹ ہوگی خانہ حلا و میں بارے اتنا تو اثر پیدا ہوا فریاد میں
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

وہ حسین پیر ایو شک عشق
 رات دن اک مجمع دیوان جنوں آباد
 چھپے شہین جھلسے کیا بڑی تقدیر
 کچھ ہم اجاڑے ہیں کیا بڑی تاشا و میں
 اسے شاد و لوگ چھین قدرت و میں
 جاکھل تری ہوا دس شک چھین
 جب سوئے بڑی ہی چو لوئی بھین

ہر گام پر اک تازہ ہی ہر جاہ رکشہ
 بادشاہ کا تختے میں چسپن میں
 دیکھو بونکی آہوں سکڑاے
 شہنشاہ جہین مستدین دہن میں
 بھگین کہ اس شہسازین پوہ ہنس
 اچانک یہ کوئی گھوٹا تو رکا بچہ
 بولکل آتی ہے سبب سبب میں
 ایک نعل پیا تو سبب ہون سبب میں

کجا تازہ لاف سناں کجکینکے دھبے
 کجا تازہ لاف سناں کجکینکے دھبے
 کجا تازہ لاف سناں کجکینکے دھبے
 کجا تازہ لاف سناں کجکینکے دھبے

اچھا شاعر ہے جس کا ہر شعر دلکش ہے
 اچھا شاعر ہے جس کا ہر شعر دلکش ہے
 اچھا شاعر ہے جس کا ہر شعر دلکش ہے
 اچھا شاعر ہے جس کا ہر شعر دلکش ہے

حق پر گزرتا تو یوں مولیٰ دیا جاتا نہ وہ
 دُوب و تارین ہی کن ہر وہیں کہ بحر میں
 روی روشن پر جو کچھ کہہ جہاں میں کچھ کیا
 رنج و غمت سے کیا اور ترک صید نیم جان
 سکہ پیا سو بار کہا ہی دم نہ نکلا بچہ میں
 پر خطر راہ عدم نے پاس زاد و رطل
 تاجے جس نرم میں آیا پری پیکر را
 یار کے کا کوئی ہوتا ہے عدم کی لاف
 چنگیان و دین گونے لیتے میں نالہ سحر
 دو گہری ہی ایک جاتہک کر نہیں پھر گہری
 پاشتہ کو جو گہری سے احسان ہے
 پھا گین ہوں تیرا اگر عدم کا قصہ ہے
 ناقہ و لیلیٰ کی وحشت کا سبب کہتا نہیں
 خوب میں پچھتا ہوں اوس بت عیا کر
 میں گرفتار بلا سودا کے گیتیک را
 کہیل میں او بجا لیا ہے بہر کی عاشق کا
 افغی مردہ ہے جب سے کیا سودا و لاف

شک مجھ منظور کے دعویٰ باطل میں نہیں
 لوگ کہتے ہیں کہ بانی چاہ بابل میں نہیں
 یوں اگر دیکھو تو دہر مہماہ کا کل میں نہیں
 اب ترسے کی بھی طاقت تیر کیل میں نہیں
 میری قیمت کا اثر نہر ہر بلابل میں نہیں
 اوس پر کو سون آدمی کا نام نہ لیں نہیں
 پوچھتا ہے کوئی دیوانہ تو گل میں نہیں
 ساتھ جو آئے تھے وہ پہلی ہی منزل میں نہیں
 کہتے ہیں یہ درد آوار عدا دل میں نہیں
 پانوں دیوانوں کے جس سلسل میں نہیں
 گو کہ میرے کی طاقت تیر کیل میں نہیں
 سننے میں آگے گنواں بھی کوئی منزل میں نہیں
 شاخ کوئی بیچہ بنوں کی تو گل میں نہیں
 پیار کی ظاہر میں جو باتیں ہیں وہ دل میں نہیں
 اب میرے باد گل و بلبل و سلسل میں نہیں
 دھولنا اوس طفل کم سن کے حمال میں نہیں
 نام کو بھی ایک بہن چننش سلسل میں نہیں

ہمارے ہر شعر کا ہر شعر دلکش ہے
 ہمارے ہر شعر کا ہر شعر دلکش ہے
 ہمارے ہر شعر کا ہر شعر دلکش ہے
 ہمارے ہر شعر کا ہر شعر دلکش ہے

[illegible]

[illegible]

ہر اک نکال کے رکھ دے سرگن اکھیں
 سیلی الی کہاں پانگے ہن اکھیں
 حیا سے اور نہ کہوے کی ہون اکھیں
 جو مجھے پہیرے وہ یار گدگد اکھیں
 طلب جو کرتی ہے نگر سے یاسن اکھیں
 گلوں سے ہے ہمتن آجکل جی اکھیں
 کہلی رہیں گی ہماری تہ کفن اکھیں
 لگی رہیں گی ہمیشہ سوے وطن اکھیں
 بجائے سمجھو ہن جو نانہ ختن اکھیں
 بنا کے دوں تجھ سوئی ہن اکھیں
 وہ دلفریب بناے لب و ہن اکھیں
 بنی ہن نام خدا تر کتب زین اکھیں
 جو بت کی یادین روئین تہ کفن اکھیں
 بنی ہن کاوش مزرگان کے کوہ کن اکھیں
 بنی ہن جانکو لوگوں کی راہن اکھیں
 حیا سے اوٹھ نہ ہن سکتی ہن اکھیں
 جلا میں گی مراد ان پیر ہن اکھیں

اگر طلب کرے وہ شمع اجن اکھیں
 بڑی بڑی تو میں تہ رہی جانی اکھیں
 کہلیکا غنچہ گل کیا جو م بلبل سے
 ہوا کلاس حسنستان دہر کی پہچا
 چمن میں کے ہے جن صبح کا شہرہ
 نہ سیر باغ کا کر تھدا و حیاتین
 موسیٰ ہن حسرت دیدار یارین
 نہ دل سے جا رہا غرتین و تو کافیا
 تہ تہاری چشم سیر بو مشک دیتی ہے
 اگر ہو نگر گس بیمار کو صحت
 خود اپنے صانع قدر شاہ تہ چوم لے
 ہزار وں ابتواشار وں سے قتل ہوتے
 دوبارہ عمل ہوا مجھ کو آب حمت سے
 بجائے شیر و ان آنسو وں کی ہن
 تہا سے کو چہیز لہرے ہن قافلہ دنگے
 خدا نے شرم کا تپا بنایا اوست کو
 تپے روں سے نکلتے ہن شکر آگ آنسو

ہر اک نکال کے رکھ دے سرگن اکھیں
 سیلی الی کہاں پانگے ہن اکھیں
 حیا سے اور نہ کہوے کی ہون اکھیں
 جو مجھے پہیرے وہ یار گدگد اکھیں
 طلب جو کرتی ہے نگر سے یاسن اکھیں
 گلوں سے ہے ہمتن آجکل جی اکھیں
 کہلی رہیں گی ہماری تہ کفن اکھیں
 لگی رہیں گی ہمیشہ سوے وطن اکھیں
 بجائے سمجھو ہن جو نانہ ختن اکھیں
 بنا کے دوں تجھ سوئی ہن اکھیں
 وہ دلفریب بناے لب و ہن اکھیں
 بنی ہن نام خدا تر کتب زین اکھیں
 جو بت کی یادین روئین تہ کفن اکھیں
 بنی ہن کاوش مزرگان کے کوہ کن اکھیں
 بنی ہن جانکو لوگوں کی راہن اکھیں
 حیا سے اوٹھ نہ ہن سکتی ہن اکھیں
 جلا میں گی مراد ان پیر ہن اکھیں

اگر طلب کرے وہ شمع اجن اکھیں
 بڑی بڑی تو میں تہ رہی جانی اکھیں
 کہلیکا غنچہ گل کیا جو م بلبل سے
 ہوا کلاس حسنستان دہر کی پہچا
 چمن میں کے ہے جن صبح کا شہرہ
 نہ سیر باغ کا کر تھدا و حیاتین
 موسیٰ ہن حسرت دیدار یارین
 نہ دل سے جا رہا غرتین و تو کافیا
 تہ تہاری چشم سیر بو مشک دیتی ہے
 اگر ہو نگر گس بیمار کو صحت
 خود اپنے صانع قدر شاہ تہ چوم لے
 ہزار وں ابتواشار وں سے قتل ہوتے
 دوبارہ عمل ہوا مجھ کو آب حمت سے
 بجائے شیر و ان آنسو وں کی ہن
 تہا سے کو چہیز لہرے ہن قافلہ دنگے
 خدا نے شرم کا تپا بنایا اوست کو
 تپے روں سے نکلتے ہن شکر آگ آنسو

ہر اک نکال کے رکھ دے سرگن اکھیں
 سیلی الی کہاں پانگے ہن اکھیں
 حیا سے اور نہ کہوے کی ہون اکھیں
 جو مجھے پہیرے وہ یار گدگد اکھیں
 طلب جو کرتی ہے نگر سے یاسن اکھیں
 گلوں سے ہے ہمتن آجکل جی اکھیں
 کہلی رہیں گی ہماری تہ کفن اکھیں
 لگی رہیں گی ہمیشہ سوے وطن اکھیں
 بجائے سمجھو ہن جو نانہ ختن اکھیں
 بنا کے دوں تجھ سوئی ہن اکھیں
 وہ دلفریب بناے لب و ہن اکھیں
 بنی ہن نام خدا تر کتب زین اکھیں
 جو بت کی یادین روئین تہ کفن اکھیں
 بنی ہن کاوش مزرگان کے کوہ کن اکھیں
 بنی ہن جانکو لوگوں کی راہن اکھیں
 حیا سے اوٹھ نہ ہن سکتی ہن اکھیں
 جلا میں گی مراد ان پیر ہن اکھیں

اگر طلب کرے وہ شمع اجن اکھیں
 بڑی بڑی تو میں تہ رہی جانی اکھیں
 کہلیکا غنچہ گل کیا جو م بلبل سے
 ہوا کلاس حسنستان دہر کی پہچا
 چمن میں کے ہے جن صبح کا شہرہ
 نہ سیر باغ کا کر تھدا و حیاتین
 موسیٰ ہن حسرت دیدار یارین
 نہ دل سے جا رہا غرتین و تو کافیا
 تہ تہاری چشم سیر بو مشک دیتی ہے
 اگر ہو نگر گس بیمار کو صحت
 خود اپنے صانع قدر شاہ تہ چوم لے
 ہزار وں ابتواشار وں سے قتل ہوتے
 دوبارہ عمل ہوا مجھ کو آب حمت سے
 بجائے شیر و ان آنسو وں کی ہن
 تہا سے کو چہیز لہرے ہن قافلہ دنگے
 خدا نے شرم کا تپا بنایا اوست کو
 تپے روں سے نکلتے ہن شکر آگ آنسو

کوی عاشق کا وہاں ہوتا نہیں پر سناں
ایک دو وہو سو رہا ریناں
موتوں کی آرزو میں
جہان میں دو جہان میں ہر غزل میں
اسکے لطف صفت اشعار میں
یلاکے ہر دل میں ہر غزل میں
وہ کہو دوش پر کہے نہیں
صفا عارف یہ کہے نہیں
حکومت یہ کہے نہیں
کہیں نہ کہے نہیں
دل کند شوق کو تابی کو جہاں
۹۰

پارور یاے فاسے ہوئی ہم مرمر کر
کیا دکھائی ہے اسے اسے بحر المین ہو جو غرق
جا کے دریا میں عریضہ بہہ بہا و قاصد
پہلچٹھی کا نظر آتا ہے تماشا شیعہ
حرص گر چشمہ حیوان کی طرف لیجائے
لے سہی قد نہ دکھائی پھر رنگین اپنا
ڈوبے پر بھی مکافات عمل کی چہیت

سچ تو ہے سودا زلف یار لیکر کیا کرین
 جان دی تھی اس تمنائیں کہ ہونگے دیر
 بہتر قتل عاشقان کافی ہر اک برق نگاہ
 ناخن پاؤں نہایت چوسنے کا شوق ہے
 کور آنکھ بھین ہوں اگر شکوہ نہ دیکھیں جان
 لے طبع چاہئے در و خدائی کی دوا
 حکس زندان سینے پر مال ہے مردار کا
 نشر مرگان تہمین تو ذالۃ دلوں

[illegible]

[illegible]

پہرے کچھ سے غفلت کے ہم فضل ہا میرا
 کھٹکے میں جو اہر پارہ وہ اندام کے پہرے

وہ بہت ترک کر کے اسٹک گو بیٹھے مر گہرین
ابھی تک غیر رسم نامہ و بیغام رکھتے ہیں

دل پر آفت آئی عشق زلف عنبر نامیز
آسمان سے باتیں کرتی جو صنم کمر کی چیت
مترتبہ حبشید کا ماحصل ہوا مجھ پر زندہ
عشق کا دل ہے چہ نہیں آفت و وہ در نہیں
شیشی نظروں اشارہ کرتا کہ کہیں چوم لوں
صورتِ غم و سب کا ناک میں غم کر دیا
تختہ لالے کا کہلا ہے شہباز نین کی
و لے سے برجِ آبی میں نروال آفتاب
و گئے قصر و مکان اسطرح سیلِ انکس
ایک باطن ہی مہرِ اظہار میں ہوں سے پیرا
مجر کے سامان بند ہو تو کئی نہیں ہو گزیر
بیاں دیتے ہیں سلمان اوس صنم کے نام پر
پیلے و نیلے و لہیں حسرت بوس و کنار

[illegible]

۹۱

کبریا سے وہ پہنچا لیتے ہیں گو سر پہ ہاتھ میں
 خون سودا کی شہید اگ کی تاثیر کی
 کیا حرارت ہے بلکہ جاننا و شہادت میں
 جان دیدیتے ہیں کافی فانی کی واسطے
 کیا ہی دل کو کمالیت ہے شکر کیا واسطے
 کیا کفر نیکین میں سے تیرین ادا کے
 ازہر قاتل ہو تو بختی نابستہ شکر
 یاد میں جیسے کہ رویا کیا کہ ہاتھ میں
 ام کہ جسد میں گلگون کات وہ رہے ہوں
 سنا کہ مانندہ موی جلون کا من ہوں
 کہ تو مہر ہاتھ میں

دوست نازک و بی فکر که چون ای کاش
این تری دل و انگلیان بیادین از آب
هوان ده دیوانه که عالم در پی
بسیار است از آن که بی فکر
دوستی است که بی فکر
دوستی است که بی فکر

ہر گمان اور دوسے سے لیکر ہر کام اللہ کی ہاتھ میں
 دست در نیکیں دیکھ کر کتاب اللہ کی ہاتھ میں
 پچھلے سے ہر کام اللہ کی ہاتھ میں
 وہ ہستی بھی ان کی ہاتھ میں ہے مگر ہاتھ میں
 قطرہ آب کی ہاتھ میں ہے مانند صدف
 اشک چشم ہر گمان کو ہاتھ میں
 سے ہر گمان کو ہاتھ میں
 شکر ہر گمان کو ہاتھ میں
 ننگ من بارود ہاتھ میں کے تل تار کرین

جسم میں پیدا کی ہے ہر ہستی تو ان
 فصل گلین یون کا لیں غلو کو شہر
 قتل ہوتے ہیں ہر روز دیکھ کر کام تو
 گر مجھ کو کوئی اور تھا لیتا ہے ہر ہستی تو
 یہ ہر اشارہ تھا الفی سے ہاتھ ہر ہستی تو
 بعد مر نیکی ہوائے کبر سے خالی ہر ہستی تو
 فی الحقیقت حاجت شغل نہیں کیا قصین
 دست رنگین میں ہمارا ہیل پر داغ ہر
 عشق بازی میں کس کا زور کام آتا ہر
 عکس و آئین ہر ہستی تو نیکی کے تحت
 فیض صحبت حسین کے ہر ہستی تو عیب ہی
 اہل کینہ کیونکر نہ سمجھیں ہم تہلی کو تری
 یوسف حری کا ہوتا ہو گمان شغل
 شوق میں جلا کے روز قیامت گر ٹپا
 ہر عجب نرنگیاں چھا دیکھ حسن کی
 آج تک و شہر سودا مرزا کو تو
 اللہ اللہ کیا بت نادان کو ہر الفی کا تو

ہر گمان اور دوسے سے لیکر ہر کام اللہ کی ہاتھ میں
 دست در نیکیں دیکھ کر کتاب اللہ کی ہاتھ میں
 پچھلے سے ہر کام اللہ کی ہاتھ میں
 وہ ہستی بھی ان کی ہاتھ میں ہے مگر ہاتھ میں
 قطرہ آب کی ہاتھ میں ہے مانند صدف
 اشک چشم ہر گمان کو ہاتھ میں
 سے ہر گمان کو ہاتھ میں
 شکر ہر گمان کو ہاتھ میں
 ننگ من بارود ہاتھ میں کے تل تار کرین

ہر گمان اور دوسے سے لیکر ہر کام اللہ کی ہاتھ میں
 دست در نیکیں دیکھ کر کتاب اللہ کی ہاتھ میں
 پچھلے سے ہر کام اللہ کی ہاتھ میں
 وہ ہستی بھی ان کی ہاتھ میں ہے مگر ہاتھ میں
 قطرہ آب کی ہاتھ میں ہے مانند صدف
 اشک چشم ہر گمان کو ہاتھ میں
 سے ہر گمان کو ہاتھ میں
 شکر ہر گمان کو ہاتھ میں
 ننگ من بارود ہاتھ میں کے تل تار کرین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

موت و جان بیاں گے نہیں جنہیں کس نے نہ دیکھا نہ سنا
 سوچو کہ کس نے نہ دیکھا نہ سنا موت و جان بیاں گے نہیں جنہیں کس نے نہ دیکھا نہ سنا
 موت و جان بیاں گے نہیں جنہیں کس نے نہ دیکھا نہ سنا سوچو کہ کس نے نہ دیکھا نہ سنا

تمہاری جھٹیم کو آہو سے لوگ دین تیشہ شب فراق کے جاگے ہوئے تھیں ہم ایتھا بھلا ہو وادی پر خمار میں تو حسین کیا نہ کس طرح سے ہو شیریں ہونو کا حقیق نہیں پریشا میں ساقی کی لال لال اکھیر	وہ جانور کی اگر شاخ پہنچا لالون میں شکر کیا نام ہو آج سوئے والون میں بہت دنوں سے پک ہو رہی تھی ہاٹھون خدا نے شیر و شکر بھر دیا ہر گالون میں بھری ہوئی تھی گلرنگ سے پیالون میں
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جو برہمن کے کہے اپنے منہ سے ہو جاؤ
 ہے یہ فقیر بھی لے اشک باکالون میں

حسن پیدا ہو خط سے ترے خسار و نہیں روز چرچے میں بھی اونکے گرفتار و نہیں موسم گل میں بیابانے جو اٹھائی ہر شکست زخم دل پر ہے نمک پاش تر اسٹلج نور سے چہرہ روشن کے ہوا گھر محو بے طرح لوگ گرے پڑے ہیں اور مصیقت نور سے منزل نور رشید ہی اس وقت کا رکھنا حکم پہانسی کا بھی آج ہی کل میں ہوگا جی دہلتا ہے نہ شاد و چین بجائیں تو شنگے تر کے تجھے کس طرح نہ بیر جو گریز	جان ان عاشقوں پر گئے سپار و نہیں نکوین قتل توچن دین میں دیوار و نہیں اب یہہ تو یہ کہی ہو شکست کی نہ تھیوار و نہیں ہم بھی لکھے ہو ہی میں بار کھوار و نہیں درے جگنو سے چکنے لگے دیوار و نہیں کہیں تلوار نہ چلباے خریدار و نہیں لوگ کہتے ہیں کہ سایہ نہیں دیوار و نہیں واجب القتل ہوں زلفون کے گنہگار و نہیں کوس علت کی سی آواز ہو تھار و نہیں خضر و الیاس ہیں نوکر ترے ہر کار و نہیں
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کیا تاں شاہو بوسا ہے کہون پرست ہاٹھون
 حکم جاری ہے ترار و زائل سے ہاٹھون
 عاشق و غنیمت غم و اندوہ و الم سے ہاٹھون
 عشق میں گم و مکان کی بھی قیامت ہے خراب
 اسٹلج جلد از غلے میں بیام مشاب
 عیسے کو اس کے عیسے میں بیام مشاب
 آری میں جو ادب ہے میں بیام مشاب
 آری میں جو ادب ہے میں بیام مشاب

موت و جان بیاں گے نہیں جنہیں کس نے نہ دیکھا نہ سنا
 سوچو کہ کس نے نہ دیکھا نہ سنا موت و جان بیاں گے نہیں جنہیں کس نے نہ دیکھا نہ سنا
 موت و جان بیاں گے نہیں جنہیں کس نے نہ دیکھا نہ سنا سوچو کہ کس نے نہ دیکھا نہ سنا

یاد خطوط
مانند اول سے پہلے چلنا تھا
اک اور جہ کی تیسرا بعد وارین پڑا
جائین کمان کل کے حکمت و ہر سے
نواہان کے گروہا سے حصار بین
شاخ غول کیوں تینے بنا ہر بین
دریں و صف کیسوی خور یا بین
رستہ بین تینوں کل دریاں تینوں
صاحب کے عاشقوں سے وہاں تینوں
بابرین تینے تھے سے دیوانہ کمان
سوراب کیسوی کمان تینوں میں سوراب

پورا چہرہ پر نہایت سناٹا دل کا
 راز کی خبر نہ دے تھی نہ جان
 دل کی خبر نہ دے تھی نہ جان
 دل کی خبر نہ دے تھی نہ جان

رو سے جو یاد زلفت میں جھلک جھلک
 زینت پسند ہوتے ہیں ظالم بھی دہریہ

کہتے ہیں شعر یار کی آنکھوں کے وصف میں
 لے اشک ہم بھی شاعر جاوے گا دیو

گئے ہم سوختہ قسمت کبھی گردل کی او بھڑک
 خوش الحان چین کے دیکھنا دم بند کھڑک
 ترے دانتوں کے آفت تھی جو ای جا بجا لک
 سو و زندان مجھ پر بے باک نہیں دیتی
 ہمارے نالہ نگین کہاں لائیکا کوئی
 نہیں مکن کہ شیرینی شہری سی کر دیا
 ہوا ہوں شفقہ جبر سے اک سرو قار کا
 جھپک جاتی ہیں آنکھیں دیکھ کر زندان کیش کے
 جھی پچھتے تب یہ کہان بھی گرا تا ہے
 لحد میں ملے بعد از مرگ عاشق پیچھے سے
 نجا لگا کر انداز فنا بھی عشق بازی کا
 تصدیق میں تمہارا مال و زر توڑا لکھا یا
 ترے گیسو بچا کی محبت میں ہوا ہونیز

چین میں آتش گل نے لگا دی آگ اس میں
 قفس لکھا دیا بے عز اپنا کج گلشن میں
 ہوا میں دفن بھی بعد از فانی کی نہیں
 لے میں ہنگ تھا طیکر اطفال دامن میں
 پہلا پائی ہے کسے پروش گلچین و آہن
 زبانیں ایک کی جاؤں اگر چہ جانیں سو میں
 پڑا ہے طوق قمری کی طرح ایسی ہی گردن
 بہرا ہے لو کیا ساقی مرا کی مار گردن میں
 کوئی پوچھے تو اس ظالم سے کیا پوچھن میں
 رہے آغوش او کر طرح آغوش شبنم میں
 رہیں گے رات دن جو روئے جلے پور فریخ
 کوسوئے کی دیوار میں تو ہیں دیر برہن میں
 کوئی انہی کا جوڑا چھوڑ دینا کسے فرہن میں

پورا چہرہ پر نہایت سناٹا دل کا
 راز کی خبر نہ دے تھی نہ جان
 دل کی خبر نہ دے تھی نہ جان
 دل کی خبر نہ دے تھی نہ جان

۱۰۱

دیکھ کر اپنا سناٹا ہے مقدر کس دن
 دم اوڑھتا ہے ہوشم خفقان رہتا ہے
 نور کو روز قہر جو باتا ہے یہ منت فتن
 غی فوان کرم سے ترسنا کس دن
 لاکھ ہست نام سے کہ نامہ بدون کے او کو
 نر دس کے نہیں دس میں کو ترکس
 کو کو رکھنے غم و غصے نے پیرا دتر
 کو کو رکھنے غم و غصے نے پیرا دتر
 کو کو رکھنے غم و غصے نے پیرا دتر

دل کو رام سے نہیں کوئی ان کا ہوس
 دل کو رام سے نہیں کوئی ان کا ہوس
 دل کو رام سے نہیں کوئی ان کا ہوس
 دل کو رام سے نہیں کوئی ان کا ہوس

اور عالم کو آگے لے کر چلا گیا
 اور اس کے ہاتھ میں ایک چراغ تھا
 جس سے وہ لوگوں کو روشنی دے رہا تھا
 اور وہ لوگوں کو بتا رہا تھا
 کہ ان کے گناہوں کی سزا کیا ہے
 اور ان کو توبہ کی راہ بتا رہا تھا
 اور وہ لوگوں کو بتا رہا تھا
 کہ ان کے گناہوں کی سزا کیا ہے
 اور ان کو توبہ کی راہ بتا رہا تھا

تین تین کوئی وارفتہ مر جاتے ہیں
 تین تین کوئی وارفتہ مر جاتے ہیں
 تین تین کوئی وارفتہ مر جاتے ہیں
 تین تین کوئی وارفتہ مر جاتے ہیں
 تین تین کوئی وارفتہ مر جاتے ہیں
 تین تین کوئی وارفتہ مر جاتے ہیں

صوفیانہ وجد ہے ہر نعرہ بکیر میں
 در تون اوچھار ہا طوق گوزنجیر میں
 ایسے بیان آگے ہر سو کہ تصویر میں
 بعد مرئیے کہلا کچھ بھی نہ تھا تقدیر میں
 ہے اثر آب تک کا ترک کی شمشیر میں
 پاؤں یوسف کا ہے گویا حلقہ زنجیر میں
 دل جگر دونوں نشاۃ ہو کر اکتیر میں
 کچھ اثر ہو تا جو اپنے نالہ شمشیر میں
 دست و پا ماری بہت تیر جو شیر میں
 برف باری ہو رہی آج کل کشمیر میں
 بیٹھے ہیں دو لہا بے ہم خانہ زنجیر میں
 نور کا عالم سراپا ہے ہر اک تصویر میں
 سخت جانی سے سربل پر گئی شمشیر میں
 سجزہ موسیٰ کا ہو دست بت و شیر میں
 قہر کا لہہ ہو اوقا قاتل تری شمشیر میں
 ترک لے گیا پر لگا کر مین ہاکے تیر میں
 دھوپ کی تاثیر ہے مہتاب کی تصویر میں

چھوڑتے جاوہ طریقت کا نہیں صورت پرست
 تا توانی مانع سیر میں برسوں رہی
 مجھ سے ہیں اوبت کا فرتی بائیں تیر
 جیتے بھی کیا کیدل ناکام میں تیر تیر
 حلق سے نیچے جو اد تری سروں میں ہو گئی
 دامن زلف یا مین دلچہا ہوا طفل دل
 کام اپنا کر گئی اوس ترک کی تری گاہ
 صبح کو نہا تھو گے دل بکڑو کو آتا وہ شمع
 ہے نہ ہی شیریں و شوق عشق میں کچھ ہوا
 سرو جہر کا حسین خون ہوا ہر اب رواج
 دیتی ہو جنہ کار میر کی مبارکبا دیان
 قدرت اللہ جو حسن تباں نازنین
 کیا کہوں جو آج قاتل سے نہ است ہو مجھ
 پوچھو نہ کیا بد بھائی فصیح حسن سے
 ناک میں دم صورت نمود کس کس کا نہیں
 جو خدنگ آیا ہمارے استخوان میں کیا
 جانہ فی بی یار را تو کو جلاتی ہو تیر

۱۰۳

ایک ایک نہایت سے پہرہ عدم آدل
 کیا کیا فلک دوں اب انکار دیندہ عالم
 دو چار ترس غایت ہو کر یہ عالم
 خون رور و سکوت فتن اس حال پر
 چکر چکر و دوں کے آنکھوں کو دکھائے ہیں
 انجام یہ بھی اونکو لازم ہے نظر کہن
 و دوں کی منہ دوں کی منہ جہنم

وہ دنیا میں نہ رہا
 وہ دنیا میں نہ رہا
 وہ دنیا میں نہ رہا
 وہ دنیا میں نہ رہا
 وہ دنیا میں نہ رہا
 وہ دنیا میں نہ رہا

[illegible]

در وقت وین او شہنشاہ کو آخر بوی
 موت کسی کی چیت تیرے ہمارے
 ہم جو بونو نہ ترسا و خدا کیو اسے
 اسے تو تک عدم سے آئے ہیں دیدار کو
 عادت جامہ دردی باقی ہے بعد از قتل ہی
 دست و خشت پیر تاسے زخم دانداز کو
 گردن نازک بھی جانی ہے مار دیو دھمکے
 رشتہ بچان پلے لگا فرتری زنا کو
 موسم گلین کے گلگون کی بوی کی بیل

بیلو کو ملے مارا باغبان گلین نے آج
 سخت جانی سے جودی شیر قاتل کو شکست
 صنعت میں آواہی نہیں ہے کل سکتی نہیں
 قتل کر کے اپنے دیوانے کو ہر صدمہ پہلو
 چل نکلے ساتھ دیوانے کے آہنجی ہوا
 اپنے کو چے میں کیا مدفون ہو قاتل نے بھجو
 جیل سے مگر مین شوق کو یار تیز
 شطرب تک ہے سائل ترا و سرونار
 خوشنمائی پر قدموزون کی اللہ غور
 آج کیرن موت لکھی تھی میری تقدیر میں
 عکس زندان ستری میر کیا سب گھنگیا
 حسن میں اجان شیرین تہ نگہ فوق پر
 کوہ کن کا خون گردن پر ہوا پر ویر کے
 قید کرنے چلو آیا خود بلا میں پھنس گیا
 آشیانوں پر لگا دین شیر بیان صیا کو
 دوشگر خیر دن نے فخر دیدار جلا کو
 در وقت میں کلجا جاسے فریاد کو
 لوگ کہتے ہیں کہ خشت ہو گئی جلا کو
 قافلہ جاتا ہے صحرا سے جنون آباد کو
 حور حبت آئی مرقد میں مبارک باد کو
 حسرت یہ چین ہو گئی یوہن شدا کو
 صن کا خیرات کچھ دینا فقیر آزاد کو
 باغ میں جیل میں تھوکر مار تے شہنشاہ کو
 مدتوں اغیار بھڑکایا کے جلا کو
 فخر تھا موتی کے دروازہ کیا شدا کو
 میں وہ کامل ہوں کہ درس شوق و فن ہلا کو
 مرگ شیرین کا غضب ہو کا دیافراد کو
 نام کیسو سکے سودا ہو گیا حداد کو

اشک سے بچ نہیتی کے مقابل بھی غم
 جانتے تھے ہم برابر باپ کے اوستاد کو
 شوق اور الجا بیکہ کا مجھ ناتوان و زار کو
 اور وہ دو چار ہاتھ اوچا کرین دیو کو

میں جلی بونو کا چور باندہ
 میں جلی بونو کا چور باندہ
 میں جلی بونو کا چور باندہ
 میں جلی بونو کا چور باندہ
 میں جلی بونو کا چور باندہ
 میں جلی بونو کا چور باندہ
 میں جلی بونو کا چور باندہ
 میں جلی بونو کا چور باندہ
 میں جلی بونو کا چور باندہ
 میں جلی بونو کا چور باندہ

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

میں نے وہ عاشق مرزا چاہا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا

بہلا ملک عدم والو کھاتا کیا کام دنیا پر گریبان چاک ہوتے ہیں ہزاروں دست و پیر نخل چوکر سیر کا ریسے وقت مرگ کہتا ہوں خیال رو و زلف یار نے کیا خاک پہ نہوئی مرض فرقت کا ایووم ہم بڑبڑاتا رہا صفائی کے اوپر بھی پیام آنے لگے کیا کیا پیریشی مثل لچا آنکھ کیا کیا جھینون کی غضب پہ ہر کراؤ کو اور بھی رنج میں حکم خزانہ کیون جبر صورت حرم میں بیٹھ کر کا تماشا ہو بڑا ایسی کشتی فصل ہمارے میں	نہیں معلوم کسی حسرت دیوار میں آئے شری ہو چو تمہاری سایہ دیوار میں آئے ترانہ کہہ کہیں تہہ سے تری سرکار میں آئے کہی ہے حطب میں اور کہی تانا میں آئے تو انانی کہاں سے آپ کے چار میں آئے ہزاروں بال حب آئینہ رخسار میں آئے ہم اپنا یوسف دل لیکے جب بازار میں آئے جو تیرے زلف بند ہو کر تری سرکار میں آئے بہار آئی جہاں ہم خانہ خمار میں آئے کہیں واعظ بھی دست بیت خمار میں آئے
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بہلائی اشک دل سے یاد عارض عشق مرگ کا
 گلستان چو بڑ کر ہم وادی پر خار میں آئے

بہو لے خدا کی یاد تو ذکر بیان ہے بزم جہان میں کسی نظر سے نہان ہے پہلو میں غیر آتشہ پھر جان جان ہے اللہ ہے کہ آج دم عرض شوق وصل اپنے صنم کی یاد سے غافل ہے نہ ہم	بیکار آدمی کے پیہر میں زبان ہے تہم مثل آفتاب ہر ایک جامعان ہے پوچھے کہی اصل نہ جسے وہ کہاں ہے اونکار کے نہ ہاتھ اپنی زبان ہے پتہ ہی کے تراش لئے بہتہ جہان ہے
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دور سے اس کو دیکھتا ہے
 دل سے اس کو دیکھتا ہے
 دل سے اس کو دیکھتا ہے
 دل سے اس کو دیکھتا ہے
 دل سے اس کو دیکھتا ہے
 دل سے اس کو دیکھتا ہے
 دل سے اس کو دیکھتا ہے
 دل سے اس کو دیکھتا ہے

میں نے وہ عاشق مرزا چاہا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا

میں نے وہ عاشق مرزا چاہا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا

میں نے وہ عاشق مرزا چاہا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا
 جس کی ہر بات میں ہے غنا

سویکھا زلف شکستین ہو دیں کی عیبت
 اپنے دماغ میں کیوں کیوں کر
 چھوڑ جائیں گے کہ بر باد ہو جائیں
 اپنے دماغ میں کیوں کیوں کر
 چھوڑ جائیں گے کہ بر باد ہو جائیں
 اپنے دماغ میں کیوں کیوں کر

<p>چوہن قیاس بخ وزلف خود ہی منصف ہو شب فراق نہ کسی کس مقام پر ڈھونڈا یہیں سے ہے ہوتا ہے نادان کلے جی کا ضرر بتو نے کا بیس کو کلگی وصل کی صورت چن میں آتا ہے صید اکلنی کو وہ مینو شر حدیث عشق سناؤں جو واخلو ملکو</p>	<p>یہ حال دیکھ پھر آدمی کو کتاب رہے بتا ہے تو کہاں لے خاک جناب ہے حد وہ کیا ہے ترے دور سے بھی خراب ہے والا یوں میں جو زمانے کا انقلاب ہے پے شکا رھیا لوط شرا ہے بفل میں پھر تو نہ یہہ شرع کی کتاب ہے</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

گذر گئی جو گذرنا تھے صد در فرت
 اب ایک بعد فنا قبر کے عذاب ہے

<p>فرت سے غیر حالت مجھ دل نگار کی ہے اوچس ہے دل کو جھرت تلون کے خار کی جو بر یاد کیسے کی ہے مرے یہ چرخ دون نے مانا کسی نہ کہنا اوس گلبدن نے میرا دیوانگی نہیں یہ ہے پاس ترک دنیا جو بن برس ہا ہے سبز ہر صحن ہے گویا لہو کے قطرے شیکا ہی چاہتے ہیں ہر اک بشر کے ولین یہ ہاوس شکر کیا جو مجھ سا بھی نہ ہو گا محزون ضعیف و لاغر</p>	<p>آئینہ کے شے ہر دم تصویر باز کی ہے آنار میں جنون کے آدھ بہار کی ہے سچا نہ یہ کہ شئی اک ذمی وقار کی ہے قد مونہ گر پیا ہوں منت نہر کی ہے میں نے قبا ی پر نہر جو تار کی ہے کیا کیا گلون کے سر پہ ٹوپی بہار کی ہے یہ سرخ سرخ رنگت اوس گلزار کی ہے جس آئینے میں دیکھا تصویر یار کی ہے دیکھ تو کوئی حالت کیا سنم رار کی ہے</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

115
 شافی بہر پست شیشہ کی گلاب ہے
 اس چرخ دوسکے ہاتھ سے چکر پڑا ہے
 جابین کہان نکل کے جہان خراب ہے
 لے کر چرخ نام غم نہ اکیچتے مٹ سکا ہے
 دھڑلے دل کے میں ترس انقلاب ہے
 ایسا بخت میں جاسکے توٹا اشک پیدہ ہے
 او تھانہ آستان درو تو برا ہے
 قیاس سے جہاں ہنہ کو جاب ہے
 جس سنا ہوا ہے اسے اسے آفتاب ہے
 جہاں ہنہ کو جاب ہے اسے آفتاب ہے
 جہاں ہنہ کو جاب ہے اسے آفتاب ہے

میں میں خاک توبہ کن ہم شرا ہے
 آدم دیسے شرا ہے
 ہنہ کو جاب ہے اسے آفتاب ہے
 جہاں ہنہ کو جاب ہے اسے آفتاب ہے
 جہاں ہنہ کو جاب ہے اسے آفتاب ہے
 جہاں ہنہ کو جاب ہے اسے آفتاب ہے

عادت نذرانہ پیش کر رہا ہے۔ اس کا جواب دینا ہے۔
 عادت نذرانہ پیش کر رہا ہے۔ اس کا جواب دینا ہے۔
 عادت نذرانہ پیش کر رہا ہے۔ اس کا جواب دینا ہے۔

<p>عالم بھی ہیں گمراہی چشم پر آب کے طوفان گرد کیا کوئین چشم پر آب کے شتاق دید رگے مائے حجاب کے نقش پر آب سائے بشوین جہانین قصہ دونی کا میرے ترمو دریاں نہرو جو نہ کہ نذرانے آئے جو فصل بھارین بہن کال پہول سے جو پیچے مین تر بتر ڈرتے بہن محبت سے کہیں رند ساقتیا جو چاہتے ہو دل سے بنا قے ہو دا عطلو اک دورہ فلک مین نہ اونکے نشان رہے مے کش وہ ہوں کہ سب میری تربت پہچہر ہوتی ہے قد نعمت دنیا میں نذر وال سو سو سو نذرانہ بھی دراز شعلے قاصد بھی میری دل سے تیا ہو گیا دوزخات یہ بہن لئے پہر تاپے کو بکو</p>	<p>نقشے سے دہرے بہن جہان خراب کے پنجائین دو و آہ بھی لگے سحاب کے آنکھیں ہوئیں نہ سائے اونکے فاب کے اوتھے ہوئے بہن صاف یہ نہ لکے اوٹھ جائیں پیچ سے جو پہر پر حجاب کے کیا کیا اولٹ پلٹ ہوئے تھے مگلاب کے قطرے ٹپکاتے ہیں زمین پر گلاب کے کشتہ فوج ہوئے بہن بغلیں شراب کے قائل نہیں مین ہستو تہاری کتاب کے چرچے تھے جنکے دم سے شراب کیا کے پھولوں کے جاچڑھاتے ہیں شیشے شراب کے پیسری مین یاد آئیں گے یہ دن شباب کے ہم بادہ کش تو بن گئے پتے شراب کے مضمون خط مین لکھدے سب ارض شراب کے قابو مین پہن گئے دل خانہ شراب کے</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

فارسی میں جو کچھ ہے اس کا جواب دینا ہے۔
 فارسی میں جو کچھ ہے اس کا جواب دینا ہے۔
 فارسی میں جو کچھ ہے اس کا جواب دینا ہے۔

۱۱۷

دہرے گری تری ناز و دامن ہو گئی
 دامن دشت جنوں کو چاک کر دینا ہو گئی
 کچھ بھی حقاقت گر گاتے دشت ویاں ہو گئی
 مین کچھ کھول کھولتے ہیں دس گز آفت ہو گئی
 نکل رہے ہیں بدل پینے اپنے آئینہ سے
 وہی صورت وہی بہت وہی باز آگئی
 تہا را دور بھی کیا کہ یہ یوسف کے زمانے سے
 نسیم صعلے کا رو مین دین و افقیت سے
 جگہ مین آگ لگی تھی تیار جنت کا

لے اٹھک بے حمیر مین اپنی فوجی
 دے مین آستان دربو تراب کے

انہیں بہر دین دینا یہاں دیکھو وہاں دیکھو
 کوئی کہتے کا تو تھسا لان کی لکھتے
 لکھتے لکھتے لکھتے لکھتے لکھتے
 لکھتے لکھتے لکھتے لکھتے لکھتے
 لکھتے لکھتے لکھتے لکھتے لکھتے

موت بھی ہے دل کو نہایت ابروی خداست
 دل و دلیہ فیض میں اچھا لطف رنگاں
 عاشق میں ادب و شوق شادی و غم ہر دو صفت میں
 شہادت بہانہ میں

نہ کہنے پائی کچھ بھی حال لائیں مہربان سے
 بیان حال لیتا اب کا کینو کر کے کوئی
 خدا وہ دن لای جو کرین تقلید راہ کی
 نہ آئے ایک بھی وہل کے و خدا کے لاکھوں
 ہر لاکھ کو کر جائی جو کہ لکی انکھ میں غم
 غم فروت میں اک بر لطافت کے میں تو ہونا
 غصہ بگڑو شوق صفت میں وہ میر گانے سے
 او نہیں چھٹی نہیں ہوئی کبھی گانے چاہے
 کہ ہم زند و نکو لغت ہو کر کہ منہ پر ہے
 یہ شوق دل شین کے اکی باتیں بنائے سے
 زیادہ فقر کی دولت ہو قار و خزانے
 ملائیں جو ہری آنسو راہی کوئی گونے سے

در حضور روئے سے لیس کر اٹھتا ہے
 نہ ہو گا فائدہ کچھ آب نسیان کے نہانے سے

جنت کا موسم گلین قیامت جوش رہتا ہے
 خوشی ہوئی جو کچھ کشتو کو موسم گل کی
 شراکت سے وہاں تیغ اوڑھتے ہیں سبھی جو قاتل
 جو قبیل ہر ایک بھی دن پوتہ میں الوا عطا
 او ہر رات ہونے پر شوق شہادت میں ہیں ہم
 او نہیں جو کہ درو تہ نشین تھے ہوں الباقی
 مے باج و سکو کو دیکھ کر کہنا ہے ای راہد
 خدا کا شوق کانو کو تو شوق دیدار کہوں کو
 جھنجھٹیاں نگاہ ناز سے جب سے کیا زخمی
 کہان ہم وحشیہ نکوت بدن کا ہوش رہتا ہے
 جینوں پیشتر سے شعل و نوش رہتا ہے
 یہاں ہر ناوانی سے وہاں دوش رہتا ہے
 سحر سے شام تک کیا شور و نشاط رہتا ہے
 او دہر خج کف ترک گلابی پوش رہتا ہے
 یہاں تو رائدن شوق می سر جوش رہتا ہے
 کہ کھوٹے حرم ہی کو کئی شو رہتا ہے
 عجیبہ کچھ اچھا حال تھیم و گوش رہتا ہے
 وہ غوغا کی طرح ہر اک سے رو پوش رہتا ہے

موت بھی ہے دل کو نہایت ابروی خداست
 دل و دلیہ فیض میں اچھا لطف رنگاں
 عاشق میں ادب و شوق شادی و غم ہر دو صفت میں
 شہادت بہانہ میں
 اس مہر سے ہلا جانہ غار غار سے
 دہوم سے ہلا جانہ غار غار سے
 اس مہر سے آدی بیان یار میں ہونگی
 یا الہی تو بچا عشق کے آزار سے
 میں شب فروت میں جب تہاں ہو کر

۱۱۸

آتی روئی صد کیا دور و دیوار سے
 وہ تاشا و جنون ہوں ایک پتہ تار سے
 جگر کیا جلتے ہیں میری آری بار سے
 ہر خط کے تصور سے اشیہا کی بار سے
 ہر خط دل پہنچا ہوا ہے ہر خط
 ہر خط دل پہنچا ہوا ہے ہر خط
 ہر خط دل پہنچا ہوا ہے ہر خط

عاشق میں ادب و شوق شادی و غم ہر دو صفت میں
 شہادت بہانہ میں
 دل و دلیہ فیض میں اچھا لطف رنگاں
 موت بھی ہے دل کو نہایت ابروی خداست

گنگا بہا بہا جان بھونے ہو قاتل سے
 نہ پڑے نہ تنہا قاتل سے نہ پڑے نہ تنہا قاتل سے
 موت بہا بہا جان بھونے ہو قاتل سے
 نہ پڑے نہ تنہا قاتل سے نہ پڑے نہ تنہا قاتل سے

گنگا بہا بہا جان بھونے ہو قاتل سے
 نہ پڑے نہ تنہا قاتل سے نہ پڑے نہ تنہا قاتل سے
 موت بہا بہا جان بھونے ہو قاتل سے
 نہ پڑے نہ تنہا قاتل سے نہ پڑے نہ تنہا قاتل سے

ہوجے گا جو کہوں گا بہر خوشین برتا کیا میرے لڑکے لڑنے پہنتا ہے واعظ سچ ہے ہوا و صبر میری ریشہ کے تہ جہاں سیاہ کار کنوین میں جو بند ہو بجا علی کے وصف میں لوح القدس ہے جو صاف دل میں بہا قی ہے او کو تو قی پیر و علی کا ہون مجھے نعت سے کام کیا اہل قریش نے نہیں کی کسی سے سرکشی	آتا ہوں فی بیٹے ہوئے خم عذیر سے ہوں چو زشار می خم عذیر سے کیا پر گئے ہیں بیعت خم عذیر سے کیلے خباے آب و ہواں زہریر سے کھلے زبان صاف مرے ہم صغیر سے خالی خدا کا کہ نہیں کو جو حیر سے منعم مرا خیر ہے نان شعیر سے بان اک دلی ہے توشہ قلع گیر سے
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

119

دیکھ رہے ہیں مس دل کے دل کا
 اور ہی لوگ ہیں وہ غلبہ کے جانے واسطے
 چشم اسید قیوت کے سے ہے آدھ
 اور یہاں گ میں ہیں آگ لگنے واسطے
 کاش کہ باؤن ترے کہیں نہ لگنے واسطے
 در نہ روکے کہیں نہ لگنے واسطے
 کیوں نہ بدظن ہوں وہ جسے جو زبان پر
 مکر کر دیتے ہیں وہ جسے جو زبان پر

خواجہ اپنے الہی کو چہ قاتل بنے جسکے ہم سر و چراغان نہایت محفل بنے جاتر کر کے سے اعلیٰ ہو تہ کیوں کو صغر یہ اہل راہین فرقت میں اپنے یار نے پر دم پوشی یار کی کر ہے اسے دست چو بعد میرے فاختہ کو آئیگا وہ جو حسن ہم خدا سے ہی نہیں کہہ سکتے اس طرح	لے اشک جو ہے ولین تر وانیہ ہر عیان کیا عرض حال کرتا ہے روشن ضمیر سے
ساسنے در کے مزار عاشق سہل بنے یوں جسے کوئی تبا و نکا عاشق کا ل بنے عرش کے پاؤں سے کچھ بھوک کر کان دل بنے دوست چنک جو جانتے تھے ہم وہی قاتل بنے پیریز یوں چاک ہو جو پردہ حمل بنے مقبرہ کی جا کوئی کہ لب ساحل بنے کیوں و علین ہاتھ شکل کا نہ سائل بنے	لے اشک جو ہے ولین تر وانیہ ہر عیان کیا عرض حال کرتا ہے روشن ضمیر سے

دیکھ رہے ہیں مس دل کے دل کا
 اور ہی لوگ ہیں وہ غلبہ کے جانے واسطے
 چشم اسید قیوت کے سے ہے آدھ
 اور یہاں گ میں ہیں آگ لگنے واسطے
 کاش کہ باؤن ترے کہیں نہ لگنے واسطے
 در نہ روکے کہیں نہ لگنے واسطے
 کیوں نہ بدظن ہوں وہ جسے جو زبان پر
 مکر کر دیتے ہیں وہ جسے جو زبان پر

شاد شاد آبی اعلیٰ کی خبر
 تانہ ہر ایک اہل کی خبر
 ایک یمن کا رونا تھا رقیبا
 دق کے یمن کی مٹی مری بہ بادی
 حلقہ گرداب ایک بیڑی ہے جھڑا
 کی پڑی ہے تھوڑی دجھون حدیث
 قوب بی تھیم پانی کی اوستا
 ہم رو مٹی بجازی سے حقیقی پادشاہ

اس زمین میں نیچو اٹھ کر کہنا تھا
خوب فرما گئے ہیں اگلے زمانے والے

۱۱
 کروا اچھی غمخیز موارا تو کی
 ہم ایمان موعود میں اٹھوں لیکن
 سامنے آئے تو قاتل فرار نہیں ہے
 ابرو سے قاتل جو جسد نکالے گا
 ابرو سے قاتل کو تیرا ہر دم ہے
 آتش میں دیکھتے تیرا منہ عروں کا
 صوفی کی کیا کیا دنیا سے اس کے لئے
 دیون بردا دے جانتا ہے کہ نہ ہے
 ہر دم غمخیز ہی واقعہ کی کیا
 ہر دم غمخیز ہی واقعہ کی کیا

سیدنا ہون نیند ہر کے اگر تاج کبھی
 لیا کیا دینین ہر اور تاج کبھی
 پیا ہو ہے پیا ہر اور تاج کبھی
 لکھنؤ میں بار کے پو کوئی پیر نظر کبھی
 ہندوستان کے ہر اور تاج کبھی
 ہندوستان کے ہر اور تاج کبھی

انسان خدا ہو کہ بیتوں ہی پر مٹے
 اے آسمان جواہر گروں چلے بحرین
 سب تھکین بھی پہلے جن اخلاق کریم

اے اشک دل نے لطف ادا کیا ہے
 راضی ہوں عمر بھر تیرے بحر گلو ہے

کو شمع پر آ کے چاند سا پہلا دکھا گئے
 ناز و ادا اشار و نمین کیا کیا دکھا گئے
 دود و پھر رہا ہے قیامت کا سانا
 یہ بھی بہت ہے طالبِ دیدار کے لئے
 کہلاتے ہیں جلا نیکو فرمان قتلِ خمیر
 رقصان اور جو آئے کہا آتشوں میں
 زلفوں پہ لوٹ لوٹ ہو کر سے پہلے دل
 کہتے ہو تم جو آج مرے حال زار پر
 تکیں کہو اسطے وہ مجھے اپنی زلفین
 خم سے تروپ کے آہ جو کی وہ او پہل کر
 پر تو فگن یہہ تہا رخ روشن تہ نقاب

اے اشکِ تون تہ وبالِ آرزو دل

یوں عاشقوں کو حسن کا جلو دکھا گئے
 آنکھوں میں تیلیوں کا تماشا دکھا گئے
 بوتا سا آ کے قد جو وہ اپنا دکھا گئے
 دیوار و در کی آڑ سے دیکھا دکھا گئے
 جھلی کبھی بنا کے چمکا دکھا گئے
 تالی بجا کے جھکو انگوٹھا دکھا گئے
 ناحق وہ اسکو سانپ کا بوڑا دکھا گئے
 پہر کیوں نہ اپنا کل رخ زیبا دکھا گئے
 اولہا ہوا مراد دل شیدا دکھا گئے
 یہہ مرتے مرتے رنگ ہم اپنا دکھا گئے
 خورے جو آفتاب کا جلو دکھا گئے

۱۲۲

ہر اور تاج کبھی
 ہر اور تاج کبھی
 ہر اور تاج کبھی
 ہر اور تاج کبھی
 ہر اور تاج کبھی
 ہر اور تاج کبھی

[illegible]

کیا جانتا تھا خانہ دل میں نہ گئے
 گریہ ہری نہ تو جو ابھر بھی نہ گئے
 اس قلمم حبیب کی چھٹی نہ گئے
 یا آہٹنے میں جس طرح لالہ نہ گئے
 عشق تباہین دیکھ لہجہ تپ نہ گئے
 گہر مل گئے وسیع تو کیا گرت نہ گئے
 یہ نہ جھل جڑ ہی ہوئی شوق نہ گئے
 گہیر ہوئے حب کو سیاہ نہ گئے
 سب نہ لایا کہ چلنے کا ڈھنگ نہ گئے
 کہتے ہیں خضر عقل جاری بھی نہ گئے
 عرش برین کے آج برابر نہ گئے
 کاسے جہاب کے یہ نہیں جلتے نہ گئے
 اللہ سے بھی مانگنا یہاں نہ گئے
 آنکھوں میں رہی بھی قید نہ گئے
 دریا میں گاہ گہرے ریا پنگ نہ گئے
 پیوست ہے رگوں کی طرح جو خند نہ گئے

سوز درون میری جہیز ہی کو اوڑھ لیا
 سچ ہے کہ قدر دان سے ہر عزت کمال کی
 جان پہ ہو کہ طرح کوئی دریا عشق سے
 پانی میں پھول تیرا سب گل باب کا
 لکھ دینا بعد مرگ یہ لہجہ مزار پر
 قصر و محل کو دیکھ کے خوش ہو نہ منصو
 جاتا ہوں گہر میں یار کے دیو اپنا بندر
 زلفوں کے ہوئے بال رخ صاف پر ہیز
 رفتار ناز ہے یہ پر ہی میں نہور میں
 حیرت فراہم ہر وجہت کے راستے
 حاصل ہے وصل اکب بت عالی دماغ کا
 ہوتا ہے دلوں و جد صد اشک سے
 مر جا کیسے سوال کسی سے نہ کیجئے
 دوزخ ہے خلد بعد فنا تو اگر نہ ہو
 فرقت میں ایک بھولافت کی ہر چال
 عاشق ہیں دل جگہ کے یہ تیر نگاہ کیا

جو دیکھتا تھا دیکھ چکے انقلاب دہر

کیا جانتا تھا خانہ دل میں نہ گئے
 گریہ ہری نہ تو جو ابھر بھی نہ گئے
 اس قلمم حبیب کی چھٹی نہ گئے
 یا آہٹنے میں جس طرح لالہ نہ گئے
 عشق تباہین دیکھ لہجہ تپ نہ گئے
 گہر مل گئے وسیع تو کیا گرت نہ گئے
 یہ نہ جھل جڑ ہی ہوئی شوق نہ گئے
 گہیر ہوئے حب کو سیاہ نہ گئے
 سب نہ لایا کہ چلنے کا ڈھنگ نہ گئے
 کہتے ہیں خضر عقل جاری بھی نہ گئے
 عرش برین کے آج برابر نہ گئے
 کاسے جہاب کے یہ نہیں جلتے نہ گئے
 اللہ سے بھی مانگنا یہاں نہ گئے
 آنکھوں میں رہی بھی قید نہ گئے
 دریا میں گاہ گہرے ریا پنگ نہ گئے
 پیوست ہے رگوں کی طرح جو خند نہ گئے

کیا جانتا تھا خانہ دل میں نہ گئے
 گریہ ہری نہ تو جو ابھر بھی نہ گئے
 اس قلمم حبیب کی چھٹی نہ گئے
 یا آہٹنے میں جس طرح لالہ نہ گئے
 عشق تباہین دیکھ لہجہ تپ نہ گئے
 گہر مل گئے وسیع تو کیا گرت نہ گئے
 یہ نہ جھل جڑ ہی ہوئی شوق نہ گئے
 گہیر ہوئے حب کو سیاہ نہ گئے
 سب نہ لایا کہ چلنے کا ڈھنگ نہ گئے
 کہتے ہیں خضر عقل جاری بھی نہ گئے
 عرش برین کے آج برابر نہ گئے
 کاسے جہاب کے یہ نہیں جلتے نہ گئے
 اللہ سے بھی مانگنا یہاں نہ گئے
 آنکھوں میں رہی بھی قید نہ گئے
 دریا میں گاہ گہرے ریا پنگ نہ گئے
 پیوست ہے رگوں کی طرح جو خند نہ گئے

خدا جل جلالہ نہ کیا ہے اور کبھی نہ کیا ہے
 نہ از روئے بین اگر نظر بیند و نہ از روئے بین
 نہ از روئے بین اگر نظر بیند و نہ از روئے بین
 نہ از روئے بین اگر نظر بیند و نہ از روئے بین

ہوا انکارے جنون کے ہاتھ کیا پیرن کا
 عروس مگر لیکر سوئیں با کوئی رشتہ
 اور نہیں زلیخا کی نفرت ہی نہیں لیتے ہیں کہ
 عجب رنگیں ام اباع جہاں کو دیکھتے جاتے ہیں
 تاشا آج پر روانوں کا بھی ایشم زد کیا
 سزا اچھی نکالی عاشقانِ خال برو کی
 بنا ہے جسم لاخروج کا سایہ پس از مردن
 بہا ہے ولیں شوق دیدار شمع تجلی کا
 یہاں پر کہنے اک لکھنؤ کا انداز آبی رہتا
 حرم میں داخل اگر نہ نہیں تو حرم میں راہ
 کسی روح وصل ہی ہو کہ حقیقت میں مجتبیٰ
 متاعِ دل کو کس کے نہ ڈھونڈا کیسو شوخی
 زمانہ جا رہا ہے شادی و غم موقوفین تو ام
 رقیبہ کا بھی کد نہ کہنا دو نام ناکیں ہوگا
 تقدیر اس قدر روتی ہو جو ہیں ان کو دان پتو
 لگا بیٹھو ادھر تھاکر تین کیا باتیں بنا تو ہو
 کوئی بھی تیرے جذبے سے مرے چوکنے پایا

خراشِ ناخن غم نہیں تل بہر بدن جا
 ہوئے رخصت براتی گئے دلیا و دوزخ
 فقط ہاتھوں لگن باز و پیرِ فتن کا
 گلوں سے کیا بھی ہو جائیگا سا راجن جا
 منگا کر ایسے پہلوئیں کوئی رکھو لگن جا
 نہیں غم منہ سے اقبال کہیں تل بہر بدن جا
 لحد میں سم و نیا کے لئے رکھ دین کفن جا
 ہر کی بھی ہنسنے پر روانے کوئی آئین جا
 ہاں اب یوسف دل سے ترا جاہِ ذوق کا
 ہاں سے کتبہ دل میں ہو جا رہے ہیں جا
 کہا کرتے ہو جو کچھ پارسے کیا جانم جا
 جدید جاتے ہیں بہرے ہی نہیں بہرے جا
 مری تقدیر میں لکھا ہو کیا سچ و محن جا
 سجا بیگا کبھی اوکل مراد پوانہ بین خالی
 کہ پھر آتے ہیں دریا عدنِ خطہ زن جا
 جتا یا کیجئے جھپٹہ نہ اپنا بانگیں خالی
 کئے ترکش کے ترکش تو نے اونا کو فلن جا

تو کبھی جا جا کا کہ فوگد ام میں میرا
 سب کے پہلے تیرے کہ جا رہے تھے راضی ہو
 جب کی باری کہ اہل یونان و یونان پر جا
 کیون ہوں اہل جہاں شوق تیری دیدار
 ہوش تیرے پہنچے ہیں آہ و سناں آدم زاد
 کیخشا شکل ہو تصورِ رعب حسن
 پر گیا ہاتھ تو خن رشتہ سخی دہزاد
 کو جان کی دین حشر تیری ادا
 جسم نیک ہوئے ہوسا ہوسا ہوسا
 کہ ہوسا ہوسا ہوسا ہوسا
 کہ ہوسا ہوسا ہوسا ہوسا
 کہ ہوسا ہوسا ہوسا ہوسا

دوبارہ نشا اہل سنا ہاتھ میں آنا
 کہ ہاتھ میں آنا ہاتھ میں آنا
 کہ ہاتھ میں آنا ہاتھ میں آنا
 کہ ہاتھ میں آنا ہاتھ میں آنا

نقش عالم سے تصویر ہے کہ ہر آدمی اپنے دل کے اندر ایک عالم رکھتا ہے جس کو دیکھ کر دوسرے آدمی حیران رہ جاتے ہیں۔ ہر آدمی اپنے دل کے اندر ایک عجب عالم رکھتا ہے جس کو دیکھ کر دوسرے آدمی حیران رہ جاتے ہیں۔ ہر آدمی اپنے دل کے اندر ایک عجب عالم رکھتا ہے جس کو دیکھ کر دوسرے آدمی حیران رہ جاتے ہیں۔

جو کبھی ہے ضعف تو باز اثرش میں دلا	جس عصفیان کون لہجہ لگا سر لہجہ کے
جو گدا پائید الفت ہے ترا وہ شاہ ہے	نام سے جھکو تو نفرت ہو فقر آئاد کے

دیکھتا ہوں مایہ کا منہ صد کہتی ہے اشک
دیرہ مینای الہی کو بہوں نفاذ کے

مست کے نام و نشان کہ باطن غشاو کے	باغ میں جس روز سے آئے قدم صباو کے
بزم ہے ماقم کردہ مرنے سے جہان شاو کے	نالہ و فریاد ہے بر سہ مبارک باد کے
صبح سے شبنم میں عاشق منتظر صلاو کے	آج جو ہر دیکھنے میں غنچہ نولاو کے
بزم میں اونٹنے کوئی عاشق ہوا پالاو کے	شوگر گنگو کے نہیں گل میں مبارک باد کے
کوہ غم کا ٹپ سے کٹے ہیں کچھ عشق میں	سوت سر پر کہیلی ہے رات دن فراد کے
سوسم گل میں ذرا شوق اسیری دیکھنا	پتھر پہ پتھر تیرے تین مرغ چن صباو کے
ہے یہ کس نہ شاد کے مریخی عالم میں خوشی	خلفہ چنچہ ہیں گردون یک مبارک باد کے
غوب و یونین دلا بواں الفت کی ہیز	پہول سب دیکھ ہو گئے میں گشت ایجاد کے
خوش قد و کس عشق میں دوست و مروتیں جا	چاہیں تنہا تھیں ہماری قبر کو شمشاد کے
گندہ خور ہو گئے جہنم جنت جان کے خلق پر	کیا رگین لپٹے گئے کی تار میں نولاو کے
دید کی حسرت میں ایدل کیڑوں ہی گنگ	کو جو جانان میں اثر میں گشت شادو کے
دل یا جسے اسیر ہو کو وہ دیوانہ ہوا	بہاں میں پران پر باکرتی میں دم آو کے
ایکے دن میں نہاں ہے ہن زمزمے ہزار	دل تماشے دیکھتا ہے عالم ایجاد کے

۱۲۶

جو چاہے طالب دیار اشد شہینے
جو چاہے طالب دیار اشد شہینے
جو چاہے طالب دیار اشد شہینے
جو چاہے طالب دیار اشد شہینے
جو چاہے طالب دیار اشد شہینے
جو چاہے طالب دیار اشد شہینے
جو چاہے طالب دیار اشد شہینے
جو چاہے طالب دیار اشد شہینے
جو چاہے طالب دیار اشد شہینے
جو چاہے طالب دیار اشد شہینے

لاہور کے ایک عالم نے کہا ہے کہ ہر آدمی اپنے دل کے اندر ایک عالم رکھتا ہے جس کو دیکھ کر دوسرے آدمی حیران رہ جاتے ہیں۔ ہر آدمی اپنے دل کے اندر ایک عجب عالم رکھتا ہے جس کو دیکھ کر دوسرے آدمی حیران رہ جاتے ہیں۔ ہر آدمی اپنے دل کے اندر ایک عجب عالم رکھتا ہے جس کو دیکھ کر دوسرے آدمی حیران رہ جاتے ہیں۔

گرنہ آواز لے جی بیکر سنانے جائے
 دے سے شکر کے صورت تو در کھلتے جائے
 زب ہی کھجی بگا اغبیک الفت کا حال
 رنہ رفتہ آہ سب کو آواز لے جائے
 رنہ رفتہ آہ سب کو آواز لے جائے
 رنہ رفتہ آہ سب کو آواز لے جائے

وشت غربت میں نہ پوچھو عشق کا کاکلا
 خلد میں بھی یاد آئے جس گہری تم بعد مرگ
 یا تو نہیں چہرہ چہرہ گئے ہیں خوار و شہید
 ساتھ ہو روئے گئے تہم ای یا روئے شہید

نا تو انی میں نکالی ہے جنون نے چہرہ چہرہ
 اشک چلے اب سو گرا اور چہرہ چہرہ

اک تیر نہ گذر اجگر دل کی طر سے
 ڈر ہے نظر بد کا بدن ڈر مانگ کے بیٹھو
 لیلی جو غم قیس میں بہتی ہے دم سرد
 بہا کون ترا تیر نگہ روکنے والا
 محروم ہے وید سے عشاق دم قریح
 رویا کیے ہم یاد میں ان ہرہ زمین کے
 صدقہ کرے جیسی یہ کوئی جھک پون مرگ
 قاتل سے بھی دیکھا نگیا میرا تڑپنا
 کیونکر نہ ہو ڈر ملک عدم کے سفر می کو
 بیوجہ کشیدہ نہیں رہتا ہے ہر اک گل
 تر کش کئے خالی ہوئے قاتل کی طر سے
 مونہہ پہیرہ لو اپنا نہ کامل کی طر سے
 کیا ٹھنڈی ہوا آتی ہے حمل کی طر سے
 آیا نہ ہوا سے جگر و دل کی طر سے
 جلا د کی آئے ہیں قاتل کی طر سے
 گز سے جو کسیدن چہرہ باں کی طر سے
 زلفو نکلی بلا میں لی مر و دل کی طر سے
 مونہہ پہیرہ کے رونے لگا بس کی طر سے
 کہشکا ہے بڑا قبر کے منزل کی طر سے
 بہر تارے کوئی کان عنادل کی طر سے

سجہ کہتے ہیں اشک کے گرت جاتی تو تیر
 بڑھتا ہے کہی اٹھہ جو ساں کی طر سے

چلتے چلتے اور اک خنجر لگاتے جائے
 میں نہ مانو نگا بس اب جگر کا شہ جائے

بوسے نیستے جائے لا کہا جائے کا لطف
 بوند یون میں جان جیوں جیوں کا لطف
 چہرہ چہرہ چہرہ چہرہ چہرہ چہرہ
 کا کھنڈن چہرہ چہرہ چہرہ چہرہ
 اب ہوسے چلے آکھو میں سمانے چلے
 یاد کیے ایک دن سب خاک میں بجا گیا
 غنا جی چلے آکھو میں سمانے چلے
 گرنہ آواز لے جی بیکر سنانے جائے
 آپ بوا آئے پہول بھی میرا وہ تھا جائے
 آپ سا فشر و زمانے میں نہیں پیدا ہوا
 لاؤن تصویر میں صورت سے لاتے جائے
 پہر بنارس میں صورت سے لاتے جائے
 ہر کہیں سب گاہ پر گنگا نہلتے جائے
 سانگ بنار سوز دل انظار کیے یار سے
 نہتہ سے شہر رال کی صورت اور ڈلتے جائے
 چاہتے چاہتے چاہتے چاہتے چاہتے
 غم سے انہیں نہ رستہ میں ادا لے جائے
 کھنڈن چہرہ چہرہ چہرہ چہرہ چہرہ
 ایک ایسے فن کی دولت لانا دیکھ جائے
 کیا کان میں یہ منہ نہ لانا دیکھ جائے
 کوئے و دین پسند کی ہم ی تو رہا
 کوئی لڑا سنا نہیں بانیہ پوچھو
 کوئے فطین دم یاد نہ لانا دیکھ جائے

ہر شے کی طرف سے آدمی کے واسطے ایک
 اب ہمارا کھانا نام خدا کی شہر ہے
 الف کیسوی نے عجیب حال بنی ہوئی
 شہر کی طرح بنی ہوئی ہے
 اپنے آوارہ کو سرداران کی ہے
 کا غذا ہادی بنانے کو ہی تصویر ہے
 اوس ختم کے ہستان پرک خدا کی ہے
 خاک دور واریس کی ہے یا سر نہ
 میں اسیر زلف ہوں یا بندہ دینی ہے وہ

جو پرانے وقتوں کا کیا خیال ہے
 یہ آج کا ہے اور وہی نصیحت دیکھو
 جس سے اس کی عقل نے اس کی
 دل میں کیا جانو کہ ان ہتھ
 کس خیال میں کہ یہاں میں ہوں
 جس میں دل چاہو کہ اس کے
 جس میں دل چاہو کہ اس کے
 جس میں دل چاہو کہ اس کے

[illegible]

ابن عربی نے کہا کہ میں نے اپنے استاد سے سنا ہے کہ ہر انسان کے اندر ایک عالم ہے جس کو وہ اپنے دل سے چھپاتا ہے۔
وہ عالم اس کی روحانی حالت اور اس کے اعمال کا عکاس ہے۔ اگر وہ نیک و صالح ہو تو اس کا عالم بھی نیک و صالح ہوگا۔
اگر وہ فاجر و مجرم ہو تو اس کا عالم بھی فاجر و مجرم ہوگا۔

سبھی منت میں ہیں دیوانہ کی طرح
 سبھی منت میں ہیں دیوانہ کی طرح
 سبھی منت میں ہیں دیوانہ کی طرح
 سبھی منت میں ہیں دیوانہ کی طرح

میں نے جسکے جھکوتل کیا بات بات پر
 پس ہزار طرح سے اس چرخ پیرنے
 قاتل کو اپنے خون سے کیونکر بچاؤ
 قے سے میں نے بہت حق و حقوق کے
 ہم جملے لحد کا پتا کیا تمہیں بتاؤں
 باتوں سے اشتیاق ٹپکتا ہے دھلکا

ہو کیوں نہ خوف و صلت سبزہ رنگ کو
 لے اشک تو آپ ابھی دہان پاؤں

رحم کی جا ہے نہ قاتل کو ترس کیونکر آئے
 عشق مرثگان میں آرام مجھے کیونکر آئے
 عوس یہ وہم سے کس شہر کسرت کا ہلو
 ہجر میں جسے سننا ناہ پر در و مرا
 قتل منظر ہے صاحب کو تو حاضر ہوئے
 سخت جانی مرئی شہو یہ عالم میں ہوئی
 محنت کا ہو برا مجھ سے تو دیکھا گیا
 بعد مرئی مری روح کو صدمہ ہو گا
 اوس یم جن کے دانتوں سے کھینچے

جہاں آگیا جہاں درازی گیسوی پائی
 جہاں آگیا جہاں درازی گیسوی پائی
 جہاں آگیا جہاں درازی گیسوی پائی
 جہاں آگیا جہاں درازی گیسوی پائی

میں جو قدموں پر گر اؤں کے بچے ہوئے
 نیند وہ شے ہے کہ انسان کو سولی پر آئے
 سنے ہیں خوب ہی بن ٹپن کچے پکے
 دل پر پاک چوٹ لگی کہ کھنڈن کھنڈن
 اپنے دامن چھپای ہوئی کیوں خبر نہ
 فوج کرے کو ولایت سے کئے خیر آئے
 سامنے ٹھوکر بن کہاتے تھوڑی سا آئے
 بال کہو لے ہوئے گرا آپ جازہ بر آئے
 لاکھ بھیرین سے جن چٹکے یہاں کو آئے

کہہ دو ہمارے شہر کی
 کہہ دو ہمارے شہر کی
 کہہ دو ہمارے شہر کی
 کہہ دو ہمارے شہر کی

دل ایمن یس از دوسه دل ایمن
 غم کی بھائی پر ہمیشہ سسل ہی
 صبح پیری کی آیت ہے کوئی نہ
 کچھ نہ زور کام یا لیتے بعد مرگ
 شکر ہر اک فکر لا حاصل ہی بد
 شک ادس خاک سے بھٹا ہوا ہو

پریوں کے جھگڑے میں شہید کی قبر پر
 جو ناموں نے تپ کر چار سے بد
 معلوم ہو گا تھکاوہ ہی لیے چرخ کینہ جو

بیٹھے ہیں بادشاہ بنے شاہ چین
 لے اشک سر پہ تو بیان کہیں ہر گئی

جیتا ہوں سو نگہ سو نگہ کے نور لہذا کی
 پانی ہے دفن کو جو زمین کو ہی یاری
 زلفین قرین ظال ہوا پرہیز یار کی
 مکتوب شوق طائر بسل سے کم ہند
 دشت جنوں دیا ہے چارہ میں قہر نے
 سودا کی اورنگے تارک دنیا کا نام ہے
 امرت کی طرح کہا گئیں مرنے پہ چوٹیاں
 دہو کا اوسے بھی سرو چرخاں کا ہو گیا
 کیا کیا غم و محبت میں اوٹھائی پس نہ فنا
 انجام کار صبح قیامت سے مل گئی
 کا تو نہیں چہرے کے رہ گئے دیوانگانہ
 پای پر آکر سے ڈھونڈ گئے دشت میں

راس آگئی ہے آب و ہوا گہا کی
 حورین بلائیں لیتی ہیں دن بہ روز کی
 یا سیر قہن کہلین سپہ زنگبار کی
 کچھ کیفیت لکھی جو دل بیقرار کی
 فرما دے ملی ہے سند کو ہزار کی
 زلفیت کی قبا جو ملی تار تار کی
 شکر سجد کے لیکلین مٹی مزار کی
 تصویر کچھ دے می جو تن و غذا کی
 تہین لذتیں نشر میں آغوش یار کی
 کتنی بڑھ ہی سپہ دیکھنا شب انتظار کی
 حاجت ہوئی جو وادی دشت میں یار کی
 اب تو لہو لگا ہے زبانون کو خاک کی

۱۳۲

وقت رہی بھگوان کو بس
 دارین مرنے پہ بھی آج نہیں
 سرت نظارہ خاص ہی ہے
 رور و کر جو وقت میں ہے
 اشک رور و کر جو وقت میں ہے
 انجاست بھی بسا بہین ہے
 انجاست الفت بت عیادین ہے
 اور جو کرا کر دینا دین ہے
 جھکے ہونے کی سزا میں ہے
 غنوں کے جو کرا کر دینا دین ہے
 وہ دن بھی ہم زندہ باثبات دو
 چسپا ہو گا زندہ باثبات دو
 رہے رہے رہے رہے رہے رہے

[illegible]

[illegible]

ماتھو نے رکھے وہ مکر کو نہال کے
 رستہ بہت کدھڑکے ذرا دیکھ بہال
 پہ نہ نفرت آئینے سے ہوئی خط کمال کے
 مرقد نہیں یہ ڈھیر میں گرد و مالا کے
 پہلو سے اپنے پھیکدیا دل کمال کے
 مشتاق سب کھڑے ہیں تھا کمال کے
 جی چاہتا ہے پھینک دینا کینیں کمال کے
 طاؤس دیکھ لیں نڈاریاں کمال کے
 ساتی کے ہم غلام ہیں بندو کمال کے
 تارے شمع بن گئے ڈوے خیال کے
 دریا بہاؤ و عرق انفعال کے
 رہ رہ گیا ہے ماتھو وہ قفسے پھڑال کے
 جھکڑے میں جان بڑگی نہ کو بیاں کے
 جو لوگ قرضدار موسے میں کمال کے
 خچے بھی قفسے نظر آئے کمال کے

الٹ سے تازگی نہ اوشہا تھا ابھی ہم
 اودھل سجدہ کے رکھنا قدم راہ عشق میں
 کیوں اپنے وال حسن میں ہونہ نہ کیے تھے
 مگر کہ بھی عاشقوں کے نہ دل سے ٹانجا
 ایسا کیا تنگ ہمیں ہجر یار میں
 پردہ اولٹ کے حسن کا جلوہ دکھائی
 یوں تو کبھی بہر دید کا لپکا نہ جا گیا
 تاز واداسے توجو کبھی باغیں چلے
 دینگے سوال کا پہن مگرین کے جواب
 دندان پر ضیا کا ذرافض دیکھنا
 آیا کبھی خیال جو اعمال زشت کا
 بچ بچ گیا ہوں کو تہی بخت شوم سے
 دم پر بنی پھانسی گیسو کے عشق میں
 روز حسرت کیے کیا ان کا حال ہو
 کہل جاوے آ کے باغ میں ٹوڑا گلزار

پشیم سیاہ یار جو آنکھوں میں کہیں گئی
درخت میں خشک پاس نہ پھٹکے غزال کے

سال شیشہ ساعت خوار عالم سے
 رقیب کو نہیں ہتھیایا لیکر
 جو وہ ہمارا دل داغدار کیا ہے
 مٹائیے مہر اہم و نشان نہ بعد فنا

لکھنؤ میں ایک روز ایک
 بہار آئی اور ہر اسٹریٹ جنوں پر
 ہر ایک کو دیکھ کر وہ کہنے لگا
 کہ یہ تو وہی ہے جو کہ میرے
 لیے تیار کیا گیا تھا۔
 میں نے کہا کہ یہ تو وہی ہے
 جس نے میرے لیے تیار کیا
 تھا۔
 میں نے کہا کہ یہ تو وہی ہے
 جس نے میرے لیے تیار کیا
 تھا۔
 میں نے کہا کہ یہ تو وہی ہے
 جس نے میرے لیے تیار کیا
 تھا۔

پانچ سو سال پہلے کی بات ہے کہ ایک عالم نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ دنیا میں جو شخص بھی دنیا کی چیزوں میں دلچسپی رکھے گا وہ دنیا کی باتیں ہی سیکھے گا۔ لیکن جو شخص اللہ کی باتیں سیکھے گا وہ دنیا کی باتیں بھی سیکھے گا۔

لن ترانی کی جوی وہ بیت ضرور مرا
چاندنی ماہ سے مرنے پہ جو ہاتھ آجائے
جانتا ہے تجھے لیلی سے حسین مجنون ہی
سنمو فائدہ کیا بعد فنا زینت سے
تو ہی نصف ہو پہلا کس سے کوئی دشمن
اپنی تعریف جو فراتے ہیں کیا نادانی
ریخ راحت ہے کسی جا پہ کہیں راحت ریخ
سیر گزار کیا کرتے ہیں ہم گھر بیٹھے
ایک عالم یہ کسی کی نہ گزرتے دیکھی
ایک دل کام سے سو بار فشا نہ چو کا
جو ہری وصف ہو کرتے ہیں بڑے چو چو
کون کہتا ہے اسے چمنہ خضر یوسف
یا داجا میں رو روئی کے ہم جاتے

کہیں سو سے بھی کا نہ اڑھن اچھا
نا تو فون کی لئے یہ ہم ہی کفن اچھا
کو کہیں کہتا ہے شیریں سے دہن اچھا
شامیانہ ہے تکلف کا کفن اچھا
ساکے سیو ورت ترا سید بن اچھا
آپ بود گیا اگر مشک فتن اچھا
ساکے شہر دہسے بیا بان وطن اچھا
دل پر داغ سے بھی کوئی چمن اچھا
ایسی شادی مجھے ریخ و من اچھا
لوگ کہتے ہیں کہ وہ تیرنگن اچھا
تیرے ہونٹوں سے پہلا علین اچھا
وڑو برنے کو ترا چاہ ذقن اچھا
ریخ غبت جو ہوئے ہیں وطن اچھا

بوسے الفت کسی گرو میں نپائی و اشک
خاک پہر چمنستان دکن اچھا ہے
سنو جاتے ہیں گرو کام جب تقدیر لڑائی
لگاتے ہیں مہ تلوارین کڑی چوڑک ہوتے ہیں

یہ کہیں سے آیا ہے وہ دنیا کی باتیں
یہ کہیں سے آیا ہے وہ دنیا کی باتیں
یہ کہیں سے آیا ہے وہ دنیا کی باتیں
یہ کہیں سے آیا ہے وہ دنیا کی باتیں

۱۳۵

[illegible]

دشمن سے دوستی نہ کرنا
 غلامی سے آزادی نہ لینا
 غلامی سے آزادی نہ لینا
 غلامی سے آزادی نہ لینا

بعض فتنہ ہو یا رتر احسن شباب
 خط صفائی کا مجھے آپ ہی اب لکھیں گے
 چال چلتا ہے بناوٹ کی جو وہ طاق
 کم سنی ہے جو راہوش نہیں آجاتا

اشک زلزلت جو قناعت کی ہیں بجاتی
 ان حسیں تو کئے نہ دربار میں آتے جاتے

کب غیر محبت سے چکے نہیں جاتے
 حسرت سے یہی بلبلین کتنی ہیں قفس میں
 روتے ہیں وہ چہرہ کشتہ حسرت کے الم میں
 او فتنہ عالم وہ بنا کو نسا دن ہے
 اس درجہ حیات ہے گناہوں میں لڑکر
 ان موزوں کی جان بچاوی کوئی کوئی نہ کر
 آئے ہو تو غیر و نکو نہ لایا کرو صاحب
 پہاڑین کے گھن بعد فنا موسم گل میں
 کیا جا لگا دل سے یہہ بخار عم جہان
 کی دلیں نہ اوس کی ذرا آہ نے تاثیر
 گو تاق ہیں لے ترک ہم اواز اٹھ

ایک ہی ترساکہ کوڑوں کے ترساکہ میں
 دلت کے لئے ہاتھ بڑھا رہا ہے
 شہزادہ کی بیوی کی بیوی کی بیوی
 لکھنا لکھنا لکھنا لکھنا

۱۳۸

کراہو فتنہ سے دیکھو دیکھو
 تھکے تھکے تھکے تھکے
 سرفراز ملک الموت خضر راہ ہوتے
 پہلا ہو گا کوئی کوئی کوئی

کھد پھانکے کوئی کوئی کوئی
 خراب سانسے مکاٹ خراب سانسے
 خراب سانسے مکاٹ خراب سانسے

اس کا کہن جس کی غنایت جانا بے حد ہے
بلاشبہ کہ میں چمکاؤں غول فیر ہو گیا
جنت عاقبت دوسو نوین کی ہوا تھی ہے
ادب پر مشتمل دلکش شایہ اور ہر جان پہ
عجب کہ نہ زلف ہے آتشیں
نورانی عجب کہ نہ زلف ہے آتشیں

[illegible]

دیکھو یہ زلفوں کی خوشبو خوشبو
 چہرے کی ہر جگہ سے اتر رہی ہے
 دیکھو یہ زلفوں کی خوشبو خوشبو
 چہرے کی ہر جگہ سے اتر رہی ہے

ایک آہ جو دل سے اتر رہی ہے
 شہ غم سے اتر رہی ہے
 سویرے کی شہادت ہے کہ چوکی کی گون
 کیا شوق شہادت ہے کہ چوکی کی گون
 جس وقت کسی نے کہیں تلووار نکالی
 جس وقت کسی نے کہیں تلووار نکالی
 سرخی سیاہی زردی پر زردی پر زردی
 سرخی سیاہی زردی پر زردی پر زردی
 غنیمت سے جو باہر ہے گلابی
 غنیمت سے جو باہر ہے گلابی

اوسدن ٹٹا کر کے یہ دل ہم ہی ہندو انجام کا خیال دلا چاہئے ضرور ہم ہر طرح حسینو کی صحبت میں لگے البتہ کیا تصور کیسو کا ہے آخر پیچھے ہڑنے شمع سے قسمت ہو گوسا غربت میں ہوں پچھیں نہیں آج	جسدن تھاری زلف شکن چسک ہے قطع لباس بعد ہو پہلے کفن ہے سید کہیں سے تو کہیں برہمن ہے آملہوں کے ڈیلے ناز و شک و حق ہے پیر و انوکھو جہاز و خانی لگن ہے یہاں ہی عہد و جان مرے اہل وطن ہے
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

عشق تباں سے پہلے سلمان ہوں تیر ہون
 پرتے ہیں اشک چھ پہلے برہمن بنے

تلوار پڑے قتل تو سو بار نکالی دیوانوں کے اب قتل پیر باندھی کراؤ یاد آگئی یوسف کی ہر اک شخص کو صفت پیدا ہوئی پریش تری برو کی طرح سے ہر وقت مرے قتل پر آمادہ ہے قاتل منہ پہر کے قاتل ہے پھر ہی خلق پہ پیر آملہوں کی قیامت میں میں کہوں اور نہ پیشا کے گلے پیار کیا تو بٹھیلے گرد و نج کیا تجر پہ ہر پر کے مجھی پر	حسرت بھی کوئی آپ نے ای پکار نکالی پوشاک پہنے کو جو کھلتا نکالی تصویر جو او کی سر باز نکالی خنجر کی بھی ترکیب جو ختم نکالی شکو بھی کئی مرتبہ تلووار نکالی کیا خوب مری حسرت دیدار نکالی جس شخص نے یہ اوٹ کی دیوار نکالی جی پر کے تمنائے دل زار نکالی صورت جو پہ دولت اختیار نکالی
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۲۵
 خاقانی نے دل سے غلغلہ نکالی
 جو کہ نکلتا وہ جادو سے بہری ہے
 بی بی تری آملہوں کی ہنسن کوئی بلدی ہے
 اس لہزم خرابات میں جو ہے سفری ہے
 یہ زیست کا عالم یہی حریف سحری ہے
 چیتوں کو تو کی دھواں ناز کی سحری ہے
 آملہوں میں تری سیاہ غولوں کو توئی
 سیندور سے قاتل نے تری مالک ہری ہے
 یا قاتل میں توئی سیاہ غولوں کو توئی
 جب آہ میں کہتا ہوں توئی سیاہ غولوں کو توئی

انسان کی دنیا ہے بھان
 انسان کی دنیا ہے بھان
 انسان کی دنیا ہے بھان
 انسان کی دنیا ہے بھان

دل ایسا تھکا دے کہ ہمارے دل کی طرح
 دل ایسا تھکا دے کہ ہمارے دل کی طرح
 دل ایسا تھکا دے کہ ہمارے دل کی طرح
 دل ایسا تھکا دے کہ ہمارے دل کی طرح

نادان نہ غفلت میں گنوا عمر دوروزہ
 کسراحت و آرام سے کام اہل فنا کو
 رونیکی جو طاقت ہو تو عالم کو بہاؤ
 عشاق پہ کیا خیر کہ ہی کشتہ میں ہے
 کام آئیگی ہر شخص کے اللہ کی رحمت
 اللہ سے ہم دیکھنا فریاد کریں گے
 دوری سے تمہاری ہے یہ علم اہل جان کو
 دلچسپ کس مرتبہ عکس قدموزوں
 کس نے تری وقت میں نہیں مانع آج
 سو یا کہی عریان جو وہ قاتل قیہ سجھا
 خالی نہیں دنیا میں غرض سچ سوکھ
 کوہ المے ثانی شیریں نہیں کشتا
 پتھر میں نہ لے نہیں ہیں طوکہ شعلہ
 کل شوگرین کہا نیگا بھی دیکھنا غافل

۱۲۶
 دل ایسا تھکا دے کہ ہمارے دل کی طرح
 دل ایسا تھکا دے کہ ہمارے دل کی طرح
 دل ایسا تھکا دے کہ ہمارے دل کی طرح
 دل ایسا تھکا دے کہ ہمارے دل کی طرح

تو کہے جو دیکھ کہیں بیٹے تو کہا اشک	اولاد کے جیسے جی مری در بدری ہے
گر زبان چاک کل کھلے تر آتی ہی گلشن	تو کہے بلبلین لگر گر ٹہیں اینو نشین

دل ایسا تھکا دے کہ ہمارے دل کی طرح
 دل ایسا تھکا دے کہ ہمارے دل کی طرح
 دل ایسا تھکا دے کہ ہمارے دل کی طرح
 دل ایسا تھکا دے کہ ہمارے دل کی طرح

نہاں کی گئی درود غم کی دوا ہے
 نہ کہ کوئی درد و غم کی دوا ہے
 نہ کہ کوئی درد و غم کی دوا ہے
 نہ کہ کوئی درد و غم کی دوا ہے

نہاں کی گئی درود غم کی دوا ہے
 نہ کہ کوئی درد و غم کی دوا ہے
 نہ کہ کوئی درد و غم کی دوا ہے
 نہ کہ کوئی درد و غم کی دوا ہے

<p>یہ تنگ آئے ہیں ہمسامرواخان شیراز بڑا یہ بوجہ قاتل ہے اور تار میری گردن سے لگا ہے آنسوؤں کا ایک ٹپکا چہنم سوز خدا کے سامنے کہہ دو گایں بھنی ہو تیرے بنے اتھوان سب چور ہیں سنگ نفاق سے لگین باقوت کے رات آگے سہر کی معدن سے شب فرقت میں تنگ کیا ہوں لگی دھڑکن کہیں یہ پیارے پیا را تہ پہل جاؤں گے لنگر سے</p>	<p>کھجائے ہیں اپنے اپنے گہر سے لوگ سا تو کمر رہ الفت میں سرکٹ کر سبکدوشی ہو جا ہمارے زخم کاری دیکھ کر حلاج کیا ریا گریبان کون بگڑ گیا مرنے قاتل کا مشیر کیا دیوانہ اک و بھقان بچ کے خوش چھو لئے جو اوسل رنگین کچ بوسو آج منسنے ہر بلا و جان عاشق سے تمہارا عشق گریو نزاکت کہتی ہے پہو نو کا گناہاں تیرا چھو</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۲۷

نہاں کی گئی درود غم کی دوا ہے
 نہ کہ کوئی درد و غم کی دوا ہے
 نہ کہ کوئی درد و غم کی دوا ہے
 نہ کہ کوئی درد و غم کی دوا ہے

<p>ہزاروں اشک ہیں تیرا گاہ ناز کے زخمی لگا تا ہے نشانے ترک دیوار و نئے روزگار</p>	<p>جلائیں مار طو ایں جکونی چاہے زمانہ طلب میری لے چنی ہے گاہے نازیباں سے ہزاروں درہم دے جان جنوں کہتا ہے سیر چمن میں سنکے ہر گل چھو متا جو و جہ میں کر ہزاروں آدمی کرتے ہیں جھوٹا دل و دھوکا نیکو مثل ہو اید تو سچ عمر و ان بہاگے عروس مگر ہم سب لڑتے جاتے ہیں گہر اپنے</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نہاں کی گئی درود غم کی دوا ہے
 نہ کہ کوئی درد و غم کی دوا ہے
 نہ کہ کوئی درد و غم کی دوا ہے
 نہ کہ کوئی درد و غم کی دوا ہے

کتنے ہیں لوگ دیکھتے نہ ہزار بار
 دھون دھون کرتے ہیں جانے کے لئے
 کتنے ہیں لوگ دیکھتے نہ ہزار بار
 دھون دھون کرتے ہیں جانے کے لئے

دیکھا نہیں اوس قدر دیکھ کر کہ آئے ہیں
 بعد مردن یہی دیکھ کر ہا مجھ جنون کو
 تازہ بجانہ اوٹھیکے ستم ایجادوں کے
 چاروں لالہ رخسے جو رہے صحبت ہو
 ہوں تری خیال کے بالہ فرق جو دونوں جانتر
 موسم گل میں نظر آئے خزان کا عالم
 رنج دوری نہیں اک لحظہ گوارا دلکو
 چاروں جا کے جو سیکش رہن نجانہ میز
 وہ پر پر دم سے بالین پہ چوٹ کھونچ
 ہجر ساقی میں اگر قصہ ہوئی پیسے کا
 باز آتا نہیں یہ تفرقہ پروازی سے
 ہوں وہ بیمار فراق ایک پری پیکر کا
 یاد میں فصل بہاری کے لہور کو اب

اشک انسان تو ہیں اوسن ہر جگہ
 ہے تماشا جو فرشتہ کوئی مفتون ہو جائے
 دیکھا نہیں جو یا سنے مرده پرے ہوئے
 دو سے جنون میں ایکے برین کوڑی ہوئے

منہ سے نالہ ہی نکل آئے تو موزوں ہو جائے
 پڑیاں کہا کہ سگ یار نہ مجھون ہو جائے
 اچی تہر کا کچھو بھی ہو تو خون ہو جائے
 الفت خال سیہ نشہ انیوں ہو جائے
 جھکو تریاں بنی خیر کو انیوں ہو جائے
 میری تقدیر سے پانی سے گلگون ہو جائے
 مال کے ساتھ نہ منعم کہیں فون ہو جائے
 کوئی جمشید بستے کوئی فلاطون ہو جائے
 دیکھتے ہی لکھا موت بھی مجھون ہو جائے
 گردش جام مجھے گردن گردن ہو جائے
 یا الہی کہیں غارت نکلے دن ہو جائے
 دم جیسے ہی مرے واسطے انسون ہو جائے
 واسن دشت جنون رشک سے گلگون ہو جائے

اوس بادشاہ حسن سے مسایحہ پڑھو ہوئے
 منظر دیدار کمراسین اٹھے ہر سول
 الی نور و شادی کوئی زندان سے موزوں
 سیب و قتی حسین نہ سو تھکدین سر موزوں
 ہر استخوان میں یوٹ پیچا کر نکل گئے
 ہر کھون میں بے یاقوت بیت اوسے کافر ہوئے
 اسیا کھلا دیا غم بھران یار سے

انوس ان دھون سے لوگ بے ہوش ہوئے
 فطرت شرب کا ساقی سکے دھون
 فتن کی جھلنے لپٹے تھکے تھکے
 فتن کی جھلنے لپٹے تھکے تھکے
 فتن کی جھلنے لپٹے تھکے تھکے
 فتن کی جھلنے لپٹے تھکے تھکے

ہوا دہے سرخ کی بجائے یہ دیدہ بابر آب اور بھلا
 کی اسکان کے سبیل شک سے شیب ہو
 سوار ہوتا ہے عمر روان بہن کوئی
 دہ زنیہ شہر میں آہ وزاری ہو
 پچھتے ہیں کہ دیوان بھگت
 بے دام زلف یار کے قتل چاہئے

دو خون میں نام کوئی گینے جڑے ہوئے مردہ پڑے ہوئے تہو اچھا اور کھڑا ہوئے پاپوش یار کے ہیں ستاری چڑی ہوئے جھکے شہر شہر میں ہیں سکے چڑی ہوئے	رورو کے اندھی ہو گئیں آگہیں تیر جان آگنی شراب اور تیرے ہی جلوس سے کیونکر نہ مہر و ماہ کے ہنوتج اوج پر خوش فکر بھی سمجھتے نہیں او کو تیر تیر
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

لے اٹھک سچ ہے خاک نہیں لطف زندگی
 بیخاندہ ہو ملک کن میں پڑے ہوئے

خدا کرے خاک خانان خراب وڑ جائے بلا و زلف میں کیسا مجھ پہنسا یا ہے نقاب یار اولٹ دو جو رو کر روشن ہے جہان میں کون ہے مجھ نڈسا تھی تیر بہری ہے جی کوئی ساقی کہ روح دم کر ہوا کی کبر ساقی ہے سحر غافل میں چہرے دو گر جی جان آفرین تماشا ہو خزاں کے آتے ہیں چہرے جو جو موسم گل ہو بتیلیاں ہیں یہ رنگ حنہ سے انکار سنبو جو دل سے کیدن افسانہ غم مری بلا سے نہ بچے اگر کوئی کج فہم	جو یہ نہ تو زمانہ سے انقلاب وڑ جائے خدا کرے یہ دل خانان خراب وڑ جائے مثال کرک شہنشاہ متباب وڑ جائے ہزار خیم میں بہری ہو اگر شراب وڑ جائے نہ ماتہ سے کہیں چہرے بکریاں وڑ جائے کہیں نہ کاسیر صورت جباب وڑ جائے او تر کے سچ سے طائر صفت کیا وڑ جائے کہیں ماو کھڑے چمن سے نہ ہر گلاب وڑ جائے لگا فے ماتہ جو ساقی شراب وڑ جائے تمہاری آنکھوں میں بھی یاد نکو خواب وڑ جائے یہ کچھ ضرور نہیں طلب کتاب وڑ جائے
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اس کی سست علم کو چاہئے یہ پشیمان رہم کا
 اس کی سست علم کو چاہئے یہ پشیمان رہم کا
 اس کی سست علم کو چاہئے یہ پشیمان رہم کا
 اس کی سست علم کو چاہئے یہ پشیمان رہم کا

۱۵۰

غم کی بجائے سرخ کی بجائے یہ دیدہ بابر آب اور بھلا
 کی اسکان کے سبیل شک سے شیب ہو
 سوار ہوتا ہے عمر روان بہن کوئی
 دہ زنیہ شہر میں آہ وزاری ہو
 پچھتے ہیں کہ دیوان بھگت
 بے دام زلف یار کے قتل چاہئے
 اس کی سست علم کو چاہئے یہ پشیمان رہم کا
 اس کی سست علم کو چاہئے یہ پشیمان رہم کا
 اس کی سست علم کو چاہئے یہ پشیمان رہم کا
 اس کی سست علم کو چاہئے یہ پشیمان رہم کا

ہوا دہے سرخ کی بجائے یہ دیدہ بابر آب اور بھلا
 کی اسکان کے سبیل شک سے شیب ہو
 سوار ہوتا ہے عمر روان بہن کوئی
 دہ زنیہ شہر میں آہ وزاری ہو
 پچھتے ہیں کہ دیوان بھگت
 بے دام زلف یار کے قتل چاہئے
 اس کی سست علم کو چاہئے یہ پشیمان رہم کا
 اس کی سست علم کو چاہئے یہ پشیمان رہم کا
 اس کی سست علم کو چاہئے یہ پشیمان رہم کا
 اس کی سست علم کو چاہئے یہ پشیمان رہم کا

یہ کہیں کی کہیں فانی ہو جائیگی اسکی
 ہر چیز اپنے اپنے جہان میں ساغر و تہاں کیلئے
 کچھ بند رہے ہیں جس کو نہ سہا سہا لکھنا
 کچھ بند رہے ہیں جس کو نہ سہا سہا لکھنا

موتی توتلیہ بجائے کافور محبت ناواون کو
 دیار و زار دل کا گندار چٹا لکھنے
 کہ یہ کوہ کران عشق کا گندار چٹا لکھنے
 جہاں کہیں توتیہ جو در و درم سر کوں تلکے
 ترسے کہ اب بھنگا کے ہم کہیں کران
 ارادہ کو کرین نقش کا ترس کران
 وہ خالی ہاتھ جائیں ان کا ہم جو ارادہ لکھنے
 نہر اغیار سے ملنے کی لکھنے ہم اسی صلیب

موتی توتلیہ بھٹ ہندو کو لکھنے
 جنون جانتے ہم کا دشن نثار و ہٹا لکھنے
 اگر سولی ہو تو ہم سیکھتی ہیں ہم وہ میشن
 ہم دھان دیسوت کی دل میں سرور میشن
 بلکامین مسیحا روز و زمانہ سے
 کفن کی گور سے پہلوئی بھی چادر اوٹھ لکھنے
 کینیا بیت پرستی کہہ اسلام میں جا کر
 غم خانہ سے اک تر شاہوایت اور ہٹا لکھنے

کا نور کے عوض یہاں رنگار چاہئے
 محشر میں کوئی جھسا گندگار چاہئے
 کوئی ضرور پاس نکھوڑا چاہئے
 پیوست دلیں تالاب سوفا چاہئے
 یوسف ہزار بار میں خریدار چاہئے
 اوپر ہی ایک پہو لو کا انبار چاہئے
 آباد لہجھون تری سرکار چاہئے
 اک دن تو دیکھنا ترادیدار چاہئے
 منزل میں راہرو بھی سکبار چاہئے
 رہنے کی واسطے جھے کہسار چاہئے
 گیسو کے تار کا جھے زنا چاہئے

یہ چین ہوں جو زخم جگر میں نہ درد ہو
 پہر دیکھو جوش محبت پروردگار کیا
 سہنے دو گہر میں عاشق حسن ملیج کو
 بوسہ وہاں زخم سے لونگیاں تیر کا
 ہر اک حسین کی چاہئے والے سو قد سے
 دو دو پرہا میں کل جوشہید و فکی قریہ
 موقوف و حشت اپنی نہیں کچھ ہمار
 سہنہ سے نہیں ہتی جو کوئی سن تیرا یاد
 طے بوجہ سے گندی نہ ہوگی رہ عدم
 شیریں و شونکے سحر میں فراد کی طبع
 دل شیعہ سے یار کے ہند و نو لکھنے

مستوق ہیزا منشی لے اشک کچھ نہیں ہو
 طرار شونخ چشم دل آزار چاہئے

ہلا سے صد ہمار جانکے دم پر اوٹھ لکھنے
 یہی ڈر ہے پے تیغ جاوگر اوٹھ لکھنے
 یہ منغم کے سر پر تو دھڑا اوٹھ لکھنے
 ہماری خاک کو سب جانکر شکر اوٹھ لکھنے

غم دور سی ایزاموت کی مراد لکھنے
 خدا کی واسطے ایبت نہ سوئی زلف پنیا کر
 اگر مانند قارون خوب دولت جمع کی تو کیا
 یقین ہے مری بھی جائیں گے شیریں کی لکھنے

کی تھلا اگر ایک کرے تو لاغرا ہٹا لکھنے
 کیا ماہ صیام آیا زمانہ یاد دہی کا
 یقین ہے ہمارے دے و اعظا ہر روز لکھنے
 کیدن اب وہ نہا دین لکھنے
 نوکری زین پر اعران صفا لکھنے
 ہوائیں وہاں نرم و جلا لکھنے
 نصرت ہوا حاصل یہاں بند لکھنے

[illegible]

کے لئے اس کی تہ تیغ کرنا چاہئے اور اس کی جگہ پر ایک نیا مکان بنانا چاہئے۔
 اس کے لئے اس کی جگہ پر ایک نیا مکان بنانا چاہئے اور اس کی تہ تیغ کرنا چاہئے۔
 اس کے لئے اس کی جگہ پر ایک نیا مکان بنانا چاہئے اور اس کی تہ تیغ کرنا چاہئے۔

یا دین گیسو جانان کے جو رو بہن کبھی
 آج پیتا تو ہوں میں ہجر میں ساقی کے شراب
 ڈوبتے ہیں جگر دل میں یہ نشتر کی طرح
 کہا گیا ہے غم ہجران تر اڈا اُن بندہ
 وحشت آباد جہان میں مجھے رہنے نیا
 دل جگر ناک و مڑگان نے برابر توڑے
 فی سقد رین نہیں ہم وہ تھی قسمت یزین

نوب دم دیکھتے رقیبون کو کالاکر سے
 فیلسوفی میں تم اعراسک اسطونکے

کو چر جانان میں گولے کی اجازت کی ہوئی
 مثل موسیٰ احسن کے جلوہ سے ہم غم غم گچھا
 اکھنڈ کے دہیان میں بیٹھ کر ہم بیخبر
 مرہ قیس کے پہان سے تیغ دو لکڑی ہوا
 اسطون پہنچی اجل آیا اوہر وعدہ پہ یاد
 عیش و عشرت ہے او کیو جی قسمت ہوسا
 جگر لیشیا فی کچھ پیر میں ہم سے ہوسکا
 پہونکہ تیا خانہ پر دیر جو ایک آہ میں

بعد مرے مسیر مجھ کو جنت کب ہوئی
 درو دل اپنا بیان کر نیکی مہلت کب ہوئی
 صورت کب پہونکا خداجا تیار کب ہوئی
 غیر کی تربت سے ظاہر یہ کراہت کب ہوئی
 آرزو دل کی کالین اتنی مہلت کب ہوئی
 گھر میں ہی آئے کیسے وہ تو مہلت کب ہوئی
 جیسا اس دنیا و دوسے دلوں کو فرقت کب ہوئی
 کو کبرن کو عشق میں اتنی حرارت کب ہوئی

اس شعر کا اجماع ہر دل میں ہر جگہ ہے
 اس کے لئے اس کی جگہ پر ایک نیا مکان بنانا چاہئے اور اس کی تہ تیغ کرنا چاہئے۔
 اس کے لئے اس کی جگہ پر ایک نیا مکان بنانا چاہئے اور اس کی تہ تیغ کرنا چاہئے۔

نہ کہ اس کے لئے اس کی جگہ پر ایک نیا مکان بنانا چاہئے اور اس کی تہ تیغ کرنا چاہئے۔
 اس کے لئے اس کی جگہ پر ایک نیا مکان بنانا چاہئے اور اس کی تہ تیغ کرنا چاہئے۔
 اس کے لئے اس کی جگہ پر ایک نیا مکان بنانا چاہئے اور اس کی تہ تیغ کرنا چاہئے۔

۱۵۴

یونین برقیہ کے پرنسپل کاٹنہ میں
مقررین ہوئے ہو گا وہی اسکی شکایت کیا
کسی کی زلف میں شاید کسی کو درخت میں
اور پتا ہے ہوا سے بال جب چور ہائے بین
سندناز کو کیسی کی جیش تازہ ہے
کسی سے فیض کب پاپے اتنے دلکش ہے
چونکہ حسن کی دولت ہی تار و کجڑا ہے
جی ہے ان میں کجڑے اسٹار عاقل ہے
جی ہے ان میں کجڑے اسٹار عاقل ہے
جی ہے ان میں کجڑے اسٹار عاقل ہے
جی ہے ان میں کجڑے اسٹار عاقل ہے

روز و رات کی شب بھر میں تیار رہی ہے
شب و رات کہی ہو سکتی ہے غش طاری
رہی یا نہیں بہت پر وہ نشین ہے چہرہ
اک زمانہ کا جو بگڑا نظر آتا ہے مزاج
ابکل ہے تری الفت کا مرض عالمگیر
اک خدائی نظر آتی ہے جو دیوانہ عشق
اوسکی الفت میں جو پیچو پیچ وہ دانا ہو
روح جمشید کی دیتی ہے دعا میں ساقی
دہر کی گرد و گردت سے پہلا کیا کہتے
کوئی بچا نظر آتا نہیں تا صبح فراق
حجر زلف میں جکڑے ہوئے ویرانے
خیر مرگان کا خوشیا نہیں بچتے دیکھا
اشک ہے کہ یہ جہنم کا گمان لوگوں کو

[illegible]

خدا خستین بکوان کے آئینہ چوکی سے چوکی پر چلے جاتے ہیں
 خدا خستین بکوان کے آئینہ چوکی سے چوکی پر چلے جاتے ہیں
 خدا خستین بکوان کے آئینہ چوکی سے چوکی پر چلے جاتے ہیں

کمالوں کا کلمہ کہیں چوکی سے چوکی پر چلے جاتے ہیں
 کمالوں کا کلمہ کہیں چوکی سے چوکی پر چلے جاتے ہیں
 کمالوں کا کلمہ کہیں چوکی سے چوکی پر چلے جاتے ہیں

آری رنات سے تلواری کی پیدارانی کی
 آری رنات سے تلواری کی پیدارانی کی
 آری رنات سے تلواری کی پیدارانی کی

کیا ان بچوں کی یہ زیادہ بھیل ہے ہر کیسوسے دراز پر جبریل ہے دنیا میں خون عاشق صادق بھیل ہے اون کی طرف سے قتل میں عاشق کی بھیل ہے ہر حال میں غریب کا خالق کیس ہے تو ماہ مہر سے ہی زیادہ شکیل ہے تیغ نگاہ ناز کا عالم قتل ہے ہر روز ناز تو ان مری نظر و زمین بھیل ہے ایک لایک اب تو دیدہ تر و دنیل ہے اوس بت کا آستان بھی ہوتا بھیل ہے ہر اک شریک حصہ خوان غیل ہے حیدر ہے روز روز طبیعت غیل ہے	کچھ آسمان سے ہی کراؤ بیٹے عرق دم سدرہ سے بھی قامت و لدا رکم نہیں آکادہ ہے ہر ایک ستمگار قتل ہے بیٹھا ہوں کب سے در پہ تہا و شوخیز ہے آسمان جو در پہ آزار غم نہیں ہورت کہاں یہ حور و پری کو مہر کی غضب دیکھا ہے وہ قاب بجان نظر پڑا ایسا کیا ہے زار بچے ہجر بارے روئے کی اپنے یا حقیقت نہ پوچھیے کعبہ کا نام گو ہے بڑا آج زار سلطان پر کیا فقیہ ہی حکمت نہیں تیز برسوں سے ٹالے جاتے ہیں و غور و غما
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سوئی کے ساتھ کیوں نہ کرے سن ترانیاں ملے اس کے نیاز ہے وہ جو شکیل ہے	زوال حسن ہے چہرہ و بابتیں ترانی کی ہوئی وصلت کیلین باتیں وہ دیر برگانی کی سوا گالی کے موندہ سے عاشق کو کچھ نظر نایا
------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کمالوں کا کلمہ کہیں چوکی سے چوکی پر چلے جاتے ہیں
 کمالوں کا کلمہ کہیں چوکی سے چوکی پر چلے جاتے ہیں
 کمالوں کا کلمہ کہیں چوکی سے چوکی پر چلے جاتے ہیں

جان چوڑے کی ہوا بالفت گردنات
 دھواں چوڑے کی ہوا بالفت گردنات
 دھواں چوڑے کی ہوا بالفت گردنات
 دھواں چوڑے کی ہوا بالفت گردنات

تیجے میں لوگ گئے کپڑے بدل کر
 نالان میں کسی خاطر یا رب تمام بیل
 لاکھوں ہی راستہ میں ہیجان رہیں عاشق
 یعقوب کی طرح میں جیتا ہوں سو گنگو لو

لے اسٹک اپنے رتبے عشرت میں ہونگے ظاہر
 خود کبریا کہیں گے مرا جہنم ہے

تھلکے ایک حشر کے سے بحر و بر میں چڑ گئے
 وقت رخصت پیچ میں لینا سفر میں چڑ گئے
 نیم نسل قتل گم میں آج پہر چوڑا بچھ
 در و کاب میں ہو چکا جو کچھ کہ ہوتا تھا علاج
 درشت گرد میں عجب اولت مار منج پیدا ہوا
 کام آئیگا پس از مردن نہ اسباب بہانہ
 بس دلا ایسی نزاکت کے ہی صدہ چاہیے
 کیا غم فرقت سے تن پہل گم کے لاغور کیا
 توڑے ہیں کس قدر چہرہ ناتواں کی تیرا آہ
 چار ہی دن یا حسن عارضی کی ہی بہار
 شہد رخسار جاناں سے کرنا جو حال

اپنی ہی بزم ماتم شادی کی آج ہے
 یہ چاک کس کے غم میں ہر گل کا پیر میں ہے
 رفتار میں تمہاری تلوار کا چلن ہے
 بھگو حواد و پٹا یوسف کا پیر میں ہے

دو شرر جو آہ سوز ان کے سقر میں چڑ گئے
 اتہ جسد سیکڑوں ان کی کمر میں چڑ گئے
 ہاتھ سے جلا دے پہاڑے جگر میں چڑ گئے
 اب تو کپڑے ہی تر زخم جگر میں چڑ گئے
 آہے تلون کے بدلے اپنی سر میں چڑ گئے
 اس قدر کیوں لوگ برصاں زمین میں چڑ گئے
 بوجہ سے زلفوں کے تنو تنو بل کمر میں چڑ گئے
 کس قدر رچھٹے ہماری چشم ترین چڑ گئے
 سیکڑوں رختی تری دیوار و زمین میں چڑ گئے
 جہانمیان گالو پیک کیا ہو تو قرین چڑ گئے
 آہے اب تو مری باغی نظر میں چڑ گئے

دشت سے کوئی کار بیان ہو کر ہی آئی
 دشت سے کوئی کار بیان ہو کر ہی آئی
 دشت سے کوئی کار بیان ہو کر ہی آئی
 دشت سے کوئی کار بیان ہو کر ہی آئی

قزوین ہے ارشد محفل اوداس
 کس کے آج یہ محفل اوداس ہے
 جاننے سے کہ وہ قاضی اوداس ہے
 ہر ایک کو پہچانے والا اوداس ہے
 عاشق کو رنج کے جو تین جو تین
 ہر ایک کو پہچانے والا اوداس ہے
 غلامی جو محفل اوداس ہے
 ہر ایک کو پہچانے والا اوداس ہے

۱۔ اعلیٰ درجہ کے دانشوروں کے ہاں
 ۲۔ اعلیٰ درجہ کے محققین کے ہاں
 ۳۔ اعلیٰ درجہ کے محققین کے ہاں
 ۴۔ اعلیٰ درجہ کے محققین کے ہاں
 ۵۔ اعلیٰ درجہ کے محققین کے ہاں
 ۶۔ اعلیٰ درجہ کے محققین کے ہاں
 ۷۔ اعلیٰ درجہ کے محققین کے ہاں
 ۸۔ اعلیٰ درجہ کے محققین کے ہاں
 ۹۔ اعلیٰ درجہ کے محققین کے ہاں
 ۱۰۔ اعلیٰ درجہ کے محققین کے ہاں

کلام لکھنا چاہیے کہ اس کا ہر حرف
 لکھنا چاہیے کہ اس کا ہر حرف
 لکھنا چاہیے کہ اس کا ہر حرف
 لکھنا چاہیے کہ اس کا ہر حرف

<p> گلاب ہو کے چمکنے لگا عذاروں سے چہانیں ساری خوشبو سے چھان چھان بلا یہ روز نہیں ہوئی کہ ہوا تاروں سے زمین تیر جاوے صبح چہری کی دھاروں سے صدین بربان پس میں کیوں فشاروں سے صد اشکست کی آنکھ لگی حصاروں سے گریہ سے بنائے ہزاروں لہو کی دھاروں سے خوش ہوئے ہیں مری آنکھ کے شراروں سے قریب ہوئی ہے رحمت گناہگاروں سے ہمارے ناز اوٹھائے گئے نہ یاروں سے فکر رہتے ہیں پای گاہ خاروں سے نہ اوٹھائے کیونکہ زلفوں کے سو گاروں سے </p>	<p> عرق جو پہول سے چہرہ پہ یار کے آیا ہوئے ہیں جمع وہ انہر جھلکے طالع مر گیا نہ جان لئے پیر بھی زلف کا سودا اوٹھنے کے صدر نہ جاگاہ کس سے خوب نک تہمتوں کا نہ مرنے پر زور کا کام آیا چلین بدن سے جو روچیں بگڑاں ٹھیک محض زمین کے دم فرخ آسمان ہوا شبنم صاف بھی وہ دور دور پر تھیں جو بھوکو بخشہ سے خوشترین وہ بیدار ہیں تمام عمر سچہ ہم نے دشمنوں کے ستم تمہارے عاشق مرگان ہوں نہیں رنج غم و الم میں ہیں پھر غریب سوائی </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p> نہ آیا ماتہ میں زرا اشک شور نہ سہی کسی دن آنکھ تو نہ چھپی نہ مالداروں سے </p>	<p> جو عالم کو کیا حسن بت بے پیر نے مہر جو دہو نیکو تھا باولی بت بے پیر نے خفتگان خاک یہ سبجے قیامت آگے </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یہ کلام کا حال نہیں ہے غبار میں ہے
 لیکن کاجال نہیں ہے غبار میں ہے
 لیکن کاجال نہیں ہے غبار میں ہے
 لیکن کاجال نہیں ہے غبار میں ہے

۱۶۲

دل غم اجابت سے شعلہ ہون لگا
 دل غم اجابت سے شعلہ ہون لگا
 دل غم اجابت سے شعلہ ہون لگا
 دل غم اجابت سے شعلہ ہون لگا

روشنی بہا گئی ہے اپنی سیخانی سے
 کچھ کچھ آئی بلا اندھون ہر کارونہ
 جم ابھی سے کچھ جیتے ہیں گرجا گار
 رحم کہا کر مجھ صبا دے کیا چوڑیا

لیکھا ساتھ وہ بینا چشمِ نوا
 رہ گیا سو جھنڈے سے کچھ نظر آئے آئے

کیا فصل بیماری کی چین میں خبر آئی
 خوشبو سے جھکنے لگے سے جد ہر آئے
 اب جو کوئی شک بھی آئے تو نہ توہین
 اللہ سے تیزی نگہ ناز بتان کی
 تر پاکیا چھلی کی طرح بستر غم پر
 کسکو نہیں ایدل الم مرگ جو آئی
 بو سے لب شریں کے دے عجب چواو سنہ
 لے یار پیگانہ قرا عاشق و مدان
 مرے نہ ہی رستہ غلامک عدم کا
 معلوم نہیں یار و نہ کیا گزری ہیم
 دیتا ہے خدا طرف بھی رتبہ کے ہوتو

میں نے اپنے دل سے پناہ دے دی ہے
 دل سے پناہ دے دی ہے
 دل سے پناہ دے دی ہے
 دل سے پناہ دے دی ہے

۱۶۴

توں سے جان کی حفاظت کر
 خبر نہیں کہ جیتے ہیں کل کے
 صاحب ہوئے ہیں آج زندہ کی جا
 قتل کا جلاوٹ کو خیال آیا
 نہ یہ کہ قتل کا جلاوٹ کو خیال آیا
 خدا کی شان میں گھر میں پائے
 خدا کی شان میں گھر میں پائے

میں نے اپنے دل سے پناہ دے دی ہے
 دل سے پناہ دے دی ہے
 دل سے پناہ دے دی ہے
 دل سے پناہ دے دی ہے

[illegible]

ہر شخص غم اس کو کہتے ہیں جو اس کا ہاں ہاں کہتا ہو
 کہ وہ اس کا ہاں کہتا ہو کہ وہ اس کا ہاں کہتا ہو
 اب شکایت کو بتا دینا تو سب کو
 بس یہاں کو کہتے ہیں کہ یہاں کو کہتے ہیں
 کیسے کہتے ہیں کہ یہاں کو کہتے ہیں
 یہاں کو کہتے ہیں کہ یہاں کو کہتے ہیں
 یہاں کو کہتے ہیں کہ یہاں کو کہتے ہیں
 یہاں کو کہتے ہیں کہ یہاں کو کہتے ہیں
 یہاں کو کہتے ہیں کہ یہاں کو کہتے ہیں

۱۹۹

مائل ایذا رسانی چشم و ابرو ہو گئے
 پہاگنی بدلی پریشان جب وہ کیسو ہو گئے
 وادوم حید انگنی اونکے جو کیسو ہو گئے
 تو نے رہے کو دیاسیا ونگا لیا تفسر
 ولین کیا حال حینان پہاگنی جاہوئی
 ساتھ غروئے سنا جسوت مل شینگے
 یونچیا ہے تیر چکی سے جو ترک گھبران
 لہل گیا جوڑا جو بالون کا اندیر ہو گیا
 یاد ابروین ہو اجیتل اللہ سے اثر
 سوز غم سے خشک ہو کر کہیں چٹان تر

[illegible]

کینه تیر فراق سرشک غنچه
 دل روز و شب گشت عیش و شاد
 ناله فراق یارین عاشق کا صورت
 فکر مال کا ہے ذرا چھوٹا
 ایسا رادی جو ذرا چھوٹا
 عظم است ان کی کھوکھی اب بھی
 حاصل کیا غریب جهان میں ناز
 غنچه کا تو ترن نام کی ترن
 نشانہ ہو حاصل اب بھی

پھر اور یہی
 میں رات کی صلا کا مجھے ہو
 میں آتی ہے اور اس وقت
 تقدیر جان فدا کرے وہی
 میں موتن درخشاں ہو
 جی جا قابو میں کی
 مارا تو راہ میں
 دل کی نیست میں
 دل کی نیست میں
 دل کی نیست میں

یوسف کا خدا سے بنا بنا کر کاروان سے غلامی کا زمانہ
 سب اطفال کو بھی جو سب کو کھانا کھانا کھانا کھانا
 دین کے کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا
 دین کے کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا

باغ سے آسمان باز دین گل بکھلے کو
 بحر الفت میں قدم نہ کسی کا تھیرا
 ایک صورت پہ گزرتی زنن زردارون کی
 آتش تیرے چہ لہاتے ہیں منجد ارڈون کی

اشک اوس گل نے دیا خار جدائی ہکو
 خاک جی چاہے پہلا سیر کو گلزار دن کی

بلبل بہاری زمزمہ پر دازبان سننے
 دہر و حرم میں کون مری داستان سننے
 صبا دھچھوٹوں کو عناد کے پہلو بجا
 پہرتے ہیں خضر وادی الفت میں پاپتے
 آفت زہرون کا پوچھنے والا نہیں کی
 تاراجی چن ہے ستم عنایب پر
 کیا کیا گلوں کی یاد میں کراہے شوشین
 مرنیکے بعد خلد میں عورتوں کی راہ کی
 واعظ بھی ناز کرتا ہے گلزار خلد پر
 گنج قفس میں دی ہیں ہیں وہ ذیتین
 آتی نہیں صدا کہی ناقوس کے سوا
 سب میو فانیان میں گلوں کی بیان کرے
 رتبوں سے انکے خاک بھی واعظ خلد پر

اپنا بھی دل کہتے جو کوئی قدر دان سننے
 بند و یہاں سے نہ سلمان مان سننے
 اک دن مرے گلے کی جو نگیناں سننے
 تجھ کو ہم نے ڈھونڈ لیا بے نشان سننے
 دل کی لگی سنائیں اگر آسمان سننے
 گلچیں کے کان ہوں تو کسی نفاق سننے
 فصل بہار میں کوئی دل کی نفاق سننے
 کیسا خفا ہو دل میں جو وہ بدگمان سننے
 اک روز ہم سے مدحت کوئی بتان سننے
 صبا دھچھوٹوں کو عناد کے پہلو بجا
 عشق بتان میں ہو گئی رت اذان سننے
 صبا دھچھوٹوں کو عناد کے پہلو بجا
 ہم سے تنہا ہی حفت پیر سخاں سننے

یہاں سے آسمان باز دین گل بکھلے کو
 بحر الفت میں قدم نہ کسی کا تھیرا
 ایک صورت پہ گزرتی زنن زردارون کی
 آتش تیرے چہ لہاتے ہیں منجد ارڈون کی

بلبل بہاری زمزمہ پر دازبان سننے
 دہر و حرم میں کون مری داستان سننے
 صبا دھچھوٹوں کو عناد کے پہلو بجا
 پہرتے ہیں خضر وادی الفت میں پاپتے
 آفت زہرون کا پوچھنے والا نہیں کی
 تاراجی چن ہے ستم عنایب پر
 کیا کیا گلوں کی یاد میں کراہے شوشین
 مرنیکے بعد خلد میں عورتوں کی راہ کی
 واعظ بھی ناز کرتا ہے گلزار خلد پر
 گنج قفس میں دی ہیں ہیں وہ ذیتین
 آتی نہیں صدا کہی ناقوس کے سوا
 سب میو فانیان میں گلوں کی بیان کرے
 رتبوں سے انکے خاک بھی واعظ خلد پر

یوسف کا خدا سے بنا بنا کر کاروان سے غلامی کا زمانہ
 سب اطفال کو بھی جو سب کو کھانا کھانا کھانا کھانا
 دین کے کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا
 دین کے کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا

چین گدگد والو کی بین خون نہیں لگتا ہے
 سے جلاو کا کو جو بھی اس تازہ گلستان ہے
 سوئی آتش نہیں دیکھو ہر دل کو چروا جان ہے
 بے پروا کی طرح ہر دل کو چروا جان ہے
 بے پروا کی طرح ہر دل کو چروا جان ہے
 بے پروا کی طرح ہر دل کو چروا جان ہے

نہ لیتے نام ہی مگر ناز و جنت کا پس از مردن حساب روز محشر سے کسی سے نہ ہو چکا دنیا کا ایک دن بھی حشر خون کا دریا دل و جان دین و ایمان اور عشق باقیہ غرض کچھ اہل دولت سے نہیں کہتے گدگد تصویر کسی پرست کر رہی ہیں ترا کہیں دل پر داغ کیا مارا ہوا چشم سیا ہے	جو ہوئے ہم کہیں کوئی صدمہ نہ ہو والو یہ نان خشک بہتر منہوں کے ترزا لوں لہو اتنا پکنا ہے مرے تلو و تلو کے چالو رہ و رسم محبت کم نہیں جو سر کی چالو ہماری کمبیاں بہتر ہیں منہ کے دو شاو نہیں آنسو الفت چمکتے ہیں پیالوں سے ہزاروں شیر صیاد سے کے پالو غزالو
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کسی کو داغ سے خالی نہ پایا اس مانہ میں
 ہمیں صحبت رہی ہر اشک اکثر باکالو

نغم حسن ملیح ہا زینتان کا ہنر جان ہے گلستان جہان نیرنگی گردو سے نہ نجان مرا وادی وحشت طو بہلا مجھو نہ کیا ہوگا پڑا ہے بعد مدت سابقہ ہم حشر جانو تمہارا سہر کا خط دیکھ کر ہم لوگ جیتے ہیں فزا آہیر و عدم کے جانیوا لو ہم ہی آئے ہیں رہیں پابند وہ شرم و حیا کے وہ کہو کہیں حسینان پریش آئے ہیں ہستی کے جلسہ میں	دل مجروح ہی آٹھوں پہرین ہون بکد ان جو حلقہ ہری مری بنیخرا کا چشم حیران ہے جد ہر دیکھو ٹھہرا اکلمہ کو سو کیا بیان تری تلوار کا جلا والہ ہی گہبان ہے یہ سبزے کا پیالہ عاشق نکو آب جیوں ہے یہاں اسباب لینا ہے کچھ درکار سامان ہے ہماری یار کی خلوت سرا یوسف کا زمان ہے سنا ہر خانہ باغ یاران روز پرستان ہے
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۷۱
 دیکھ کر حشر ہے باقی گوہری گردو ہے
 پر لکین آٹھوں پہرین ہون بکد ان
 دو رنگین اداس کیا چمکناں گل گشت پہ ہے
 آج کل حسن و انوار کا جوین یہ ہے
 اوس سرایا توڑ کے چھوٹے کیا ہیں جو گل
 ہماری تصویر ایک اک داغ پستہ تہ ہے
 کوئی دم جامہ دیسے ایسے ہم غافل ہیں
 خواب میں ہی دست و حشر چوب باد میں ہے
 کہنے سے ان خوش تری کھیل کارن ہیں
 ان نشان ملو تری کھیل کارن ہیں
 اس خوش آوازی سے جو بارین میں ہے
 بعد لکون کو جانے تالہ دیو لکون ہے
 دیو لکون کو جانے تالہ دیو لکون ہے
 دیو لکون کو جانے تالہ دیو لکون ہے
 دیو لکون کو جانے تالہ دیو لکون ہے

کی ہواں ہستی بانی فیض عالم
 امشب ہر کا دم کا ترسا کہیں ہے
 کی ہواں ہستی بانی فیض عالم
 امشب ہر کا دم کا ترسا کہیں ہے
 کی ہواں ہستی بانی فیض عالم
 امشب ہر کا دم کا ترسا کہیں ہے
 کی ہواں ہستی بانی فیض عالم
 امشب ہر کا دم کا ترسا کہیں ہے

دل نہاویں بت پلایا جاؤں کہ
 لنگ لانی پرست اس کی پناہ ہے
 جان بڑی شوق میں چاہتا ہوں
 دل نہاویں بت پلایا جاؤں کہ
 لنگ لانی پرست اس کی پناہ ہے
 جان بڑی شوق میں چاہتا ہوں

بی طرح یہ برف باری رات دن گلشن پہ
 خون کہتے بیگناہوں کا تری گردن پہ
 نقش الفت کا مرے اب تک دل و شمع پہ
 شک بہن باد بہار کا ترے سوسن پہ
 سوئیوں کی پیل میں سمجھا ترے دامن پہ
 بار پہنچے و دوش کا اب گردن بہن پہ
 ابر رست رات دن چہا یا ہوا دھن پہ

دیکھئے کیا رنگ لاسے بلبوں کی آہ
 کوئی تو پوچھے گا محشر میں یہ اور کس جہن
 ذکر جب آتا ہے محفل میں تو رو دیتا ہر وہ
 گرم رفتاری میں آتی ہر عرق سے تو گل
 بات کرنے میں جو پڑتا ہر درد و دنا کا عکس
 خوش ہوا دلیں او وہ ہر وہ لوگ سمجھتے ہیں
 مر گیا فصل بہار میں جو چھوٹا بادہ نوثر

عزم اور لگہ جاتے کا پہلے اپنا جرم سے دیرین
 اشک دار رفته یہ دل ہی اک بت برفن پہ

دل مرا اولٹا نشانہ ہو گیا تقدیر سے
 اپنے گہرا راستہ پہو ملے مری تقدیر سے
 چنگی دل پر چہری سی نور کبیر سے
 تارا آنسو کا نہ ٹوٹے طوید کہ تصویر سے
 بوجھے بہو لوئی آتی ہے تری شمشیر سے
 ہنکری ادبھی ہوئی ہے پاؤں کی بنیر سے
 پہول گچیں توڑتا ہے روز آتشگیر سے
 کم نہیں یہ ڈھیر اپنا تو وہ اکیر سے

کس کو یہ ایسا تھی اس کے ہوا پر تیر سے
 یہ ہی قسمت کی رسائی وہ جو آنکھ ادر
 مارٹا اس موزن میں شہر وصل صغ
 میں وہ گریاں ہوں کہ نقشہ لگی گنجین
 کیا جن بندی کے جوہر اکین ہیں اور کز
 اس قدر جھکو چکا یا نا تو انی نے مری
 اندنوں یہ آتش گل تیر سے نام خدا
 ہے چھپے پیون کے عشق نے کشتہ کیا

ہوں پری رشک سے تصویر ہونی آدمی
 صورتیں چاندی کے دھنکے ہوتے ہیں
 دل نہاویں بت پلایا جاؤں کہ
 لنگ لانی پرست اس کی پناہ ہے
 جان بڑی شوق میں چاہتا ہوں
 دل نہاویں بت پلایا جاؤں کہ
 لنگ لانی پرست اس کی پناہ ہے
 جان بڑی شوق میں چاہتا ہوں

۱۷۲
 ہر قدم پر صفت عشاق نہ دیا لاسے
 آفتاب کی سہیل میں دی نہ کسی کو ایذا
 غیر دشمن ہی سناستے ہیں ہمارے دم کی
 ایک دن قیوم آتا نہ وہ غور شہر حال
 بعد مردن بھی نہ تقدیر ہمارے چلی
 شوق دیدار نہ پہنچنے سے ہمارے سر کو
 کس کو یہ ایسا تھی اس کے ہوا پر تیر سے
 یہ ہی قسمت کی رسائی وہ جو آنکھ ادر
 مارٹا اس موزن میں شہر وصل صغ
 میں وہ گریاں ہوں کہ نقشہ لگی گنجین
 کیا جن بندی کے جوہر اکین ہیں اور کز
 اس قدر جھکو چکا یا نا تو انی نے مری
 اندنوں یہ آتش گل تیر سے نام خدا
 ہے چھپے پیون کے عشق نے کشتہ کیا

دل نہاویں بت پلایا جاؤں کہ
 لنگ لانی پرست اس کی پناہ ہے
 جان بڑی شوق میں چاہتا ہوں
 دل نہاویں بت پلایا جاؤں کہ
 لنگ لانی پرست اس کی پناہ ہے
 جان بڑی شوق میں چاہتا ہوں

کسی کو انقلاب دے دے خالی نہیں رہتا
 ہرگز نہیں فوج نہیں
 کسی کو انقلاب دے دے خالی نہیں رہتا
 ہرگز نہیں فوج نہیں
 کسی کو انقلاب دے دے خالی نہیں رہتا
 ہرگز نہیں فوج نہیں

ای اہل اور تمنا تو نہیں کہہ دم کر
 وصل میں بھی نہ بٹائی رخ رو فوج تھا
 نہ کسی چشم کی الفت نہ نہ ہنگی اسے دل
 کل ہی کچھ دور نہیں وصل کو یہ منظور
 وسیع چشم دل نہ تارائیکے تو بوسے تم نہ
 وادی قیس کی سب چہاں کچھ وحشت میں
 عاشقوں میں نہ مرا نام لکھا ویسٹ
 کس سے سیکھا ہے پر زوہ انداز خرام
 ایسے برگشتہ تقدیر میں کہ اوس کے حضور
 آمد فصل بہاری ہے چلو دیوانو
 سست ہے باد گلگون سے ہر اک محفل میں

نذر قاتل ہو اسے یہ کسی دن لے اشک
 اپنی گردن پہ بڑا بار رہا جاتا ہے

زمانہ یار کا دار فتنہ زلف معبر ہے
 خرابات سخاں جنت تو ساقی جو پیکر ہے
 اخیر کہتا ہے یہ فتنہ بیتیابی دل اپنا
 چھ جاتے ہیں یہ کہتے ہو شوق شہر تیر

مشق پاؤسی دلدار رہا جاتا ہے
 آج پہرہ عدد ویدار رہا جاتا ہے
 کس سے برسوں پہاں ہمار رہا جاتا ہے
 آج عاشق پس دیوار رہا جاتا ہے
 یاد رکھ گیا یہ رخسار رہا جاتا ہے
 چھپے فریاد کا کس رہا جاتا ہے
 فروین ایک خریدار رہا جاتا ہے
 گلبہ پیچھے دم رفتار رہا جاتا ہے
 مطلب دل دم رفتار رہا جاتا ہے
 کہیں اب یہ گل و گلزار رہا جاتا ہے
 ساقیا اک ترا میخوار رہا جاتا ہے

جسے دیکھو ڈانچو اچکل جاہ سے باہر ہے
 مے جام و سب میں ہی پہنچو کبوتر ہے
 بعینہ مرغ نامہ بر مرالوٹن کبوتر ہے
 نہیں معلوم کتنی دور اب جلاو کا گھر ہے

میں یہ بھی کوئی پیر سخاں بالائی ہنس
 مکیا کیا اور تھا ہے تو شاہد ہو کر
 مسلمانوں کے دل کا پیکر ہے اور شاہد ہے
 دینی کے نام سے ہر ایک کو مار رہا ہے

دل تو کیا ہے شکھار تو تھجانی ہے سرفراز
 دل تو کیا ہے شکھار تو تھجانی ہے سرفراز
 دل تو کیا ہے شکھار تو تھجانی ہے سرفراز
 دل تو کیا ہے شکھار تو تھجانی ہے سرفراز

ستم ایجاد کے سب سے زراے تہنہ
 اغشیات سے پس مرون کوئی اتنا پوچھو
 چشم نم سے مرے یوں اشک بر سچا تین
 رہی دن بھر دل عشاق کی ہر یکا پہاکی
 ہو گا انگو کے خوشے کا گمان صاحب کو
 رنج و غم بھر کے تقدیر میں کیا لکھے تہو
 دل پر لیتے ہیں اس راہ کے چھنے والے
 الفت چشم میں کیا دل پہ بھی ٹکویا
 کیا کہیں دشت نور دی میں جو کچھ عالم تھا
 ہوں روان اشک مسلسل تو کہو گناو نے
 کم سنی تک رہیں الفت کی نگاہیں ہم پر
 اک نظر دیکھ لیا رنج و الم دور ہو کر
 یہہ لوائیں تہیں پہا لیلی و شیرین میں کہن

اس قدر ہیں تہ سوسو دیون کی کہ ہون
 غلضای جون غل غل کے کیا میدان عشق
 دل لائی کا دین مرزا گمان ہر بریں
 سو ہم گلین جگر کے زخم اسے ہوسے
 اس قدر دیا ہوں اک رنگین ادائیگی ہون
 باغ کی بہن بہن لہریز تہا سہ ہوسے
 چشم بہر آتی ہے ادنی بھی ہمارے ذکر بہر

۱۶۴

سنبھ پہ کہد و نکا ابدا و اشک مر دت کیسی
 دل اوڑا یا ہے مرے گھون والے تہنہ

او کے جاتے ہی اجل کے سب حوالے ہو کر
 گرد کانٹے نقاب اوٹھتے ہی ہلے ہو کر

دلی مرے پہلے روزیو الے ہوسے
 تن سے ایام جہانی میں دیکھی جان مار
 وصل جیب اون سے بو اچھے کے لالے ہوئے
 تبر کی خاطر ملی دو کر زمین مرے کے
 سب چھوٹے مکانوں کے قبائلے ہوئے
 غل گلشن میں ہر اک سو چراغان ہو جائے
 گل پہ گل بہن غم درد و فزاں ہو جائے
 گل پہ گل بہن غم درد و فزاں ہو جائے
 گل پہ گل بہن غم درد و فزاں ہو جائے

زیت بیمار و کو دم ہر کے سنبھالے ہو کر
 پر تو رخسار ہر افروز بالے ہو کر

ہم کو منظور رانی ہو اگر اور بان
روشنی کی ہو جو غربت زدگان کو غماش
جنہر تیز کا عالم نظر آے سب کو
حل وحشی ہو جو زلف و نسہ مزہ کا امل
اوستے دانتو کا جو دیبا کی کج فکر سخن
چمہ گرد کے ہو نفل میں جو وہ بلقیس لقا
نظر لطف سے ہوئے ہیں گداستغنی
را تدن جو شش و حشمت میں ہی رنج و غم

و مسکین و ذرات احرار
 و تو مسلمان ہو جاوے

کلمہ کیوں نہ پڑے ہوں
بغ وہ کافر ہی جو دیکے

یوہن بچے سے پروردگار رہنے کے
کسی کے دل پہ تو کچھ اختیار رہنے کے
اوٹھار کہہ اپنا چمن یہ بہار رہنے کے
لحد میں جب یہ دل بھرا رہنے کے
نہ اوٹھ کے جا کہیں کچھ تو قرار رہنے کے
مگر جو سیل فانیہ نصار رہنے کے
یوہن گندے ہو چلوں کے مار رہنے کے

بقون کے عشق سے ولع اعدا رہو
 ادا و ناز و کرشمہ نگار رہو
 بھائیوں سے چلے باغبان خدا حافظ
 فراق یار میں خود نہ ہر کہا کہ مر رہتے
 ریل کے ہو سکے کنڑن کی نظریں سبک
 بی حفاظت جان لگیا ہے قلعة حیم
 چھڑی گلاب کی بنجاے گیسے مشکین

۱۷۵

ابھی تو باقی تین ہم یہ مال بھروسے کو
 قدم رکھاب میں ادھ شہسوار پہننے کو
 چال کیا جو میان مزار رہتے دیکھی
 کسی طرح کوئی اوصال کی بھی شکل دیکھی
 دین میں عاشق کے جگہ ادیت رہتے تھے
 اب تو یہ زلف رسا عیش کی زنجیر تھی
 کہیں نہ رہائی کسی تکیہ پر تھی
 شیش کھل کر تھی

زنی که از این عالم فراتر رود
 بجا نشسته و از این عالم دور
 بنده بود و بجا نشسته و از این عالم دور
 زنی که از این عالم فراتر رود

تالون سے بھاری
آکھین میں نری
دو جام میں
چلتی ہیں

صفحہ جل پہ رقم یار کی تصویر ہوئی
اوسکے آگے جو گئے خاک تیر ہوئی
اے مسیحا نفس آنے میں جو تاخیر ہوئی
بعدرنیکے جلا دینے کی تیر ہوئی +
خندہ گل مجھے آواز پر تیر ہوئی +
سیان سے ترک کے باہر ہی شمشیر ہوئی
کوئی جانان کی زمین خط کشیر ہوئی
موت میرے لئے سچ پوچھو تو اکیس ہوئی
سرخ تاب آج تو قاتل تری شمشیر ہوئی
یہ تو برعکس مرے خواب کے تعبیر ہوئی
کچھ عجب طرح کی ادھی ہوئی تقریر ہوئی
آپ بھی رکو جو حالت مری تعبیر ہوئی
میں یہ سمجھا کہ پری آج یہ تیغیر ہوئی
خاک ہو جائے پرا لندیہ تو قیر ہوئی
بیچ میں سد سکندر تری شمشیر ہوئی
زہر تھی اونکو یہ بوٹی مجھے اکیس ہوئی
کیسی کالی یہ بلا میرے گلو گیر ہوئی

یہ عالم ہے دل مٹا کا دھندلے لہجے میں
 یہ عالم ہے دل مٹا کا دھندلے لہجے میں
 یہ عالم ہے دل مٹا کا دھندلے لہجے میں
 یہ عالم ہے دل مٹا کا دھندلے لہجے میں

سرخس ٹپریں غنیمت کہہ کتنو کو کھتا ہے
 او دہر خازن غم وقت کیجے میں کھتا ہے
 مرے رونے پہ حیرت کیوں نہ ہو سار زماں کو
 درخشاں یوں درگوں غم ہو زکمانچے
 فلک سے خون برستا کہ فواری لہو میں
 رہ ہر محبت طر ہوئی منزل کو چاہیچا
 تپ غم کی حرارت کا پتو چھو حال فرقت میں
 گمان ہوتا ہے کیا کیا محبت کی شیشہ رچی کا
 تکیو بنا کر شعلی پری رخسار چمکا ہوا
 غم دنیا وافیہا نہیں ہم بادہ نوشو مکو
 چہرہ ہر روز اونکی عاشقہ نیریز رہتی ہے
 طار و جدائی سے نہ اکدم چین غم بہت ہے
 نزاکت کے سبیل سے کھوئی تیغ اوٹھ نہیں سکتی
 گلستان جہان میں محو یاد و دست میں ہیں
 خط و رخسار کی لکھی ہوئی دل لعل باغ اپنا
 یہ حال ہے جو پہنچے ہے تیرے ہاں ہجران کی
 عجب حسن صفا پایا ہے تو نے اوست شیریں

یہ برق طور ہے کہ گھٹن میں باغاضی کھتا ہے
 دل پروغ او دہر پہلو میں پہوڑا سا کھتا ہے
 غم فرقت سے غم جو چشم یاد یا چمکنا ہے
 کہی ابرو میں جھلجھلکنا ہے
 یہ بھلی کوئی نہ پھرتی ہے یا تیرے کھتا ہے
 تمہارا عاشق صادق کہیں تیرے کھتا ہے
 بدن جھلکا ہوا یوں جھلجھلکا ہے
 یہاں اپنی بغل میں ابل دل کا جھلکا ہے
 میں یہ سمجھا تمہارے کان کا مٹی جھلکا ہے
 شراین کہیں ہری میں رات دن جھلکا ہے
 خدا جانے یہ دروازہ میں کس کا کھلکا ہے
 غم احباب نشتر کی طرح دل میں کھلکا ہے
 جو خیر اچھین لیتا تو پہنچا جھلکا ہے
 پیچھے شور کرتے ہیں کہیں بس جھلکا ہے
 اچھڑے جوش لہ کا او دہر سبز لکھتا ہے
 شہر تارے نہ جیتا تو طرادن کھلکا ہے
 کہ یہ کہہ ہی حیرت سے تری صورت کو کھتا ہے

یہ عالم ہے دل مٹا کا دھندلے لہجے میں
 یہ عالم ہے دل مٹا کا دھندلے لہجے میں
 یہ عالم ہے دل مٹا کا دھندلے لہجے میں
 یہ عالم ہے دل مٹا کا دھندلے لہجے میں

ہندی سے لایا گیا ہے کہ وہ کلام الہی ہے جو تائید کرتا ہے کہ خدا کا درجہ
 ہندی سے لایا گیا ہے کہ وہ کلام الہی ہے جو تائید کرتا ہے کہ خدا کا درجہ
 ہندی سے لایا گیا ہے کہ وہ کلام الہی ہے جو تائید کرتا ہے کہ خدا کا درجہ
 ہندی سے لایا گیا ہے کہ وہ کلام الہی ہے جو تائید کرتا ہے کہ خدا کا درجہ

<p> شکوہ ہے پر کبھی انسان چہرہ کر آئیے بروی و زرات او میں شک چمن کی یادیں ہو کے مجروح اداس گل خان ابکی برس وصل میں او کے لب لعل کی مٹی ہو کر آج اپنے ساتھ وہ طفل جو ابرو پر لب لعل فصل گل میں دست و حرمت ہو تنگہ در ہنم دل جگمگے زخم میں لے کے بہرے خوب سا عشق کیسے میں رہا کرتے ہیں آشفقہ مزاج خاک گل آیا ہے چہ چشمہ حیدر ان سے کوئی دم او میں مصحف زخار کی پہوئی نہ پا شمع چشمان پر پوش سے بڑا کر رابطہ بوسہ دے کے چراغ گور بھی شعلہ نہ رہا صورت طاووس آشبار جل او تھوڑی تھوڑی </p>	<p> اپنے گشت و گزیر کے مزاروں پر چراغان کیجئے اشک خونی سے تر اپنا جیبے دامان کیجئے ہر وہاں زخم کو باب گلستان کیجئے جی میں ہے نیم کو پر لعل پر نشان کیجئے جو ہری باز اچھلنے کی دکان کیجئے حد نہیں کہ تکرار فرچاک گریبان کیجئے آج تو اوس ترک کا خانی مکدان کیجئے کس طرح جمعیت حال پریشان کیجئے اب سپرد غم نہ رہ چاہ زرخندان کیجئے حافظوں میں نام ہو وہ حفظ قرآن کیجئے خانہ باغ دل کو بادیگاہ طفلان کیجئے آتش عشق بتان دلیں جو پہنان کیجئے اگر شب بھر ان میں مضطرب آہ سوزان کیجئے </p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p> جمع ہونے ندی ای اشک مضمون فراق جمع کر سو بار دیوان پریشان کیجئے </p>	<p> کہے ہو سے لال پہو کا یہ ہوئے انگیا کے بند کس کے جو بازو میں شمع فرا </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کو سون ہی اپنی وقت دل سے چلا لیتے ہوئے
 کو سون ہی اپنی وقت دل سے چلا لیتے ہوئے
 کو سون ہی اپنی وقت دل سے چلا لیتے ہوئے
 کو سون ہی اپنی وقت دل سے چلا لیتے ہوئے

کس پیر کی ہے بندہ کا پیر کون کر میں ہے
 لکھنا تو نہیں ہوا دین سے لکھنا تو نہیں ہے
 طوفان فوج بند مری جہنم میں ہے
 لکھنا تو نہیں ہے بندہ کا پیر کون کر میں ہے
 کس پیر کی ہے بندہ کا پیر کون کر میں ہے
 لکھنا تو نہیں ہوا دین سے لکھنا تو نہیں ہے
 طوفان فوج بند مری جہنم میں ہے
 لکھنا تو نہیں ہے بندہ کا پیر کون کر میں ہے

کہ زب سے رو قند معنی و بیان
 سال تار سچ چنین گرفت کج
 اشک سخی گهر حسن بیان
 الیضا
 کہ در اسے معانی و بیان صفت
 چشم از خود تار سچ بیان
 کہ زب سے رو قند معنی و بیان
 سال تار سچ چنین گرفت کج
 اشک سخی گهر حسن بیان
 الیضا
 کہ در اسے معانی و بیان صفت
 چشم از خود تار سچ بیان

[illegible]

	<p>برجله کلاش آیدم رشک اشعار سرت آید سال ۴۲</p>	<p>خوش گفت همه علی حسن اشک فرمایش آفتاب فی الحال</p>	
<p>مے شود از و گچین اگر کس سخن چین است بهر عروس مضمونش با هزار تزیین است بهر دلربا بیہوش مثل طبیعت چین است بهر ورق زد و پوانش بچو باغ رنگین است بهر صید مضمون با فکر او چو شاہین است مدح او ست بے پایان پای ملک چین است</p>	<p>اشک را چو دیوانے مثل گل مرتب شد بکر فکر رنگینش بچو حور رضوان است جادو سے بیان او طرز داستان او فکر او ست خوش اسلوب معینش بدل غیب آنکہ در فصاحت با رشک طوطی ہند است وصف آن دُرِ یکتا در رتم نمے آید</p>		تاریخ
	<p>بہر سال تدوینش فکر کرد چون بخود گفت پیر گردون صاف سحر سامی این است ۴۲</p>		
<p>تاریخ تصنیف نازک خیال شیرین مقال غوطی ہند بلبل شیراز مرزا حاتم علی بیگ صاحب متخلص بہ ہر شاگرد رشید جناب غفران آبا استاد زمان علامہ دوران جناب شیخ امام بخش صاحب</p>		<p>تاریخ مروجہ منفرد</p>	تاریخ
<p>یہ وہ دیوان ہے کہ جس پر شاعر دن کو رشک ہے کیجئے قند مکر اسکو فکر اشک ہے ۴۲</p>	<p>واہ واصل علی صلی علی صلی علی بہر باتف کی ندا آئی بدیہہ و فست</p>		
<p>تاریخ تصنیف عزیز القدر گرامی منش بر خور دار سعادت شاعر میرزا محمد باقر الرضوی المعروف بسید علی فکر متخلص</p>			تاریخ

دکنو سے حاصل ہونے کی وجہ سے	اوستاد کا دیوان جو ہر ہر مرتب
تاریخ کی گوہر اسرار فصاحت ۱۲۷۲ ہجری	تائید سے پہر لائق غیبی کے بدیہ
ولم	
ہے جو اسرار غیب کے شکاریب	فکر دیوان حضرت اوستاد
سال تاریخ ختم سرغیب ۱۲۷۲ ہجری	فی البدیہ کہا یہ نہ لائق نے
قطعہ تاریخ تصنیف محمد رفیع از علی وصفی	
دو دیوان نیک شادان گشت ہر کس	شده مطبوع چون دیوان نگین
کلام شاعر اوستاد اقدس ۱۲۷۳ ہجری	بگفتا سال طبخش وصفی زار
ولم	
جو این دیوان گلین فیض بنیاد	بہ فضل ایزدی گردید مطبوع
کلام اشک عالی قدر اوستاد ۱۲۷۳ ہجری	چہ فروش وصفی نو شتم سال طبخش
بقلم احقر العباد کتیری محمد علی اکبر آبادی	

صحت نامہ یوان شک

صفحہ	شعر	غلط	صحیح	صفحہ	شعر	غلط	صحیح	صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۳	۱۰	لا تہربنا من الحزن	لا تہربنا من الحزن	۱۲	۲۵	فی برودنا	فی برودنا	۱۲	۱۲	لا تہربنا من الحزن	لا تہربنا من الحزن
۱	۳۳	ایضاً	ایضاً	۱۵	۲۰	رای	رادی	۱۵	۱۵	ایضاً	ایضاً
۶	۲۶	۴	۳۱	۱۰	۱۰	تری	تیری	۱۴	۱۴	۱۰	۱۰
۷	۲	۷	۲۲	۱۲	۱۲	پہنیکا	پہنیکا	۱۲	۱۲	ایضاً	ایضاً
۸	۶۰	۸	۳۵	۱۸	۱۸	+	+	۱۸	۱۸	ایضاً	ایضاً
ایضاً	۱۲	۱۲	۳۴	۲۵	۲۵	پری	پری	۱۲	۱۲	ایضاً	ایضاً
ایضاً	۱۶	۱۶	۲۹	۲	۲	پناہ	پناہ	۲۹	۲۹	ایضاً	ایضاً
ایضاً	۱۴	۱۴	۲	۱۰	۱۰	+	+	۲	۲	ایضاً	ایضاً
ایضاً	۲۱	۲۱	۲۴	۱۸	۱۸	پناہ	پناہ	۱۰	۱۰	ایضاً	ایضاً
ایضاً	۳۳	۳۳	۲۴	۲۲	۲۲	تنگ	تنگ	۱۸	۱۸	ایضاً	ایضاً
ایضاً	۲۴	۲۴	۱۴	۲۲	۲۲	نہ سنے	نہ سنے	۱۴	۱۴	ایضاً	ایضاً
۹	۶	۹	۱۴	۲۵	۲۵	ایکدن	ایکدن	۲۲	۲۲	ایضاً	ایضاً
ایضاً	۲۲	۲۲	۱۴	۲۵	۲۵	+	+	۲۵	۲۵	ایضاً	ایضاً
ایضاً	۲۲	۲۲	۲۲	۲۳	۲۳	کم	کم	۲۳	۲۳	ایضاً	ایضاً
۱۰	۲۵	۱۰	۲۲	۲۲	۲۲	جھولا	جھولا	۲۳	۲۳	ایضاً	ایضاً
۱۱	۱۲	۱۱	۲۲	۱۴	۱۴	آپ	آپ	۲۲	۲۲	ایضاً	ایضاً
ایضاً	۱۸	۱۸	۱۲	۱	۱	گہنی	گہنی	۱۴	۱۴	ایضاً	ایضاً
ایضاً	۳۰	۳۰	۱۲	۱۹	۱۹	ہی	ہی	۱	۱	ایضاً	ایضاً
۱۲	۱۰	۱۲	۳۲	۱۸	۱۸	چوٹی	چوٹی	۱۹	۱۹	ایضاً	ایضاً
ایضاً	۱۱	۱۱	۳۲	۲۵	۲۵	کوسر	کوسر	۱۸	۱۸	ایضاً	ایضاً
ایضاً	۲۶	۲۶	۲۵	۲۵	۲۵	+	+	۲۵	۲۵	ایضاً	ایضاً
ایضاً	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	بہی	بہی	۲۵	۲۵	ایضاً	ایضاً
ایضاً	۲۵	۲۵	۲۴	۲۴	۲۴	انجم	انجم	۲۴	۲۴	ایضاً	ایضاً
۱۳	۲۸	۱۳	۲۵	۲۹	۲۹	نہ پوچھو	نہ پوچھو	۲۴	۲۴	ایضاً	ایضاً
۱۴	۲۴	۱۴	۲۵	۲۹	۲۹	پہری	پہری	۲۴	۲۴	ایضاً	ایضاً

صفحہ	شعر	غلط	صحیح	صفحہ	شعر	غلط	صحیح	صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۵۰	۱۶	بیگناہ	بیگناہ	۸۹	۱۵	لذتی	لذتی	۱۵	۸۹	لذتی	لذتی
۵۱	۲۸	دیکھ	دیکھ	ایضاً	۲۸	کوئی	کوئی	۲۸	۲۸	کوئی	کوئی
ایضاً	ایضاً	لہوا	لہوا	۹۰	۲۱	سرسور	سرسور	۲۱	۹۰	سرسور	سرسور
۵۲	۴۰	چوڑی ہرآن	چوڑی ہرآن	ایضاً	۲۲	نارین شاہ	نارین شاہ	۲۲	۲۲	نارین شاہ	نارین شاہ
۵۳	۳۲	گہر جاکین	گہر جاکین	ایضاً	۲۶	اوس	اوس	۲۶	۲۶	اوس	اوس
۵۴	۱۲	بریاقی	بریاقی	ایضاً	۲۸	رکھ رکھ	رکھ رکھ	۲۸	۲۸	رکھ رکھ	رکھ رکھ
ایضاً	ایضاً	نہانی	نہانی	۹۱	۲۳	نرکت	نرکت	۲۳	۹۱	نرکت	نرکت
ایضاً	ایضاً	پرباتی	پرباتی	۹۲	۳۲	اختیا	اختیا	۳۲	۹۲	اختیا	اختیا
۵۵	۱۸	اوتراسے	اوتراسے	۹۳	۱۱	کتنی پیر	کتنی پیر	۱۱	۹۳	کتنی پیر	کتنی پیر
ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۹	نالی	نالی	۱۹	ایضاً	نالی	نالی
ایضاً	ایضاً	آیا	آیا	۹۴	۲۷	پہٹی	پہٹی	۲۷	۹۴	پہٹی	پہٹی
ایضاً	ایضاً	ڈور بہا	ڈور بہا	۹۵	۹	دشت	دشت	۹	۹۵	دشت	دشت
۵۶	۸۱	چارون	چارون	ایضاً	۳۲	اغنیاء	اغنیاء	۳۲	ایضاً	اغنیاء	اغنیاء
ایضاً	ایضاً	اک ناز	اک ناز	۹۶	۵	گردن	گردن	۵	۹۶	گردن	گردن
ایضاً	ایضاً	آتی ہے	آتی ہے	ایضاً	۱۵	قدوڑنی	قدوڑنی	۱۵	ایضاً	قدوڑنی	قدوڑنی
ایضاً	ایضاً	متابل	متابل	۹۸	۱۰	بنگنی	بنگنی	۱۰	۹۸	بنگنی	بنگنی
ایضاً	ایضاً	باقی	باقی	ایضاً	۳۳	ہوا پیری	ہوا پیری	۳۳	ایضاً	ہوا پیری	ہوا پیری
۵۷	۱	نوز	نوز	۹۹	۷	بیدار	بیدار	۷	۹۹	بیدار	بیدار
ایضاً	ایضاً	کھر کھر	کھر کھر	ایضاً	۱۹	لے	لے	۱۹	ایضاً	لے	لے
۵۸	۷	محفل	محفل	ایضاً	ایضاً	سنتری	سنتری	ایضاً	ایضاً	سنتری	سنتری
ایضاً	ایضاً	باد	باد	ایضاً	۲۲	چہر کار	چہر کار	۲۲	ایضاً	چہر کار	چہر کار
ایضاً	ایضاً	تالون	تالون	ایضاً	۳۱	کانٹ	کانٹ	۳۱	ایضاً	کانٹ	کانٹ
ایضاً	ایضاً	رہرو	رہرو	۱۰۰	۳	اسلوب	اسلوب	۳	۱۰۰	اسلوب	اسلوب
۵۹	۲۰	سین تون	سین تون	۱۰۱	۳۹	پار	پار	۳۹	۱۰۱	پار	پار
۶۰	۵	دیو با	دیو با	۱۰۲	۳۱	دیکھتا ہے	دیکھتا ہے	۳۱	۱۰۲	دیکھتا ہے	دیکھتا ہے
		ہنوار	ہنوار	۱۰۳	۱۸	خدا سے	خدا سے	۱۸	۱۰۳	خدا سے	خدا سے

TITLE دل و دانش

[illegible]

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Rs. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.

